ہمدم میرے

تحریر: عیشاء خان

عکس خوشبو ہوں بکھرنے
سے نہ روکے کوئی
اور بکھر جاؤں تو مجھ
کو نہ سمیٹے کوئی
کانپ اٹھتی ہوں میں
یہ سوچ کے تنہائی میں
میرے چہرے پہ ترا نام
نہ پڑھ لے کوئی
جس طرح خواب مرے
ہو گئے ریزہ ریزہ
اس طرح سے نہ کبھی
ٹوٹ کے بکھرے کوئی
میں تو اس دن سے ہراساں
ہوں کہ جب حکم ملے
خشک پھولوں کو کتابوں
میں نہ رکھے کوئی

اب تو اس راہ سے وہ

شخص گزرتا بھی نہیں

اب کس امید پہ دروازے

سے جھانکے کوئی

کوئی آہٹ کوئی آواز کوئی

چاپ نہیں

دل کی گلیاں بڑی سنسان

ہیں آئے کوئی

❤❤

"یہ کیا حرکت ہے زی؟

آج تم دوسری بار یہ حرکت کر رہے ہو"

زمین پر پڑی امیر باپ کی بیٹی نے زہریلی نظروں سے اسے دیکھا تھا جو اپنا سر ہاتھوں میں تھاما کھڑا تھا

"وہ پتا نہیں کیسے۔۔۔۔میں معافی چاہتا ہوں میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا" جلدی سے آگے بڑھ کر اس نے اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھایا تا کے اسے زمین سے اٹھا سکے

"کوئی ضرورت نہیں ہے" اس کے ہاتھ کو جھٹکتی خود ہی میز کے سہارے کھڑی ہو چکی تھی

"آخر تمہیں ہو کیا جاتا ہے اچانک سے؟" اس کے سامنے کھڑی ہوتی کپڑوں پر نا دکھائی دینے والی دھول صاف کر رہی تھی

"مجھے خود بھی نہیں معلوم جب بھی کسی نے میرے نزدیک آنے کی کوشش کی ہے یہی ہوتا ہے" اس کا موڈ اس طرف واقعی خراب ہو چکا تھا

"میری بات کا برا نا ماننا پچھلے دو سال سے ہماری دوستی ہے مجھے لگتا ہے تمہیں کسی سائیکالوجسٹ سے رابطہ کرنا چاہیے میں چلتی ہوں" وہ ہینڈ بیگ اٹھاتی دروازے کو ٹھوکر مار کر باہر نکل گئی پیچھے وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا

****

"کیا ہوا ہے اچانک سے ؟"

نمرہ کے جاتے ہی علی اس کے کیبن میں آیا تھا

"وہی جو ہمیشہ ہوتا ہے" زیان گہرا سانس لیتا کرسی پر بیٹھ گیا اور حلق میں پانی انڈیلنے لگا

ناکر سچ میں ؟۔۔

"نہیں خواب میں۔۔۔" زیان نے جل کر اسے کہا ایک تو خود اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا ہو کیا رہا ہے

"ہاہاہاہا۔۔۔ پھر تو واقعی بڑا افسوس ہوا بھائی" مصنوئی آنسو صاف کرتے اس نے زیان کا ہاتھ تھامنا چاہا جو وہ جھٹک کر اسے وارننگ دیتی نظروں سے دیکھ رہا تھا

"جب پتا ہے تجھے تو کیا ضرورت ہے یہ سب کرنی کی؟" بات کرتے اس نے مشکل سے اپنی ہنسی کو روکا

واٹ ربش۔۔۔ تو جانتا ہے میں ایسا نہیں ہوں وہ خود آئی تھی میرے قریب

ہاں ہو سکتا ہے مگر اتنی جرات بھی تو تیری ہی عطا کردہ ہے نا اتنی پاگل تو نہیں ہے خوامخواہ کسی کے گلے پڑ جائے

۔۔۔

"میری منگیتر ہے وہ۔۔۔" زیان نے اسے جیسے یاد کروایا تھا

اور شائد تیری منگنی کے بعد سے ہی یہ سب ہو رہا ہے

ہاں تو۔۔۔؟

مجھے تو لگتا ہے کہ۔۔۔۔

کیا؟

"ادھر بیٹھ بتاتا ہوں" وہ جو کھڑا ہو چکا تھا علی نے دوبارہ اسے کرسی پر بٹھا دیا اور خود سنجیدگی سے دو قدم دور کھڑا ہو گیا جو کام وہ کرنے جا رہا تھا تھوڑا خطرہ تو تھا ہی

بتا بھی؟

ہاں ہاں بتا تو رہا ہوں۔۔۔

ایک بات بتا کسی سنسان سڑک سے گزرا تھا تو؟

یہ کیا سوال ہوا؟

بتا تو

ہاں جب دل کرتا ہے تو چلا جاتا ہوں تنہائی میں

"اسی لیے بس اسی لیے۔۔۔۔" افسوس میں سر ہلاتا زیان کو مزید پریشان کر گیا

مجھے بھی بتائے گا کچھ؟

"مجھے لگتا ہے تجھ پر کوئی چڑیل عاشق ہو گئی ہے جب بھی تو کسی کے قریب جاتا ہے نا تو خواب آنے لگتے ہیں اور آوازیں۔۔۔

تبھی تو بیچاری معصوم سی لڑکیوں کو پتا نہیں کیا سوچ کر باکسنگ کرنے لگ جاتا ہے" اپنے قہقہے کا گلا گھونٹ کر آہستہ سے اپنے قدم واپس لینے لگا

"رک تجھے میں بتاتا ہوں بیہودہ انسان۔۔ ہر سیریس بات پر تجھے مذاق سوجھتا ہے" سامنے پڑا پیپر ویٹ اٹھا کر اس

نے علی کو مارا مگر وہ تب تک باہر دوڑ لگا چکا تھا

****

علی اور زیان سکول کے فرینڈز رہ چکے تھے مگر کالج لیول پر دونوں کو اپنی راہیں جدا کرنی پڑی

علی بہت ہی عام گھرانے سے تعلق رکھتا تھا وہ چاہتا تھا اپنی فیملی کو اچھا لائف سٹائل دے اس لیے سکالرشپ کی بیس پر گورنمنٹ ادارے میں داخلہ لے لیا وہی زیان شاہ کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا

اس لیے اس نے پرائیویٹ ادارے میں داخلہ لیا

پڑھائی پوری کرنے کے بعد ہی زیان نے اپنا بزنس شروع کیا تب علی سے اس کی ملاقات ہوئی پھر کیا تھا اس دن سے بچپن کی یاری پھر سے قائم ہو گئی اب تو اور بھی مضبوط ہو گئی تھی

زیان اور علی ہر بات ایک دوسرے سے بلا جھجھک کہتے تھے

شروع میں سب ٹھیک ہی تھا مگر زیان نے نمرہ سے منگنی کرلی جو کئی بار اسے پرپوز بھی کر چکی تھی جس پر کسی نے کوئی اعتراض بھی نا کیا اور اعتراض کرتا بھی کون ایک سوتیلا باپ تھا جس سے زیان بچپن سے نفرت کرتا آرہا تھا زیان کو ہمیشہ سے لگتا تھا اس کی ماں کو اس سے دور کرنے میں اس کے سوتیلے باپ کا ہاتھ ہے

ماں نے بھی بیٹے کی پسند کو قبول کیا تو باقی بچی گھر کی بزرگ زیان کی دادی جنہیں وہ جان کہہ کر پکارتا تھا کافی بار مار کھانے کے باوجود اس نے دادی کو جان کہنا نا چھوڑا تو سب نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا کہ بچہ ہے ابھی بڑا ہو کر خود ہی سمجھ جائے گا

مگر وہ زیان ہی کیا جو کسی کی بات مان جائے

****

"حریم واپس آکر کھانا ختم کرو روز کی تمہاری یہی روٹین ہے"

فاطمہ کھانا بناتے ہوئے روز کی طرح کچن سے آوازیں لگا رہی تھی ۔۔

"امی لیٹ ہو رہا ہے میں بعد میں کھالوں گی "خود کو اچھے سے کالی چادر میں لپیٹتے وہ صحن میں کھڑی بیگ کی زپ کھولے نا جانے کیا تلاش کر رہی تھی جو مل کے نا دے رہا تھا

"مجھے پتا ہے پیسے بچانے کے چکر میں تم کچھ نہیں کھاتی اس لیے یہ لے جاؤ اور یاد سے کھالینا" فاطمہ نے کھانا چھوٹے سے ڈبے میں ڈال کر اسے تھمایا جو اس نے ایک طرف رکھ دیا

کیا ڈھونڈ رہی ہو ؟

"کچھ نہیں مجھے لگا کچھ پیسے بچے ہوئے ہیں مگر بیگ خالی ہے "پریشان نظروں سے ماں کو دیکھتی انہیں اور پریشان کر گئی

"یہ لو۔۔۔"ہاتھ میں پکڑی کچھ رقم فاطمہ نے حریم کے ہاتھ پر رکھ دی

یہ ؟۔۔۔

ہاں وہ جو میں نے کپڑے سلائی کئے تھے یہ وہاں سے آئے ہیں رکھ لو تم، میں تو ویسے بھی گھر پر ہوتی ہوں

"نہیں آپ رکھ لیں راشن اور سبزی خرید لیجئے گا میں نے پرنسپل سے بات کی ہوئی ہے آج تنخواہ مل جائے گی

"حریم نے پیسے واپس فاطمہ کی ہتھیلی پر رکھ دئے

چلیں اب میں چلتی ہوں خدا حافظ ۔۔۔

"اللہ کی امان میری بچی ۔۔۔ "حریم کے باہر نکلتے فاطمہ نے دروازہ کو کنڈی لگا دی اور خود اپنی ہتھیلی پر رکھے پیسے دیکھ رہی تھی وہ چاہ کر بھی حریم کو وہ رہن سہن اور سہولیات نا دے سکی تھی جس کی وہ حقدار تھی بلکہ اسے تو ضرورت کی چیزوں کے لیے بھی محنت کرنی پڑتی تھی پھر بھی مشکل سے گھر کا خرچ نکلتا تھا

پھر تھی بھی دونوں اکیلی گھر کا کوئی سربراہ بھی تو نا تھا جس کے کندھوں پر گھر کی ذمہ داری ہوتی اس لیے حریم خود

جاب کرتی تھی

ایک دو بار فاطمہ نے کوشش کی کوئی کام پکڑ لے مگر طبیعت کی خرابی سے وہ بھی نا ہو سکا

****

چلو چلو منہ کیا دیکھ رہے ہو جلدی جلدی ہاتھ چلاو، زیان سر آ گئے تو تم لوگوں کی خیر نہیں

"قاسم بابا کر تو رہا ہوں اب اور کیا کروں؟" عمر نے رونی صورت لیے اپنی باپ کی عمر کے شخص کو دیکھا

"ڈرامے بعد میں کرنا تم لوگوں کی وجہ سے مجھے بھی باتیں سننی پڑتی ہیں چلو جلدی کرو ورنہ انجام تو تم جانتے ہی ہو

میرے خیال میں مجھے یاد کروانے کی ضرورت تو نہیں ہے" قاسم کا کہنا تھا عمر کا ہاتھ پھرتی سے چلنے لگا قاسم بابا سے وہ

ہنسی مذاق تو کر لیتا تھا مگر زیان کے سامنے کسی کی زبان نہیں کھلتی تھی

غلطی چاہے کسی کی بھی ہو زیان بس ایک موقع دیتا تھا جب دوبارہ غلطی دوہرائی جاتی تو سزا ملتی تھی

اور زیان کا غصہ برداشت کرنا بھی ہر کسی کے بس کی بات نہیں تھی

دیکھنے میں گھر جتنا باہر سے خوبصورت تھا اندر اس سے کہیں زیادہ دیدہ زیب تھا کوئی کام وقت پر نا ہوتا تو عمر کے

ساتھ ساتھ قاسم بابا کو بھی ڈانٹ پڑتی تھی جنہیں وہ خود گھر کی دیکھ بھال کے لیے حویلی سے لے کر آیا تھا

زیان خود ایک جگہ ٹکتا ہی نہیں تھا جب دل کرتا اپنی جان سے ملنے حویلی چلا جاتا جب دل کرتا شہر آجاتا۔۔۔

اپنی ہی صدا سنوں کہاں تک

جنگل کی ہوا رہوں کہاں تک

ہر بار ہوا نہ ہوگی در پر

ہر بار مگر اٹھوں کہاں تک

دم گھٹتا ہے گھر میں حبس وہ ہے

خوشبو کے لئے رکوں کہاں تک

پھر آ کے ہوائیں کھول دیں گی

زخم اپنے رفو کروں کہاں تک

ساحل پہ سمندروں سے بچ کر

میں نام ترا لکھوں کہاں تک

تنہائی کا ایک ایک لمحہ

ہنگاموں سے قرض لوں کہاں تک

گر لمس نہیں تو لفظ ہی بھیج

میں تجھ سے جدا رہوں کہاں تک

سکھ سے بھی تو دوستی کبھی ہو

دکھ سے ہی گلے ملوں کہاں تک

منسوب ہو ہر کرن کسی سے

اپنے ہی لیے جلوں کہاں تک

آنچل مرے بھر کے پھٹ رہے ہیں

پھول اس کے لئے چنوں کہاں تک

❤❤

آج پھر سے ایک بار وہ ماہ جبین کے سامنے بیٹھا سوال کر رہا تھا یہی سوال کچھ دنوں پہلے بھی وہ ان سے کر چکا تھا جس کا کوئی فائدہ نا ہوا

آپ بتاتی کیوں نہیں کیا مسئلہ ہے، ایسا کیوں ہوتا ہے میرے ساتھ ؟

یہ کیا پاگلوں والی باتیں کر رہے ہو کچھ بھی نہیں ہے کوئی مسلہ نہیں ہے سب تھکاوٹ کا اثر ہے میری جان آرام کرو ٹھیک ہو جاؤ گے ہوتا ہے ایسا بعض دفعہ ۔۔۔

او پلیز آپ کیا مجھے دو سال کا بچہ سمجھتی ہیں جس کے ہاتھ میں کچھ بھی پکڑا کر بہلا لیں گی

"پر میں نے تو کچھ بھی نہیں پکڑایا" انہوں نے ماحول کو مذاق میں بدلنا چاہا

تو آپ جواب نہیں دیں گی ؟

کیا مسئلہ ہے زیان ؟

آپ اچھے سے جانتی ہیں کیا مسئلہ ہے راتوں کو عجیب سے خواب آتے ہیں مجھے نیند نہیں آتی ایک چھوٹا سا بچہ جو مسلسل رو رہا ہوتا ہے کوشش کے باوجود اس کی شکل نہیں دیکھ پاتا

کبھی ہنسنے کی آواز کبھی رونے کی آواز کیا ہے یہ سب

اب تو حد ہو گئی ہے جب بھی کوئی میرے قریب آئے تو پتا نہیں مجھے اچانک سے کیا ہو جاتا ہے ایسا لگتا ہے انجان سی طاقت مجھے روکے ہوئی ہے

مجھے خود کو پتا نہیں چلتا کیا کر بیٹھتا ہوں

جانتی ہوں اس لیے آج تم نے دوبارہ بیچاری کو زمین پر پھینک دیا

جب جانتی ہیں تو بتا کیوں نہیں رہی ؟ عام انسانوں کے ساتھ یہ سب نہیں ہوتا میں ۔۔۔ مجھے تو لگتا ہی نہیں میں نارمل ہوں

"کیا بول رہے ہو تم ؟" کمرے سے زیان کی اونچی آوازیں وہ بھی سن چکی تھی اس لیے اندر آگئی

مجھے اپنے سوال کا جواب چاہیے ماہ نور (ماں) کو اگنور کرتے وہ دوبارہ سے ماہ جبین کے پاس آیا جو اس سے نظریں چرا رہی تھی

کیا آپ نہیں چاہتی میں اپنی زندگی پر سکون ہو کر گزاروں پلیز بتائیں مجھے میں جاننا چاہتا ہوں ایسا کیا ہوا تھا

کیا میرا بچپن میں کوئی ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس سے میرے دماغ پر چوٹ لگی ہو

"نہیں زیان ایسا کچھ نہیں ہے میرے لال" اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھامے محبّت سے انہوں نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا

"تو پلیز بتائیں نا" اپنے گال سے ہاتھ ہٹا کر وہ ماہ جبین کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام چکا تھا

میں نہیں بتا سکتی زیان۔۔۔

مگر کیوں؟

"میں نے کسی کو زبان دی تھی مجھے معاف کر دو میرے بچے"

رخسار سے بہتے آنسو آنچل سے پونچھتے وہ کھڑی ہو گئی

"ٹھیک ہے پھر آپ نہیں بتا سکتی نا ان سے کہیں یہ بتا دے" اس کا اشارہ اپنی ماں کی طرف تھا

آج سالوں بعد وہ اپنی کسی بات میں ماہ کو لے کر آیا تھا

جو ٹھیک سے خوش بھی نا ہو پائی، جانتی تھی وہ سچ کبھی تسلیم نہیں کرے گا اور بھلا ایک ماں اپنے بیٹے کی زندگی کیسے برباد ہونے دیتی

"مجھے نہیں پتا کچھ۔۔"۔ آنکھوں سے بہتے آنسو کچھ اور ہی راز افشاں کر رہے تھے

"ٹھیک ہے مت بتائیں دیکھیں پھر مجھے یوں ہی پل پل تڑپتا ایسے بھی خوشی نا ملے تو بتا دیجئے گا میں خود ہی اپنے اوپر جانے کا انتظام کر لوں گا"

غصے سے چلاتے ہوئے بیڈ سے چابیاں اٹھا کر تیزی سے باہر نکل گیا مگر دروازے کو اتنی زور سے بند کیا کہ ایک وقت کے لیے ماہ جبین کو لگا ان کا دل بند ہو جائے گا وہیں ماہ کے منہ سے بھی دبی چیخ نکلی تھی

****

"اب رونے کا فائدہ تم بے وجہ اسے بد ظن کر رہی ہو مجھے نہیں لگتا تمہیں اس سے چھپانا چاہیے" زیان کے جاتے ماہ جبین فاطمہ کو کہنے لگی

آپ کیا چاہتی ہیں اپنی ساری جوانی اس کے پیچھے برباد کر دے جو اس دنیا میں ہے ہی نہیں

جس ماضی کو جاننے کے لیے وہ بے تاب ہے اسی کے پیچھے شہر چھانتا پھرے۔۔۔۔

کہیں نا کہیں تم بھی جانتی ہو ماہ ہو سکتا ہے وہ زندہ ہو جیسا ہم سوچ رہے ہیں ویسا کچھ نا ہو

ہاں میں جانتی ہوں مگر اپنے بیٹے کو امید کی کرن دکھا کر اس کی زندگی کو داؤ پر نہیں لگا سکتی میری اکلوتی اولاد ہے اس کے باپ کی موت پر پھر بھی مجھے صبر آ گیا تھا تب ولید نے مجھے سنبھالا تھا اب اگر اسے کچھ ہوا میں زندہ نہیں رہ پاؤں گی۔۔۔

"اچھا تم خاموش ہو جاؤ لو پانی پیو" ماضی کی کتاب کو بند کرتے ماہ جبین نے اسے پانی کا گلاس پکڑایا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گئی

****

پوری حویلی کی ڈور جس کے ہاتھ میں تھی وہ تھی ماہ جبین شاہ

بڑے شاہ کی وفات کے بعد سے ہی سارے کام انہوں نے اپنے سر لے لئے تھے ولید شاہ اور برہان شاہ انہی کی اولاد تھے

زیان ماہ نور شاہ کا اکلا تا بیٹا تھا اور ولید شاہ کا سوتیلا بیٹا جسے انہوں نے باپ سے بڑھ کر چاہا تھا مگر زیان کو ہمیشہ یہی لگتا تھا انہوں نے اسے ماہ سے دور کر دیا ہے تب سے ہی وہ ولید سے نفرت کرنے لگا تھا

بچپن سے ہی زیان غصے کا تیز تھا یہ غصہ جوانی میں اور بھی بڑھ گیا تھا اس لیے نوکر چاکر تو زیان سے زیادہ تر دور ہی رہتے تھے

زیان کے زیادہ تر کام ماہ خود کرتی تھی مگر آہستہ آہستہ خود کی غفلت اور بہت سی

ذمہ داریوں نے ان سے یہ حق بھی چھین لیا

پھر یہ ہوا کہ زیان کے سارے کام وہ عمر سے کرواتا تھا جو انہی کے گھر کے ملازم کا بیٹا تھا زیان اسے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا تھا یہاں تک کے سکول سے واپس آکر خود بھی پڑھتا اسے بھی پڑھاتا تھا جیسے جیسے بچپن گزرا جوانی آگئی جہاں زیان نے ایک خوبرو مرد کی شکل لی تھی وہیں عمر بھی ذہانت میں کم نہیں تھا

بس فرق یہ تھا اس کے پاس ڈگری نہیں تھی ورنہ انگریزی بولنے میں وہ بڑے بڑوں کو پیچھے چھوڑ دیتا ایک زیان ہی تھا جس کے آگے اس کی زبان تک نا کھلتی تھی

* * * * * * * * * * *

حریم نے جب سے ہوش سنمبھالا تھا تب سے وہ اور فاطمہ اسی کرائے کے گھر میں رہتے تھے تنگ گلیوں میں چھوٹا سا مکان جو صرف دو کمرے ایک باتھروم اور کچن پر مشتمل تھا صحن بھی نا ہونے کے برابر تھا

تھی بھی صرف وہی دو تو گزارا ہو ہی جاتا تھا

فاطمہ نے حریم کو بتایا تھا کے اس کے والد کا انتقال روڈ ایکسیڈنٹ میں ہو گیا تھا تب حریم بہت چھوٹی تھی اس لیے اسے یاد نہیں

گھر کا تمام خرچ بھی حریم کی نوکری سے چلتا تھا کیونکہ فاطمہ کی طبیعت اب اکثر بیشتر خراب رہنے لگی تھی تو حریم نے خود ہی انہیں منع کر دیا

مہینے کے شروع میں تو سہی سے گزارا ہو جاتا مگر آخری کچھ دنوں میں کھینچ تان کر گزارا ہوتا تھا

حریم نے بی ایس سی کرنے کے بعد ہی تعلیم چھوڑ دی تھی کیونکہ فاطمہ فیس نہیں بھر سکتی تھی اب وہ گھر سے دور ایک سکول میں پیدل پڑھانے جاتی تھی وہاں بھی فاطمہ کے کہنے پر کسی عورت نے سفارش کی تھی

****

مس حریم آپ کو پرنسپل صاحب بلا رہے ہیں ایک بچے نے آ کر سٹاف روم میں بیٹھی حریم کو پیغام دیا تو سر پر چادر درست کرتی اس کے پیچھے چلی گئی

"مے آئی کمنگ سر۔۔" دروازہ کے باہر سے ہی اس نے اندر جانے کی اجازت مانگی

"جی آیئے مس حریم بیٹھیں" پرنسپل نے نظر کا چشمہ ناک پر ٹھیک کرتے اسے اندر بلایا

"سکول کا وقت کیا ہے؟" حریم کے بیٹھتے ہی سوال آیا اور وہ جانتی بھی تھی کے ایسا کیوں پوچھا جا رہا ہے

کچھ دنوں سے وہ روز دیر سے سکول پہنچ رہی تھی روز ہی پیدل گھر سے سکول آتی تھی مگر ایک ہفتے سے رات کو بخار میں جلنے کے باوجود صبح وہ کام پر آ جاتی آج ہی اس نے سوچا دوائی لے لے مگر بیگ میں پیسے ہی نہیں تھے

"سوری سر کل سے دھیان رکھوں گی میں" بغیر کسی وضاحت کے اس نے جلدی سے معافی مانگ لی

"جب استاد ہی وقت کی پابندی نا کریں تو ہم بچوں کو کیا سکھائیں گے یاد رہے مس حریم یہ لاسٹ وارننگ ہے

" پرنسپل نے آخری وارننگ دیتے اسے جانے کی اجازت دے دی تو حریم سکون کا سانس لیتی باہر آ گئی

"لگ گئی کلاس۔۔۔۔" مس سارا نے ہنستے ہوئے حریم کو دیکھا تو وہ بھی ہنس دی

کیا کہا؟

"کچھ نہیں لاسٹ وارننگ دی ہے" پانی کا گلاس منہ کو لگاتے حریم سٹاف روم میں موجود کرسی پر بیٹھ گئی

اب خیال رکھنا تم، آج کل نوکری ملنا بہت مشکل ہے ماسٹرز کئے ہوئے کو نوکری نہیں ملتی پھر ہم تو ۔۔۔

اچھا چھوڑو ایک بری خبر ہے بتاؤ سنو گی؟

"اب اور کیا بری خبر ہے" حریم پریشانی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی

ہاں وہ پرنسپل لیو پر جا رہے ہیں ایک ہفتہ

یہ تو اچھی بات ہے بری کیسے ہوئی بھلا؟

پرنسپل کی جگہ ان کے بیٹے ایک ہفتہ یہاں آیا کریں گے

"تو؟" حریم کو واقعی کچھ سمجھ نا آئی

اوہو یار میں نے سنا ہے بہت گرا ہوا انسان ہے تم زرا بچ کر رہنا کوشش کرنا غلطی نا ہو کوئی

"ہمم ٹھیک ہے چلو اب میں کلاس میں چلتی ہوں ٹائم ہو گیا ہے" گھڑی پر وقت دیکھتے حریم نے سارا کو احساس دلایا تو وہ سر پر ہاتھ مارتی اپنی کلاس کی جانب بھاگ گئی

****

"یار زینی۔۔۔" علی لنچ بریک ملتے ہی اس کے کیبن کی طرف آیا

مگر زیان موبائل پر مصروف تھا اسے انگلی سے رکنے کا اشارہ کیا جس پر وہ میز پر ہی منہ بسور کر بیٹھ گیا

"اچھا ٹھیک ہے میں انتظار کروں گا" کال کٹتے ہی زیان نے موبائل رکھ کے علی کو دیکھا جو ہنس رہا تھا

ہنسنے کی وجہ؟

ضرور نمرہ ہو گی ہے نا؟

تو؟

بڑی بے شرم ہے یار جتنی زور سے تو اسے اٹھا کر پھینک دیتا ہے اتنی زور سے واپس بھاگی آتی ہے آج کل بیویاں بھی طلاق لے لیتی ہیں یہ تو پھر بھی۔۔۔۔

اچھا چل بکواس نا کر غلطی میری تھی ویسے بھی اس کا دل بڑا ہے کے پہل کی ورنہ آج کل کی لڑکیاں۔۔۔

افففف اتنا بڑا دل اللہ رحم کرے خیال کرنا کہیں شیریں سے سوراخ نا ہو جائے

ہمیشہ ہی بکواس کرتا ہے تو پتا نہیں میرے ساتھ کیسے ہے چل آ کھانا کھاتے ہیں عمر لے کر آیا ہے

"نیکی اور پوچھ پوچھ میں تو آیا ہی اس لیے ہوں" دونوں جا کر صوفے پر بیٹھ گئے عمر کھانا نکالنے لگا

"ویسے یار اچھی کام والی ہاتھ آئی ہے تیری کبھی کبھی میں سوچتا ہوں اس کا نام بدل کر عمر کی جگہ عمارہ نا رکھ دیں"

زیان کو آنکھ مارتے اس نے شرارت سے عمر کو دیکھا

"ہیں؟۔۔۔"عمر حیرت سے پلیٹ چھوڑ کر دونوں کا منہ دیکھنے لگا جس پر دونوں ہی بے ساختہ ہنس پڑے

****

"زی کہاں ہو تم۔۔۔؟"نمرہ گھر میں آتے ہی ہمیشہ کی طرح شروع ہو چکی تھی جس پر عمر نے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے

اس گھر میں کسی کو وہ اچھی نہیں لگتی تھی یہاں تھے بھی سارے مرد۔۔۔

زیان نے اپنے لیے الگ گھر لیا تھا جہاں ہر کام کے لیے میل اسٹاف تھا وہ خود بھی اسے کافی دفعہ منع کر چکا تھا یہاں نا آیا کرے آج بھی اس نے نمرہ کو فیملی ریسٹورانٹ بلایا تھا مگر وہ وقت سے پہلے ہی اس کے گھر پہنچ گئی

زی۔۔۔

"جی بی بی جی" قاسم بابا کچن سے نکل کر باہر آئے

"تم زی ہو کیا؟۔۔۔"ان کی طرف انگلی کرتی وہ عجیب انداز میں بولی

وہ بی بی جی۔۔۔

یہ کیا بی بی جی لگا رکھا ہے جاہل ہو کیا میڈم کہو مجھے سمجھے اور زی کہاں ہے؟

وہ سر تو سو رہے ہیں ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے۔۔۔

میں خود دیکھ لیتی ہوں جاؤ تم

"مگر وہ بی۔۔۔ میرا مطلب ہے میڈم جی سر غصہ کریں گے آپ بیٹھ جائیں تھوڑی دیر"

ظاہر سی بات تھی قاسم بابا اسے جانے کا کہہ نہیں سکتے تھے اس لیے بیٹھانے میں عافیت جانی

"شکل گم کرو اپنی مجھے تم سے زیادہ پتا ہے جاؤ اپنا کام کرو۔۔۔"

تیز آواز میں بات کرتی اوپر کی طرف چلی گئی قاسم بابا بھی مسکرا کر کچن میں واپس چلے گئے۔۔۔

****

"شکر ہے چلی گئی ورنہ اگر زیان بھائی اٹھ جاتے تو۔۔۔۔۔" سکون سے چائے کا کپ پیتے عمر مسکرا اٹھا تھا

"وہ اوپر ہی گئی ہے سر کو اٹھانے" کچن میں آتے قاسم بابا نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا

"کیا۔۔۔۔۔۔۔؟"

حلق میں جاتی چائے فوارے کی صورت اس کے منہ سے باہر نکلی اور سارا فرش خراب کر گئی مگر وہاں پرواہ کسے تھی

آپ۔۔۔ آپ نے روکا کیوں نہیں؟

روکا تھا بہت رکی نہیں میں کیا کر سکتا ہوں الٹا مجھے کہنے لگی مجھے زیادہ پتا ہے اب بتاؤ بھلا میں کیا کرتا۔۔۔

اللہ میری جان کیوں عذاب میں ڈال دی جانتے ہیں نا کیا ہو گا رات تک شامت پکی ہے

"دعا کرو اب اور کیا" قاسم کے کہنے پر چہرے پر ہاتھ رکھے دونوں زیان کی پکار کا انتظار کرنے لگے پتا جو تھا کیا ہونے والا ہے

ٹھک ٹھک ۔۔۔ دروازہ زور زور سے بجانے پر فاطمہ نے اندر سے ہی آواز دی

کون ہے؟

میں ہوں رضیہ ۔۔۔

دروازہ کھولتے ایک صحت مند عورت گھر میں داخل ہوئی

السلام علیکم ۔۔

وعلیکم اسلام ۔۔۔ بیٹھیں میں پانی لاتی ہوں

پانی میرے گھر بھی بہت ہے تم کرایا نکالو اس مہینے کا ۔۔۔ سخت لہجے سے اس نے فاطمہ سے کہا

مگر آج تو پہلی تاریخ ہے ہم دس کو دیتے ہیں کرایا

ارے بی بی مہنگائی دیکھی ہے کتنی ہے تم اکیلی عورت ہو اس لیے تمہیں رہنے کو جگہ دی ورنہ اور لوگ تم سے زیادہ پیسے دینے کو تیار ہیں میں تو اڈوانس لوں گی اب سے کرایا

"مگر ہم لوگ وقت پر دے تو دیتے ہیں کرایا ابھی پیسے نہیں ہیں کچھ دنوں تک دیں گے" فاطمہ واقعی میں پریشان ہو چکی تھی

دیکھو فاطمہ ۔۔۔

"السلام علیکم ۔۔" حریم گھر میں داخل ہوئی تو وہ خاموش ہو گئی

کیا بات ہے؟

"کچھ نہیں تم جاؤ میں کھانا لاتی ہوں" فاطمہ نے اسے بھیجنا چاہا

ارے ایسے کیسے میں کرایا لینے آئی ہوں وہ بھی اڈوانس

کرایا؟ ۔۔۔

ہاں تم دے دو مجھے جلدی سے

مگر انٹی آج تو تنخواہ لینا بھول گئی میں کل دے دوں گی آپ کو کندھے سے بیگ اتار کر اس نے چارپائی پر ہی رکھ دیا

چادر کا پلو پکڑ کر پسینہ پوچھنے لگی

اچھا ٹھیک ہے کل کا مطلب کل ایک دن نا زیادہ نا کم

جی آپ بے فکر رہے

"اچھا چلتی ہوں میں کل آؤں گی" منہ کے ذاویے بگاڑتی وہ باہر چلی گئی تو فاطمہ نے دوبارہ کنڈی لگا دی

تم کھانا کھالو آکر

"نہیں امی دل نہیں کر رہا رات میں کھالوں گی میں" وہ جو بخار میں پھنک رہی تھی چارپائی سے بیگ اٹھا کر کمرے میں چلی گئی

****

"عمر۔۔۔ عمر کہاں مر گئے ہو تم؟"

زیان کے کمرے سے آتی آوازیں اتنی تیز تھی سبھی ملازم ڈر کر جلدی سے اپنا کام کرنے لگے

"جاؤ یار تم تو بہادر جوان ہو ایسے ڈرتا ہے کوئی ہمّت کرو" عمر کو ڈر سے آنکھیں میچتا دیکھ قاسم نے پیار سے اسے کہا

"اگر اگلے دو منٹ میں تم لوگ یہاں نا پہنچے تو اوپر کا ٹکٹ میں خود کاٹ دوں گا تم سب کا۔" اسے اتنا غصے میں دیکھ کر نمرہ دیوار کے ساتھ ہی چپک کر گم سم سی کھڑی تھی

وہ تو بس اسے جگانے آئی تھی کمرے میں آتے ہی اس نے لائٹ جلائی جہاں زیان بغیر شرٹ کے لیٹا تھا مگر اس نے پرواہ نہیں کی اور جا کر زیان کو کندھے سے پکڑ کر اٹھانے لگی۔

شائداس کی غلطی تھی بھی نہیں آج کسی نے صحیح غلط کی پہچان کروائی ہوتی توپتاہوتانا۔۔اس طرح غیر مرد کے کمرے میں نہیں جاتے

"تم اس طرح چیخ کیوں رہے ہوزی؟" تھوڑی ہمّت کرتے وہ آگے آئی تھی

"تم نکلو میرے کمرے سے ابھی کس سے پوچھ کر آئی ہوہاں؟" زیان نے سختی سے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا

"میں نے منع کیا تھا یہاں آنے سے پھر کیوں آئی ہو۔۔۔ نکلو ابھی" نمرہ کی کلائی سے پکڑ کر اس بار وہ اسے کمرے سے باہر دھکا دے چکا تھا خود بھی شرٹ پہنتا باہر آ گیا

سیڑھیاں اترتے اس کی نظروں کے سامنے جس کا چہرہ آیا وہ عمر کا تھا

وہ میں۔۔وہ

" قاسم بابا۔!۔۔" ایک اور دھاڑ سے قاسم بھاگا بھاگا باہر آیا

جی۔۔۔

" آج سے بلکے ابھی سے دو ہفتے تک پورے گھر کا جھاڑو پوچا مالی کا کام سب عمر کرے گا اور ہاں کھانا بھی یہی بنائے گا سب وقت پر ہونا چاہیے باقی لوگوں کو واپس بھجوا دو ایک دو ہفتے کے لیے۔۔۔" ایک سخت نگاہ عمر پر ڈال کر اس نے قاسم سے کہا

"جیسا آپ کہیں۔۔۔ چلو اب" قاسم تو جلدی سے عمر کو لے کر ایک جانب چل دیئے جو غم میں ٹھیک طرح سے رو بھی نہیں پارہا تھا

" چلو تم چھوڑ کر آتا ہوں میں گھر چھوڑ آتا ہوں" ہاتھ میں چابی پکڑے اس نے نمرہ کو باہر کی طرف اشارہ کیا

"کوئی ضرورت نہیں ہے تم سمجھتے کیا ہو خود کو ہاں۔۔"

اپنی اتنی بے عزتی اسے کہاں برداشت تھی اس لیے فورن چلا پڑی۔۔

تم کتنی بار میرے ساتھ یہ کر چکے ہو میں نے پھر بھی بھلا دیا آج تو تم نے حد ہی کر دی ہے زیان شاہ، اپنے نوکروں کے سامنے تم نے مجھے ذلیل کر کے رکھ دیا یہی عزت ہے تمہاری نظر میں میری؟

دیکھو نمرہ تم غلط سمجھ رہی ہو میں جانتا ہوں تم آزاد خیال لڑکی ہو مگر لڑکیوں کو اپنی لمٹ میں رہنا چاہیے اس گھر میں کوئی بھی عورت نہیں پھر اس طرح تمہارا یہاں آنا مناسب نہیں

مائے فٹ۔۔۔ منگنی ہو چکی ہے ہماری برائی کیا ہے اس میں؟

شٹ اپ کب سے تمہیں سمجھا رہا ہوں سمجھ نہیں آ رہی کیا اپنی لمٹ میں رہنا سیکھو

"تم اپنی لمٹ میں رہو سمجھے یہ پکڑو" ہاتھ میں پہنی انگوٹھی زیان کے ہاتھ پر رکھ کر اسے حیران کر چکی تھی

یہ سب کیا ہے تمہارا دماغ تو خراب نہیں ایک سال ہو چکا ہے اس منگنی کو اگلے مہینے کے آخر میں شادی ہے ہماری

"جب منگنی نہیں رہی تو کون سی شادی مسٹر زیان شاہ، تمہارے جیسے پاگل انسان کے ساتھ میں تو کیا کوئی بھی نہیں رہ سکتا" نخوت سے بال جھٹکتی ایک ادا سے بولی مگر زیان کو اس کا لہجہ زہر لگ رہا تھا

"دماغ خراب ہے تمہارا۔۔۔؟" زیان نے غصے سے اس کی کلائی پکڑی

"مینٹل ہو تم۔۔یو نیڈ آ ڈاکٹر"

شٹ اپ نمرہ

"یو شٹ اپ۔۔۔" انگوٹھی واپس اسے تھماتی باہر کی جانب دوڑی

"بھاڑ میں جاؤ تم۔۔۔۔" غصے سے اپنی انگلی سے انگوٹھی نکال کر اس نے بھی دور اچھال دی۔۔۔

جیسے ہی رنگ ہوا سے ہو کر فرش سے ٹکرائی مدھم سی آواز پیدا ہوئی

"زینی۔۔۔۔" کسی بچی کی آواز اس کے کانوں میں پڑی

زینی ادھر آو۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔زینی۔۔۔یہاں۔۔۔

کون ہے سر کو ہاتھوں میں پکڑے وہ زور سے چلایا جیسے کوئی ہُو اتو اسے آواز دے گا

"زیان بیٹے۔۔۔"اب کی بار کسی مرد کی آواز تھی جو اسے پاگل کر رہی تھی

"زینی۔۔۔زیان بیٹے۔۔۔۔زینی"ملی جلی آوازوں کے شور سے

زیان نے ڈر سے آنکھیں بند کر لیں مگر اب کی بار کچھ دھندلے سائے اسے دکھائی دے رہے تھے جتنا ذہن پر زور ڈالتا اتنا ہی اس کا درد بڑھ تھا زیان کا پورا جسم پسینہ میں شرابور تھا اس وقت وہ کچھ سمجھنے کی حالت میں نہیں تھا بس کانوں پر ہاتھ رکھے وہ چاہتا تھا یہ آوازیں آنا بند ہو جائیں کافی دیر کی کشمکش کے بعد جب تکلیف حد سے باہر ہو گئی تو وہ وہیں بے جان ہو کر فرش پر گر گیا

****

"اففف۔۔اتنی لیٹ ہو گئی میں یہ جوتے کو بھی ابھی ٹوٹنا تھا آج تو نوکری گئی تیری حریم"

وہ پریشانی میں ننگے پاؤں سڑک پر کھڑی خود کو کوسنے میں مصروف تھی

جلدی جلدی بھاگنے کے چکر میں حریم کا پاؤں مڑا اور جوتا ٹوٹ گیا اس لیے اب وہ موچی کے پاس کھڑی پریشان ہو رہی تھی

"بہت شکریہ انکل۔۔۔"موچی سے جوتا لے کر جلدی سے پاؤں میں ڈالا بیگ میں سے پچاس روپے نکال کر اسے تھما دئے

****

"یہ کیا تم آج بھی لیٹ ہو گئی اور محترمہ روز کی نسبت اچھا خاصا لیٹ ہو چکی ہو۔۔۔"

سارا نے راستے میں ہی اسے روک لیا

تمہارے سوال کا جواب میں بعد میں دے دوں گی پہلے حاضری تو لگا آؤں ہٹو۔۔اسے پیچھے کرتی وہ پرنسپل آفس کی طرف بڑھی

"سنور کو ایک منٹ حریم"

"بعد میں سارا۔۔"حریم اسے نظر انداز کرتی اندر کی طرف چلی گئی

"آپ نے وقت دیکھا ہے کیا ہو رہا ہے؟"حریم جو ابھی حاضری رجسٹر کھولنے ہی والی تھی پیچھے سے آنے والی آواز پر پریشان ہو گئی

"سوری سر۔"جلدی سے معذرت کرتے وہ مڑی مگر اپنے سامنے نئے چہرے کو دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی وہی ہے جس کے بارے میں سارا بتا رہی تھی ذیشان ملک اس کے پرنسپل کا بیٹا

کوئی بات نہیں ویسے آپ؟

"حریم نام ہے میرا۔"بات کو طول دینے کی بجائے وہ جلدی سے نکلنا چاہتی تھی

"بہت پیارا نام ہے ویسے۔۔"ایک بھرپور نظر اسے دیکھتے اس کے چہرے پر مسکراہٹ رقصا تھی

جی؟۔۔۔

"کچھ نہیں بیٹھیں"سامنے پڑی کرسی کی طرف اشارہ کرتے اس نے حریم کو دیکھا

"نہیں سر کلاس مجھے جانا ہے دیر ہو رہی ہے راستہ دیں پلیز"وہ جو چلتا ہوا اس کے راستے میں ہی آ گیا حریم کو عجیب سی الجھن ہونے لگی تھی

"اس کی فکر مت کریں مجھے کمپنی دے دیں تھوڑی سی۔۔"تھا بھی وہ عیاش طبیعت کا اس لیے ڈرے بغیر اسے پیشکش کرنے لگا

"جی نہیں میں یہاں آپ کو کمپنی دینے نہیں آتی میں کام کرتی ہوں جس کی تنخواہ لیتی ہوں" حریم کا دل کیا اس کا منہ توڑ دے مگر مجبوری تھی اس لیے سختی سے بات ہی کر سکی

"اچھا یہ بات ہے، فکر مت کریں اپنا کارڈ آپ کو دے دوں گا جتنی چاہے اماونٹ نکال لیجئے گا" حریم کی غصے سے لال آنکھیں دیکھتے اس کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی آج تک اتنی خوبصورتی اس نے کہیں نہیں دیکھی تھی یہ اندازہ اسے حریم کو پہلی نظر دیکھ کر ہو چکا تھا اس کی زندگی میں جتنی لڑکیاں آئیں حریم کی خوبصورتی سب پر بھاری تھی

"تم یہاں کے پرنسپل کے بیٹے ہو اپنی حد میں رہو سمجھے میرے ساتھ لمٹ کراس کرنے کی ضرورت نہیں" اس کی اتنی جرات پر حریم کا پارا ہائی ہو چکا تھا آج تک کسی کی اتنی ہمّت نہیں ہوئی تھی اس سے ایسی بات کہے

ہاہاہا میں تو مذاق کر رہا تھا آپ اتنا غصہ کیوں ہو رہی ہیں

"میرے ساتھ آپ کا ایسا کوئی رشتہ نہیں کہ میں آپ کے واہیات مذاق برداشت کروں کلاس کے لیے دیر ہو رہی ہے مجھے، آئندہ مجھ سے دور رہیے گا اسی میں آپ کی بہتری ہے" گھڑی کی طرف اشارہ کرتی سامنے بیٹھے شخص کو بری طرح جھاڑتی وہ غصے سے تن فن کرتی آفس سے باہر نکل گئی

"زیان آنکھیں کھولو بچے۔۔۔"

اسے ہوش میں آتا دیکھ ماہ جبین نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو زیان نے مشکل سے آنکھیں کھولی پہلا منظر جو اسے نظر آیا وہ یہ تھا کہ سب لوگ کمرے میں اس کے اردگرد موجود تھے جنہیں قاسم نے خود اطلاع دی تھی

"آپ لوگ یہاں۔۔۔۔" اٹھنے کی کوشش کرتے اس نے ماہ جبین کو دیکھا

"تم ٹھیک تو ہو؟، کیا ضرورت ہے زیان اس طرح اکیلے رہنے کی اگر کچھ ہو جاتا تو؟" صرف ماہ جبین ہی نہیں باقی سب بھی اس کی یہ حالت دیکھ کر ڈر گئے تھے

"تو کیا فرق پڑتا ہے میں جیوں یا مروں۔۔۔" کندھے اچکاتا وہ آسانی سے کہہ گیا

زیان کس طرح کی باتیں کر رہے ہو تم؟

مجھے کسی سے بات نہیں کرنی جائیں آپ لوگ یہی چاہتے ہیں نا میں تڑپوں تو خوش ہو جائیں تڑپ رہا ہوں میں۔۔۔

"زیان۔۔۔" ماہ تو اسے ٹوکتے خود بھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی انہیں دیکھ کر کچھ پل کے لئے اس کا دل نرم ہوا مگر پھر وہی زیان بن گیا

"نکلیں میرے کمرے سے آپ دونوں کیا کرنے آئیں ہیں یہاں؟" ایک نظر ماہ کو دیکھتے اس نے تیز آواز میں کہا

"زیان تمیز سے بات کرو ماں ہے تمہاری" ولید نے آگے بڑھ کر ماہ کو سنبھالا ورنہ آئین ممکن تھا وہ گر جاتی

"آپ سے کس نے مشورہ مانگا ہے لے جائے اپنی بیوی کو، میں کچھ سننا نہیں چاہتا میرا کوئی رشتہ نہیں ہے ان سے" وہ منہ موڑے موبائل پر مصروف ہو گیا

سچ سننا چاہتے ہو تو سنو میں بتاتا ہوں تمہیں۔۔۔

"ولید۔۔۔" اس سے پہلے زیان کچھ سن پاتا ماہ نے اسے روک لیا جس پر زیان کو مزید غصہ آ رہا تھا ساتھ اس نے عجیب سی چیز محسوس کی مگر خاموشی سے بیٹھا رہا اگر کسی کو بھنک بھی لگ جاتی تو یقیناً وہ نا امید ہی لوٹتا۔۔۔

****

تم نے تنخواہ کی بات کی؟۔۔۔

نہیں یار وہ تو بہت ہی بد تمیز انسان ہے سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں ایک دفع اور میرے سامنے آیا نا تو اس کا منہ توڑ دوں گی

مجھے پہلے سے پتا ہے ایسا ہے اب کیا کرو گی؟

"وہی تو سمجھ نہیں آ رہا سارا گھر کا رینٹ بھی دینا ہے۔۔۔" حریم کلاس سے باہر کھڑی پریشانی سے ہاتھ مسل رہی تھی

"میرے پاس بھی نہیں ہیں ورنہ دے دیتی" سارا نے دکھ سے منہ لٹکایا تو بے ساختہ حریم کو اپنی پیاری دوست پر ہنسی آئی۔۔۔

پتا ہے مجھے کہنے کی ضرورت نہیں ہے تم رکو میں بات کرتی ہوں شائد کچھ ہو جائے

پکانا؟۔۔۔۔

ہاں بابا۔۔۔ڈرو مت ابھی آئی میں۔۔۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔

"یس۔۔۔" دروازہ نوک کرتے آواز آئی تو لمبا سانس لیتی وہ شیشے کے دروازے کو دھکیلتی اندر داخل ہوئی

سر مجھے آپ سے بات کرنی تھی

"جی ضرور آیئے اندر اپنا ہی سمجھیئے ہمیں۔۔۔" موبائل ایک طرف رکھتے وہ حریم کی طرف متوجہ ہو چکا تھا

جی؟۔۔۔

"کچھ نہیں بتایئے کیا لیں گی" ساتھ ہی ریسیور اٹھانے لگا جسے تحریم نے صاف الفاظوں میں منع کر دیا

مجھے تنخواہ چاہیے تھی

اچھا ایک منٹ۔۔۔

"حریم اس مہینے کی تنخواہ تو آپ کو دی جا چکی ہے شائد ایڈوانس۔۔" رجسٹر سے چیک کرتے اس نے مسکرا کر حریم ہو دیکھا

جی میری امی بیمار تھی تبھی۔۔۔۔

تو؟

پلیز سر نیکسٹ ہاف منتھ کی مل جاتی تو۔۔۔۔۔مجھے بہت ضرورت ہے

کتنے پیسے چاہیے؟

مطلب؟

کتنے پیسوں کی ضرورت ہے؟

تین ہزار۔۔۔

"بس اتنے سے۔۔۔۔۔"وہ بات کرتے کچھ آگے کی طرف جھکا تو حریم ڈر کر پیچھے ہٹی۔۔

"ہاہاہا آپ کا تو دل بھی چڑیا کا ہے حریم کتنی جلدی ڈر جاتی ہیں آپ"اپنی جگہ سے اٹھتا وہ اس کے سامنے میز پر بیٹھ گیا وہی حریم کو ڈر کے مارے پسینہ آنے لگا

"یہ لیں پانچ ہزار۔۔۔"زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ پیسے دینے لگا تو حریم نے مشکل سے اپنا چھڑوایا

یہ کیا بدتمیزی ہے؟۔۔۔

"میں نے کیا کیا خود تو آئی تھی پیسے لینے وہی دے رہا ہوں رکھ لو اور چاہیے تو اور بھی مل سکتے ہیں"مکروہ ہنسی ہنستے اب بھی وہ حریم کو ہی دیکھ رہا تھا

"مجھے نہیں چاہیے جا رہی ہوں میں۔۔۔"اپنا دوپٹہ درست کرتی وہ جلدی سے دروازے کی طرف بڑھی تب تک وہ اس کے سر سے چادر کھینچ چکا تھا جہاں سے اس کے گھنے بالوں کی چوٹی دکھائی دے رہی تھی

اوپس۔۔۔سوری غلطی سے ہو گیا۔۔۔

شرم نام کی چیز نہیں ہے تم میں، تمہیں تو یہ بھی احساس نہیں کس جگہ کھڑے ہو۔۔۔جاہل آوارہ۔۔۔اب تم نے مجھے ہاتھ لگایا نا تو دیکھنا تم۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔غصے میں اور بھی وہ لگتی ہو۔۔۔"ایک آنکھ دباتے اس نے شوخی سے کہا

"چٹاخ۔۔۔۔بدتمیز۔۔۔"حریم اپنی انگلیوں کے نشان اس کی گال پر چھاپتی جا چکی تھی شائد اس کی برداشت یہیں تک تھی

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا حریم، ذیشان ملک کی توہین کی ہے قیمت چکانے کے لیے تیار ہو جاؤ اب۔۔۔"گال کو ہاتھ سے رگڑتا اس کے جاتے انتقام کی اگ میں جلنے لگا

ناجانے اب حریم کی زندگی میں کون سا بدلاؤ آنے والا تھا

"*******

یہ آپ کیا کر رہے تھے ولید؟

تو اور کیا کروں خاموش تماشائی بنا رہوں تم اسے سچ بتا دو بہتری اسی میں ہے۔۔۔

تم نے دیکھا نہیں کیا حالت ہو گئی ہے اسے ڈاکٹر نے صاف کہا ہے اگر وہ دماغ پر مزید پریشر ڈالتا تو کچھ بھی ہو سکتا تھا

کیا تم چاہتی ہو اس عمر میں آکر اسے کھو دو، ابھی ہم اس کی شکل تو دیکھتے ہیں وہ بھی دکھائی دینا بند ہو جائے

"ولید!۔۔۔خدا کے لیے کسی باتیں کر رہے ہیں آپ" دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے ولید کو کہا

"تم سمجھو ماہ وہ بچہ نہیں رہا جس کا دھیان ہم کہیں اور بھٹکا دیں گے جوان ہے اپنا اچھا برا سمجھتا ہے بہتر یہی ہے اسے خود فیصلہ لینے دو

تم سمجھ رہی ہو نا ماہ۔؟"ماہ نور کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے اس نے امید بھری نظروں سے اسے دیکھا

"ٹھیک ہے میں بتا دوں گی اسے۔۔"نم لہجے سے اس نے اثبات میں سر ہلایا

"سچ؟"حیرت کے ساتھ ساتھ اسے خوشی بھی ہوئی کے ماہ نے اس کی بات مان لی تھی

"ہاں آپ لوگ یہی چاہتے ہیں نا تو یہی سہی" دوپٹہ کے پلو سے آنسو صاف کرتی کھڑی ہو گئی

"چلو پھر۔۔۔"ولید نے ماہ کا ہاتھ پکڑا جو اس نے فورن چھڑا لیا

بعد میں بتادوں گی پلیز ولید۔۔۔

مگر کیوں ؟

"اسے آرام کی ضرورت ہے اس وقت" نظریں چراتے اس نے وضاحت کی

"آج ہی بتاؤ گی اسے اور ابھی اسی وقت، چلو میرے ساتھ۔۔۔" وہ ماہ نور کی بات کو نظر انداز کرتے اسے زیان کے پاس لے جانے لگا۔۔۔

"دیکھ لیا محترم کتنا آرام کر رہے ہیں" لطیف سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آن ٹھری کیونکہ اس کی نظروں کے سامنے پورا کمرہ خالی تھا کوئی بھی وہاں موجود نا تھا

"چلو اب۔۔۔" ماہ کی آنکھوں میں حیرانی دیکھ پھر سے اسے لیے نچلے پورشن کی جانب چل دیا کمروں کے درمیان سے گزرتی راہداری سے ہوتے ہوئے بائیں جانب مڑ گیا جہاں بہت سے کمرے تھے پھر ان کمروں کے دائیں طرف سے گزرتی راہ داری سے ہوتے بائیں جانب مڑ گیا۔۔ جہاں بہت اندھیرا تھا

"ولید۔۔۔ مجھے نہیں جانا پلیز کیسا گھر ہے یہ۔۔ گھر کم بھول بھلیہ زیادہ ہے" ماہ تو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی یہ ہے کیا

۔۔۔۔۔۔

"تمہارے بیٹے کے ہی کام ہیں چلو کچھ نہیں ہوتا۔۔۔" مسکرا کر کہتا اس کی ایک بھی سنے بغیر وہ زبردستی اسے لیے اندھیری گلی میں داخل ہوا تو ایک دو منٹوں بعد کہیں وہاں سے باہر آتے ماہ نے سکون کا سانس لیا لیکن سامنے نظر پڑتے اسے حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا جہاں زیان غصے سے باکسنگ کر رہا تھا

"اب کیا کہو گی ؟" ولید نے ماہ کے کان کے قریب سرگوشی کی

ولید کو بھی باکسنگ بہت پسند تھی وہ اکثر کھیلنے جایا کرتا تھا مگر ماہ نے اسے سب چھوڑنے کا کہا تھا ماہ کا کہنا تھا اسے مار دھاڑ اچھی نہیں لگتی

ولید کی بات کا جواب ماہ نے گھوری سے دیا تو اس کی مسکراہٹ ور گہری ہو گئی

"چلیں اب" ہلکا سا سر جھکائے اس نے ماہ کو آگے چلنے کا حکم دیا وہ بھی ہنس کر زیان کی طرف چل دی۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں۔۔۔ چلی جائیں یہاں سے" پنچنگ بیگ کو پنچ لگاتے زیان کا لہجہ اچھا خاصا تیز تھا

"تم سچ سننا چاہتے تھے نا وہ بتانے آئی ہوں میں تمہیں" ماہ کی بات پر تیزی سے چلتے ہاتھ روک کر وہ اسے دیکھنے لگا جیسے تصدیق چاہ رہا ہو جو اس کے کانوں نے سنا کیا وہ سچ ہے

"پھر سے کہیں؟" حیرت سے گلوز اتار کر دور پھینکتا وہ خود ماہ کے سامنے کھڑا تھا

"ہاں میں سچ بتاؤں گی تمہیں۔۔۔" ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے ہاتھ کی پشت پر گرا دوسرا گرنے سے پہلے ہی اس نے آنکھیں رگڑ کر صاف کر لیں

"تو بتائیں پلیز میں جاننا چاہتا ہوں، جانتی نہیں ہیں آپ میں کب سے تڑپ رہا ہوں رات بھر نیند نہیں آتی مجھے وہ آوازیں گہرے سائے مجھے بے چین کر دیتے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے میں پاگل ہو جاؤں گا" بے چینی سے خود اسے پتا نہیں چلا کب وہ بے خیالی میں ماہ کے ہاتھ تھام کر بیقرار دل کو قرار پہنچا رہا تھا

کتنے سالوں بعد وہ اس طرح اپنی ماں کے پاس آیا تھا اس کا لمس محسوس ہوتے ماہ کی حالت بھی اس سے جدا نا تھی آنسوں کے قطرے بارش کی طرح اس کی آنکھوں سے نکل کر چہرے سے بہتے ہوئے ٹھوڑی تک جا رہے تھے کچھ آنسو ٹوٹ کر اس کے دوپٹے میں جذب ہو رہے تھے

ماہ بھی زیان کا ہاتھ تھام کر پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گئی لیکن ولید وہی دروازے میں ہی کھڑا رہا

تمہیں جو بچپن سے خواب دکھائی دیتے ہیں بلاوجہ نہیں ہے نا ہی وہ آوازیں جو تم سنتے ہو،

یہ سب تمہارا ماضی ہیں زیان۔۔

ماضی؟

ہاں ماضی جو بہت ہی دردناک ہے، کیا تمہیں یاد ہے اس گھر میں جب ہم لوگ آئے تھے ؟

"نہیں مجھے کچھ بھی یاد نہیں ۔۔۔" دماغ پر زور دینے کے باوجود اسے کچھ یاد نا آیا

کوئی بات نہیں میں بتاتی ہوں مگر تم وعدہ کرو پریشان نہیں ہو گے

"اوکے آئی پرومیس ۔۔۔" ماہ سے وعدہ کرتے وہ اسے بچوں کی طرح لگ رہا تھا

ہمم ۔۔ ماہ صوفے پر بیٹھی تھی لیکن زیان اس کے قدموں میں بیٹھا تھا اپنا سر اس کی جھولی میں رکھ چکا تھا شائد آج وہ خود کو ہر طرح کی اذیت سے پاک کرنا چاہتا تھا

****

جب تمہارے ابو کی ڈیتھ ہوئی تم بہت چھوٹے سے تھے ۔ خاندان میں بھی ایک بھائی کے علاوہ کوئی نا تھا ۔۔۔

تب سارا دن میں رونے کے ساتھ ساتھ تمہیں بھی سنمبھالتی ۔۔۔

تمہارے ماموں باہر نوکری کرتے تھے پاکستان رہنا ان کے لیے مشکل تھا

ہفتہ گزرا مہینہ گزرا ایسے ہی کچھ وقت کے عرصہ بعد لگ بھگ دو تین مہینے بعد بھائی کو واپس جانا تھا مگر میں ان کے ذمہ داری تھی اور مجھے وہ اپنے ساتھ نہیں لے کر جانا چاہتے تھے

پھر انہوں نے مزید ایک ہفتے کی چھٹی لی اور اچانک ایک دن مجھے کہنے لگے دوسری شادی کر لوں

ایک آہ بھرتے زیان کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی وہ دوبارہ بولنا شروع ہوئی

میں نے انکار کیا ۔۔۔

روز وہ مجھ سے کہتے شادی کر لوں گھر بسالوں تمہے کون پالے گا تمہیں باپ کی ضرورت ہے میں چپ ہو جاتی

پھر یوں ہوا ایک دن ہمارے گھر امی (ماہ جبین) آئی تم دو سال کے ہو گے مجھے نہیں پتا تھا کیوں آئیں ہیں

انہوں نے کہا بھائی کو جانتی ہیں بس باتیں کرتی رہیں تمہیں پیار دے کر چلی گئی

بعد میں بھائی نے کہا ان کے بیٹے سے انہوں نے میرا رشتہ طے کر لیا ہے دو دن بعد شادی ہے وہ مجھے مزید نہیں بیٹھا سکتے نا ہی ساتھ لے جانا چاہتے ہیں

میں بہت چیخی بہت منع کیا مگر وہ نا مانے تمہاری قسم دے کر انہوں نے مجھے منا لیا میں نے بھی ہاں کر دی ساری زندگی کسی پر بوجھ تو بن نہیں سکتی تھی سب یہی کہتے ہیں لڑکیاں پرایا دھن ہوتی ہیں انہیں گھر نہیں بٹھایا جاتا اس وقت کہیں نا کہیں مجھے بات ٹھیک لگی لوگ سچ ہی کہتے ہیں

اور انسان تو ویسے بھی ٹھوکر کھا کر ہی سیکھتا ہے میں نے بھی سیکھا اور وقت نے مجھے سیکھایا تھا

خیر ولید کے ساتھ شادی کے کچھ دنوں بعد مجھے اندازہ ہو گیا تھا کے سب بہت اچھے تھے آپس میں پیار اور محبّت سے رہتے تھے ولید کے بڑے بھائی اور بھابی بھی تھے یعنی تمہارے تایا جان اور تائی جان

جب میں اس گھر میں آئی تھی سب سے زیادہ تمہیں برہان بھائی نے اٹھایا تھا بہت عزیز تھے تم انہیں۔۔۔

سارا دن انہی کے کمرے میں رہتے تھے تمہارا کھانا پینا پہننا اوڑھنا سب بھابی کرتی تھی یہاں تک کے سو بھی ان کے پاس جایا کرتے تھے

جب مجھے نیند نہیں آتی تھی تب میں تمہیں خود اٹھا کر لاتی تھی ورنہ تم خود میرے پاس نہیں آتے تھے

بھابی ہی پیار سے تمہیں زینی کہہ کر بلاتی تھی۔۔،بہت ہی کم دنوں میں تم ان سے بری طرح مانوس ہو چکے تھے وہ بھی جہاں جاتی تمہیں لے کر جاتی تھی

اس دن بھی کچھ ایسا ہوا تھا بھابی تمہیں اپنے ساتھ لے کر گیئں تھیں تب جب تم چار سال کے تھے واپس آتے ہوئے تم لوگوں کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا بہت برا۔۔۔۔۔

بھابی اور بھائی اسی وقت ہی دم توڑ گئے تھے لیکن تم زندہ تھے وہاں کے کچھ لوگوں نے تمہیں ہسپتال پہنچایا تھا تمہارے سر پر کافی زخم تھے جب تک ہمیں پتا چلا تم ہسپتال میں تھے اور ڈاکٹر آپریشن سٹارٹ کر چکے تھے

کتنے گھنٹے ہمیں باہر کھڑے کھڑے گزر گئے ایک لمحہ نہیں گیا جس میں اللہ سے تمہاری زندگی کے لیے بھیک نا مانگی ہو ہم سب نے تمہارے لیے

اگلے دن ڈاکٹر نے بتایا اللہ کے کرم سے تم خطرے سے باہر ہو

مگر ساتھ ڈاکٹر نے یہ بھی بتا دیا تمہاری زیادہ تر میموری لوسٹ ہو چکی ہے بیچ کی باتیں یاد نہیں وقت کے ساتھ خود ہی تھوڑا تھوڑا یاد آ جائے گا

دکھ تو تھا مگر خوشی بھی تھی تم زندہ ہو ہماری ساری خوشیاں اسی دن ہی ختم ہو گئی تھیں جب بھائی اور بھابھی چلے گئے

اب بس تم ہو واحد ہمارے جینے کا سہارا۔۔۔۔۔

زیان کے ماتھے پر بوسہ دیتی ماہ نے دروازے میں کھڑے ولید کو دیکھا جو سنجیدہ نظر آ رہا تھا اس کی آنکھوں میں اٹھتے سوال نظر انداز کرتی وہ نظریں چرانے پر مجبور ہو گئی تھی

"چلو تم امی انتظار کر رہی ہوں گی میر امیں چلتی ہوں" زیان کے ماتھے پر بوسہ دیتی ولید کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے آئی کیونکے زیان کو مزید کچھ بتانے کے موڈ میں وہ بلکل نہیں تھی

****

" سنیں بھائی پلیز یہ رکھ لیں اور مجھے اس کی قیمت دے دیں" جیولر کو چین دیتے ہوئے حریم نے کہا ،نوکری تو چھوڑ ہی دی تھی اس نے اب گزارا بھی تو کرنا تھا

"آپ بیٹھیں دو منٹ میں چیک کر لوں" حریم کے ہاتھ سے چین لے کر وہ آدمی چیک کرنے لگا

سنو کہیں یہ چوری کی تو نہیں ہے

ن۔۔۔نا۔۔۔نہیں بھائی میری اپنی ہے آپ فکر مت کریں فوری مجھے کچھ پیسوں کی ضرورت ہے اس لیے بس

۔۔۔۔۔

اچھا یہ لیں دس ہزار۔۔اس سے زیادہ نہیں دے سکتا آپ کو

مگر چین کافی مہنگی ہے اتنے کم پیسے کیوں؟

"دیکھو بی بی ہمیں کیا پتا چوری کی ہو میں تو صرف مدد کر رہا تھا تمہیں ضرورت ہے پیسوں کی آگے تمہارے مرضی"

پیسے اٹھا کر وہ چین واپس رکھ چکا تھا

اچھا کوئی بات نہیں دے دیں آپ مجھے

"یہ لیں۔۔"دکان دار کو اور کیا چاہیے تھا پہلے ہی یہی چاہتا تھا جھٹ سے چین اٹھا کر پیسے تھما دئے

حریم گھر تھوڑی دیر سے پہنچی تو آگے اس کی مالک مکان رضیہ پہلے سے موجود تھی

"آ گئی حریم بیٹا۔۔۔"اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ خوشی سے اس سے ملی

جی السلام علیکم۔۔

وعلیکم السلام۔ بیٹھو بیٹھو تھک گئی ہو گی نا

انٹی آپ بیٹھیں آرام سے میں ٹھیک ہوں

ارے میں تو آرام سے ہی ہوں بس جس کام کے لیے آئی تھی وہ ہو جائے تو۔۔۔۔

"اوہ سوری بھول گئی میں۔۔۔"ماتھے پر ہاتھ مارتی جلدی سے اندر گئی دو مہینے کا کرایا ایک ساتھ لا کر اسے دے دیا

یہ لیجئے اگلے مہینے کا بھی ہے ایڈوانس۔۔۔۔

"یہ تم نے بہت اچھا کیا چلو میں چلتی ہوں پھر۔۔۔"اس کے ہاتھ سے پیسے لیتی ایک لمحہ بھی وہاں نا رکی

****

"حریم اتنے پیسے کہاں سے آئے؟"

فاطمہ کے سوال پر کپ میں اپنے لیے چائے انڈیلتے اس کے ہاتھ میں ہلکی لرزش ہوئی اور چائے چھلک کر کپڑوں پر گر گئی

حریم کچھ پوچھ رہی ہوں؟

امی آپ چائے پیئے ناخوامخواہ پریشان مت ہوں

"حریم شرافت سے بتاؤ کہاں سے آئے پیسے سارا نے مجھے بتا دیا ہے کس طرح سے تم سکول سے نکلی ہو" کھوجتی نگاہوں سے انہوں نے اپنی بیٹی کو دیکھا جو سر جھکائے بیٹھی تھی

"پہلے سے جانتی ہیں تو پوچھتی کیوں ہیں پھر؟، نوکری چھوڑ دی ہے میں نے۔۔۔" چائے پیئے بغیر وہ کپ بے دلی سے واپس رکھ چکی تھی

کوئی بات نہیں اچھا ہی ہوا مگر جو کام کر کے آئی ہو اس کا کیا؟

کون سا کام؟

"یہ کام۔۔۔" اس کے گلے سے دوپٹہ ہٹا کر انہوں نے گردن کی طرف اشارہ کیا جو خالی تھی

تم نے کیا کیا بیوقوف چین کیوں بیچی پتا ہے کتنی مہنگی تھی؟

"کیا فرق پڑتا ہے امی اور ویسے بھی ہمیں پیسوں کی ضرورت تھی اور آپ پیسوں کے لیے تو دکھی نہیں ہیں مجھے پتا ہے" حریم اچھے سے جانتی تھی فاطمہ کو اس لیے اس کی بات پر ہنس دی

"جب جانتی ہو تو پوچھتی کیوں ہو؟" غصے میں انہوں نے ہلکے سے اسے پرے دھکا دیتے اسی کی بات واپس لوٹائی

"آپ فکر مت کریں نا، اللہ پر چھوڑ دیں سب کچھ" فاطمہ کو گلے لگا کر تسلی دیتی وہ خود جلدی سے کمرے میں چلی گئی

پتا نہیں چین بیچنے کے بعد اس کی خود کی حالت عجیب سی ہو رہی تھی بچپن سے لے کر گزرے لمحات تک ہمیشہ سے وہ اس کے پاس رہی تھی جس کے اندرونی حصے پر a or z لکھا تھا کافی مرتبہ وہ اسی میں الجھ جاتی اس کا نام حریم ہے تو h لکھا ہونا چاہیے تھا

مگر یہ بھی سچ تھا جب بھی پریشانی میں ہوتی اپنی چین کو مظبوطی سے پکڑ لیتی تھی یا تنہائی میں بھی گلے سے نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا کرتی

اسے آج بھی یاد تھا جب وہ باہر کھیلنے گئی تھی اور وقت سے پہلے ہی واپس آ گئی تھی

تبھی اس کے گھر آئی ایک عورت کی فاطمہ سے ہوتی باتیں سن لی تھیں مگر فاطمہ کو نہیں بتایا کہیں وہ دکھی نا ہو جائے

****

فاطمہ تمہیں کچھ پتا بھی ہے بچی کا یا ایسے ہی اٹھا لائی ہو؟

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟

سمجھنے کی کوشش کرو تمہاری سگی بیٹی نہیں ہے کل کو اس کے گھر والے آ گئے تو کیا کرو گی تم

تو کیا کرتی اس ننھی سی بچی کو وہی جانوروں کے لیے چھوڑ دیتی آج بھی یاد ہے وہ دن میں وقت پر نا پہنچتی تو حریم آج میرے ساتھ نا ہوتی کس طرح بن ماں باپ کی بچی سڑک پر جانوروں کے بیچ پڑی تھی

مجھے بھی سہارا چاہیے تھا بیوہ عورت ہوں اکیلے کیسے رہتی روز اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں کیسے اس نے میری جھولی بھر دی

تو کیا تم ساری زندگی اسے نہیں بتاؤ گی وہ تمہاری سگی بیٹی نہیں ہے؟

ہاں میں خود سے کبھی اسے دور نہیں کروں گی وہ میری بیٹی ہے بس آج کے بعد تم بھی بھول جاؤ ایسا کچھ ہوا تھا میں نہیں چاہتی اسے کہیں سے بھی پتا چلے

جس تم چاہو ایسا ہی ہو گا پھر جیسا اس عورت نے کہا ویسا ہی ہوا تھا کئی بار وہ باہر گئی یا محلے والوں کے گھر آتی جاتی کسی نے اسے پرایا نہیں کہا سب اسے حریم ہی بلاتے تھے وہ خود بھی اندازہ لگا چکی تھی اس کے ماں باپ نہیں رہے اس لیے سچائی سے انجان کے کتنا قریبی رشتہ اس سے دور ہو گیا ہے فاطمہ کو ہی امی تسلیم کر چکی تھی

"حریم۔۔۔۔" فاطمہ کی آواز نے اسے سوچوں سے نکالا تو وہ

آئی امی کہتی جلدی سے باہر دوڑی تھی

"یہ کیا کیا تم نے ماہ؟" ولید نے ملامتی نظروں سے اپنی ہمسفر پر ایک نظر ڈالی

سچ بتا تو دیا ہے اور آپ نے خود تو کہا تھا مجھے بتانے کو

ماہ میں نے سچ کہا تھا آدھا سچ نہیں اس کی زندگی کی اتنی بڑی بات آپ نے سرے سے غائب کر دی جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو

یہی سب کے لیے بہتر ہے ولی۔۔۔۔

آپ کیا چاہتے ہیں سب بتا کر اسے دربدر پھرتا دیکھوں، میں اپنے بچے کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتی

ماہ کیا یہ اس کے ساتھ ناانصافی نہیں ہے جو تم کر رہی ہو؟

نہیں!۔۔۔۔ ہم نے کوشش کی نا۔۔ ایک بار نہیں کئی بار لیکن کچھ حاصل نہیں ہوا

"مگر ماہ۔۔۔۔۔" ولید نے کچھ کہنا چاہا مگر ماہ نے اس کی بات کاٹ دی

آپ کو میری قسم ولی اگر آپ نے اسے کچھ بتایا تو۔۔۔

"تمہیں سمجھانا بھینس کے آگے بین بجانے جیسا ہے اور کچھ نہیں۔" ولید نے چبا چبا کر اسے کہا وہ واقعی آج پریشان ہو چکا تھا ماہ کی اس ضد سے

"ولی۔۔۔" اس کے کمرے سے جانے پر اس نے آواز لگائی وہ رک تو گیا مگر مڑا نہیں

"نہیں بتا رہا تمہارے لاڈلے کو لیکن یاد رکھنا جس دن پانی سر سے اوپر گزرا میں چپ نہیں رہوں گا ماہ۔۔" اسے گم سم چھوڑتا دروازہ کھولتے وہ کمرے سے باہر نکل گیا

پیچھے وہ اپنی آنکھوں سے بہتے موتی صاف کرنے لگی اس کے لیے اتنا کافی تھا ولید مان گیا تھا

****

کیا کہہ رہا ہے سچ میں ؟

ہاں علی خود انہوں نے کل مجھے بتایا

پھر اس طرح منہ کیوں لٹکا کر بیٹھے ہو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے سچ جان تو گئے ہو اور یہی چاہتے تھے نا تم۔۔۔

"ہاں مگر پتا نہیں کیوں مجھے لگتا ہے کچھ ادھورا سا ہے میرے اندر ابھی بھی سکون نہیں اتر رہا دل میں ایک بے چینی سی ہے جیسے میرا کچھ قیمتی میرے پاس نہیں ہے

اور۔۔۔ اور وہ خواب۔۔۔ لوگوں کے دھوندلے سائے۔۔۔ ایک آدمی عورت کے ساتھ چھوٹا سا بچہ

۔۔۔ کسی کے پکارنے کی آواز

کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا ہے میرا سانس بند ہو جائے گا جیسے میری دل کی دھڑکن میری نہیں رہی ہر لمحے حل گھڑی کسی اور کا ورد کرتی ہے

تو بتا میں کیا کروں پلیز۔۔ علی میں۔۔۔ میں اس سب سے تھک گیا ہوں مجھے نکلنا ہے اس سب سے۔۔۔" ہر بار کی طرح اس نے علی سے اپنی دل کی ہر بات کہہ دی اب وہ اس کے جواب کا ہی منتظر تھا

"دیکھو زینو۔۔۔" زیان کی باتوں کے سحر سے باہر آتے علی نے اسے مخاطب کیا

"واٹ ؟۔۔" زیان نے پریشانی سے اسے دیکھا جو بظاہر سنجیدہ ہی لگ رہا تھا

"کیا ہوا؟" بھنویں اوچکا کر اس نے زیان کو دیکھا

"کس نام سے پکار رہے ہو مجھے "زیان کی سوئی اس کے آخری لفظ پر ہی اٹک گئی

"یار۔۔۔۔ اتنا اہم ٹوپک چل رہا ہے تمہیں نام کی پڑی ہے چپ کر کے بیٹھ جاؤ"۔۔۔۔ علی نے کھڑے ہوتے زیان کو دھکا دیا جو پیچھے رکھی کرسی پر گر گیا

ہاں تو دیکھو زینو۔۔۔

"علی !۔۔۔۔ تم میرے ہاتھوں قتل ہو جاؤ گے تمیز سے نام لو میرا،

زیان نام ہے کہو تو یاد دلا دوں"

زیان نے جھٹ سے اس کی گردن بغل میں دبائی تو بیچارہ اپنی جان کی دہائی مانگنے لگا

"اچھا اچھا بس کر اب جان لو گے کیا بچے کی۔۔"اس کی گرفت مضبوط ہوتی دیکھ علی نے جلدی سے معذرت کرنی چاہی

"پہلے یہ بتاؤ تم نے یہ نئی ایجاد کیسے دریافت کی" تھوڑا سا زور اور بڑھاتے اس نے اگلا سوال پوچھا

"ہائے امی ۔۔ آج نہیں بچوں گا میں، یہ تو فل پلاننگ کے ساتھ آیا تھا مجھے کیا پتا تھا میری زندگی کے دن ختم ہونے والے ہیں "

جہاں زیان کو اس کی اداکاری پر ہنسی آرہی تھی وہیں حیرت بھی تھی وہ کر بھی اس طرح رہا تھا ان کے آفس کے باہر سب لوگ اکٹھے ہونے لگے تھے

"تمیز سے جواب دے علی کیا بچپنا ہے۔۔۔؟"اب کی بار وہ اپنی ہنسی کو کنٹرول نا کر سکا تو اس پر گرفت کچھ ڈھیلی ہو گئی اتنی کے علی چاہتا تو آرام سے خود کو اس کے چنگل سے نکال سکتا تھا مگر اس نے نکالا نہیں ایسے ہی کھڑا رہا

"اچھا بتاتا ہوں کل گھر جا رہا تھا تو آدمی نے آواز دی دینو۔۔۔

مجھے بہت پسند آیا اس لیے دھتا کر زلگا دیا بن گیا زینو

ویسے مجھے پتا تھا تجھے اچھا لگے گا میں سب کو بول دوں گا تو فکر نا کر آج کے بعد سے تجھے زی نہیں زینو بلائیں گے اور
ویسے بھی زی تجھ پر ذرا سوٹ نہیں کرتا
زی کے تو انڈین چینل ہے ہم مسلمان ہے میں تیرے ساتھ یہ زیادتی برداشت کیسے کر سکتا ہوں، آج سے تم
ہمارے زینو ہو زینو ہی رہو گے" مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے خود بھی چہرے کا رخ موڑ گیا
"علی میں تمہیں جان سے مار دوں گا اگر تم نے اپنی ان خرافات میں کسی کو شامل کیا تو" دانت پیستے وہ علی کی طرف
بڑھا
"اچھا اچھا یار نہیں کہتا یہی بیٹھا ہوں تیرے سامنے بس۔۔۔" زیان کا پارہ ہائی ہوتے دیکھ اس نے خاموش بیٹھنے میں
ہی عافیت جانی
سر مے آئی کمینگ۔۔۔۔۔
"یس۔۔۔۔۔۔" اسٹاف کے آتے دونوں سیدھے ہو گئے
ایک لڑکی جو سٹائل سے چلتی اندر داخل ہوئی زیان نے پہلے لڑکی کو دیکھا پھر علی کو۔۔۔۔۔
"سر یہ جاب کے لیے آئی تھیں
ہمارے پاس ایک ریسیپشنسٹ کی جاب خالی ہے اس لیے میں نے بلا لیا۔۔۔۔" زیان نے ایک نظر لڑکی کو دیکھا
پھر استغفار پڑھتا علی کو دیکھنے لگا جو سنجیدہ بیٹھا تھا مگر لال چہرہ کوئی اور ہی کہانی سنا رہا تھا
تو مس جو بھی آپ کا نام ہے آپ کو پتا نہیں لنچ بریک ہے؟
وہ سر مجھے جلدی تھی سوری اس لیے۔۔۔ آ گئی
کیوں جلدی ہے آپ کو؟
سر وہ۔۔۔۔۔

اچھا چھوڑیں ڈوکیومینٹس ہیں آپ کے پاس؟

جی۔۔۔اپنے ہاتھ میں پکڑی فائل اس نے جلدی سے زیان کے آگے رکھ دی

"ہمیں کوئی شوپیس نہیں چاہیے بس ایک سمپل سی ورکر چاہیے جو اپنا کام اچھے سے کر سکے کچھ دن دیکھیں گے اگر آپ نے کام اچھا کیا تو جاب پکی ورنہ اللہ حافظ۔۔۔" سخت لہجے میں کہتا وہ فائل میں موجود پیپرز کی روگردانی کرنے لگا

"اوکے تھنک یو زینو۔۔۔" خوشی میں اس نے مصافحے کیلیئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا مگر زیان سیخ پا ہو چکا تھا

"نکلیں یہاں سے۔۔۔" اس کی ایک دھاڑ سے وہ دو قدم پیچھے اچھلی

کیوں زینو کیا ہوا؟۔۔۔

"جسٹ شٹ اپ گیٹ اینڈ لوسٹ فروم ہیر۔۔۔میں تمہارے مامے کا بیٹا نہیں ہوں جو تم اس نام سے مجھے پکارو۔۔۔جاؤ یہاں سے ۔۔میرے آفس میں ایسے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں جن میں اپنا دماغ استعمال کرنے کی صلاحیت ہی موجود نا ہو" زیان جب دل کی بھڑاس نکال چکا وہ روتی ہوئی اس کے آفس سے باہر بھاگ گئی

"ہاہاہاہا۔۔۔ہاہاہا۔۔" علی کا جاندار قہقہ اس کے آفس میں گونجا

"تم رکو ابھی بتاتا ہوں بیہودہ انسان میرے آفس کو سمجھ کیا رکھا ہے تم نے۔۔۔" زیان تیزی سے اس کی طرف آیا جو اپنی شامت آتا دیکھ پہلے ہی دوڑ لگا چکا تھا

"میری کیا غلطی میں تو فون پر کہہ رہا تھا سر کا نام زینو ہے جو انہیں بہت پسند ہے آج بھی کوئی اس نام سے پکارے سے خوش ہو جاتے ہیں وہ بیچاری تجھے امپریس کرنے کے چکر میں مار کھا گئی ہاہاہا۔۔۔" بھاگتے ہوئے ہی زیان کو بتاتا بلڈنگ سے باہر نکل گیا اس کے جاتے زیان خود بھی ہنستے ہوئے واپس اپنے آفس آ گیا آج اسے کچھ کام ہر حال میں ختم کرنا تھا

"*********

زیان نے اپنے پہلے باپ کی کمپنی (جو بند ہو چکی تھی) کو ہی نئے سرے سے کھڑا کیا تھا
ولید کی تو اسے شکل دیکھنا پسند نا تھی کجا ان کے ساتھ کام کرنا
ماہ جبین نے ہی اسے مشورہ دیا تھا اگر کچھ کرنا ہے تو اپنے باپ کے نام کو دوبارہ کھڑا کرے، زیان نے ایسا ہی کیا تھا
کمپنی کا نام پہچان سب پرانی تھی بس کام وہ اپنے طریقے سے کرتا تھا اور سارے اسٹاف سے بھی کام لیتا تھا آفس
میں کام کرتے تمام لوگ اس کی عادت سے واقف تھے مگر نئے آنے والے اسٹاف کو اکثر علی الٹی سیدھی باتیں
سیکھا دیتا جس s سے زیان کو سخت چڑ تھی علی کے چکر میں ہی ایک دو بار سب زیان سے عزت افزائی کروا چکے تھے
زیان اسے کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا ایک تھا دوست اوپر سے کچھ بھی کرتا ہمیشہ لنچ بریک میں کرتا تھا کام کے وقت
تو کام ہی ہوتا تھا علی کی یہی بات زیان کو بھی بہت پسند تھی

****

"زیان کہا ہو اس وقت؟" ماہ جبین کی کال اٹینڈ کرتے وہ سیدھا ہو گیا
خیریت جان؟
ہاں آتے ہوئے کوئی گولڈ کی چیز لیتے آنا مجھے فنکشن میں جانا ہے گفٹ لینا ہی بھول گئ بچی کے لیے
بٹ جان میں کیسے۔۔۔ میرا مطلب ہے مجھے کیا پتا کیا لینا ہے۔۔۔؟
تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے دودھ پیتے بچے ہو شائد تمھیں یاد نہیں کچھ دنوں پہلے منگنی ٹوٹ گئ ہے تمہاری، اور
انگوٹھی تم خود ہی لے کر آئے تھے
"توبہ۔۔۔ قسم سے باتوں میں آپ سے کون جیت سکتا ہے بھلا اور ہاں رات گئ بات گئ پلیز۔۔۔" وہ اکتا کر ادھر
ادھر دیکھنے لگا

اچھا ٹھیک ہے مگر یاد سے گفٹ لے آنا۔۔

ٹھیک ہے لے آؤں گا یار۔۔۔ خدا حافظ

"اللہ تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے.۔۔۔۔"ماہ جبین نے اسے دعا دیتے کال کاٹ دی

"کیا ہوا ہے ؟۔۔"کولڈ ڈرنک کا بچا ہوا سپ لیتے علی نے پوچھا

"کچھ نہیں آرڈر آیا ہے گفٹ لینا ہے۔۔۔"زیان نے مسکرا کر اسے بتایا تو وہ بھی ہنس کر سر ہلا گیا

اچھا ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں گھر پر سب میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔۔

رک جا میں چھوڑ دوں گا

"نہیں میری سواری ہے۔۔۔"علی اسے ہاتھ ملاتا بائیک پر گھر کو روانہ ہوا

جس علاقے میں وہ اس وقت تھا وہاں سے شوپنگ مال جانے میں اسے ایک ڈیڑھ گھنٹہ لگ جاتا تھکاوٹ سے ابھی سے اس کا برا حال تھا

"شکر ہے صبح ویکینڈ ہے ورنہ تو حال خراب ہو جاتا"

خود سے بڑبڑا کر اس نے پاس ہی شاپ والے سے کسی اچھے جیولر کا پوچھا جو نزدیک ہو

"دیکھو بھائی سیدھے چلے جاؤ۔۔۔وہاں سے بائیں مڑو پھر دائیں آئے گا"

اچھا ٹھیک ہے پھر؟

نہیں نہیں دائیں نہیں مڑنا سیدھا ہی جانا ہے پھر بائیں طرف چلے جانا

"اوکے۔۔۔"

بھایا بات تو سنو وہاں نہیں جانا سیدھا ہی جانا ہے

"ہاں اور سیدھا جاتے ہوئے میں دوزخ میں چھلانگ لگا لوں گا" غصہ تو ازلی ناک پر ہی تھا فورا سے امڈ آیا

"ایک تو میں راستہ بتا رہا ہوں اوپر سے مجھے باتیں سنا رہے ہو جاؤ اب میں نہیں بتاتا" شائد وہ اس کی بات کا برا مان گیا تھا اس لیے وارننگ دینے لگا

"مت بتاؤ تمہیں تو میں پھانسی لگنے کی درخواست کروں گا۔۔۔"

سنجیدہ تاثرات لیے زیان اپنی بات سے اسے ٹھٹھکنے پر مجبور کر گیا

"کس سے؟۔۔۔"۔لہجے میں پریشانی محسوس کرتے اب کی بار زیان کو لگا وہ ڈر گیا ہے

"دوزخ کے فرشتے سے کیوں تم نہیں چلو گے کیا؟" آنکھوں میں ناچتی شرارت کو آسانی سے چھپانے کا ہنر اسے اچھے سے آتا تھا

"میں کیوں جاؤں گا جاؤ اپنا کام کرو بھایا پاگل ہو گیا؟"

زیان جتنا اس سے بات کر رہا تھا اتنا ہی لطف اندوز ہو رہا تھا

مشکل سے اپنی ہنسی روکے اسے مزید چڑا رہا تھا آج سے پہلے اس نے اس طرح کی حرکت کبھی نہیں کی نا ایسے لوگ دیکھے جو ایسی باتوں پر یقین کر لیں

وہ محض چھوٹی سی دکان تھی جہاں ایک آدمی سٹول پر بیٹھا تھا

راستہ بتا کر نیکی کی ہے بھایا تو میں اپنے ساتھ والی سیٹ تمہارے لیے بک کروا لوں گا نا۔۔۔ویسے بھی نیکی کا صلہ تو ملنا ہی چاہیے، ہے نا بھایا۔۔۔

مجھے نہیں چاہیے کوئی صلہ

میں تو پہلے ہی اپنی بیوی سے پریشان ہوں روز جلا کٹا کھانا بنا کر رکھ دیتی جب سے شادی کی ہے ایک دن سکون کا نہیں گزرا جانتے اس سے شادی بھی ہمدردی میں کی تھی اب ہر روز میں خود سے ہمدردی کرتا ہوں

"ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔اوہ سیو می پلیز"

پیٹ پر ہاتھ رکھے زیان ہنسی سے اگے کی طرف رکھے کچھ چیز ڈبوں پر اپنا سر رکھے جھک گیا

"کیا کر رہے ہو تم؟"اس کی آواز پر زیان نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا جو سٹول سے اتر چکا تھا

"میں سیٹ بک کروا رہا ہوں تمہاری بیچ میں مت بولنا اب۔۔۔"اس کا کہنا تھا کے دکان کا شٹل آدھا کھلا چھوڑ کر ہی آدمی اندر کہیں گم ہو گیا

"ہاہاہا انٹرسٹنگ پیپل۔۔۔ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں دنیا میں"ہنسی سے لال چہرہ لئے واپس گاڑی میں آگیا پھر گوگل سے ہی لوکیشن ٹریک کر کے قریب ہی جیولر کی شاپ پر پہنچ گیا

وہاں اس نے ایک خوبصورت سا نیکلس لیا تھا تب یونہی ٹہلتے اسے چین پسند آئی جس پر کچھ لکھا تھا بہت ہی نفیس اور خوبصورت سی تھی

لڑکے سے کہہ کر اس نے چین ہاتھ میں لی جب اچانک اسے آواز آئی

زینی۔۔۔۔

"سر۔۔۔"لڑکے کے آواز دینے پر اپنی سوچوں سے باہر آیا

"ہا۔۔۔ہاں ایک کام کرو اسے بھی پیک کر دو"جلدی سے بل دیتا کچھ ہی منٹوں میں دونوں چیزیں لئے گاڑی میں آگیا

****

"امی وہ جو الماری کی دراز میں کپڑا ہے اس میں آپ نے کیا رکھا ہے؟" حریم اپنا کام کر رہی تھی تب اچانک سے اسے یاد آیا

"تمہیں کیسے پتا؟" فاطمہ کی پیشانی پر بل پڑ گئے جو حریم بھی دیکھ چکی تھی

"میں نے صفائی کی تھی تب دیکھا تھا بس پوچھ لیا نہیں بتانا تو مت بتائیں۔۔"

فاطمہ کے لہجے سے اسے لگا شائد وہ نہیں بتانا چاہتی

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں میں آتی ہوں۔۔۔" حریم سیدھی ہو کر بیٹھی ہی تھی جب فاطمہ وہی کپڑا لے آئی جس میں کچھ بندھا تھا

میں تمہیں بتانا نہیں چاہتی تھی مگر سچ تم جانتی ہو حریم

"کون سا سچ؟" حریم نے حیران سے پوچھا

تم اچھے سے جانتی ہو حریم میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں میں نے تمہیں پالا ہے میری گود میں کھیلی ہو مجھ سے کچھ چھپا نہیں سکتی میں جانتی ہوں کے تم سچ سے اگاہ ہو کہیں نا کہیں یہ اچھا ہی ہے

میں تمہاری ماں نہیں ہوں حریم میں نے تمہیں پالا ہے

رات کے وقت گھر جا رہی تھی تب تم سڑک کے پاس پڑی تھی آس پاس کافی آوارہ جانور تھے جگہ بھی ایسی تھی جہاں کوئی آتا جاتا نہیں تھا

میں نے بھاگ کر تمہیں اٹھایا آس پاس دیکھا کوئی نہیں تھا

انہی دنوں میرے شوہر کی وفات ہو چکی تھی میں بلکل تنہا ہو گئی تھی تمہیں دیکھ کر جیسے مجھے جینے کا سہارا ملا تھا تمہیں اپنے سینے سے لگاتے میرے دل میں جو اللہ سے ناراضگی تھی اس نے مجھے بے اولاد رکھا وہ اسی وقت دم توڑ گئی

اس لیے میں تمہیں لے کر کسی کے پاس نہیں گئی بلکے یہی اپنے پاس لے آئی باقی سب نے بھی میرے کہنے پر تمہیں کچھ نہیں بتایا وہی پیار عزت دی جو میں ہمیشہ سے چاہتی تھی اب لگتا ہے شائد تمہارے ساتھ ناانصافی کر بیٹھی ہوں

"امی ایسا کچھ نہیں ہے ادھر دیکھیں میری طرف" حریم نے اپنی انگلیوں کے پوروں سے فاطمہ کے بہتے آنسو صاف کیے

میں آج بھی آپ کی حریم ہوں۔ میری ماں آپ ہی ہیں اور ہمیشہ آپ ہی رہے گی، میرے دل میں آپ کے لیے جو محبّت اور عزت ورتبہ ہے کوئی اور وہ مقام حاصل نہیں کر سکتا اپنے دل سے یہ خیال نکال دیں کہ میں آپ کو چھوڑ کر جاؤں گی

چلیں اب اتنا پانی نا بہائیں آنکھوں سے۔۔۔ٹینک خالی ہو جائے گی" سنجیدہ ماحول کو پل بھر میں اپنی شوخی سے خوشگوار بنا چکی تھی

چل ہٹ۔۔۔۔

"ہاہاہا میری پیاری امی۔۔" حریم نے آگے ہو کر ان کے ماتھے پر بوسہ دیا

"یہ لو یہ تمہاری امانت ہے جب تم مجھے ملی تھی نا یہ تمہارے ہاتھ میں تھی" فاطمہ نے ایک چھوٹی سی انگوٹھی اس کے ہاتھ پر رکھی۔ اب خبردار اس کی طرف دیکھا تو چین کے لیے پہلے ہی میں نے تمہیں کچھ نہیں کہا

آپ کو نہیں لگتا یہ میری انگلی کے حساب سے کچھ زیادہ ہی بڑی ہے؟

"یہ لو اس میں ڈال کر پہن لو یہ میں نے تمہارے لیے بنوائی تھی" باریک سی چین اس کی طرف بڑھا کر انہوں نے گھوری سے حریم کو نوازا

"ایک کام کریں آپ رکھ لیں ضروری تھوڑی ہے پہننا" حریم نے التجائی نظروں سے انہیں دیکھا

"مار کھاؤ گی پہن لو" ڈانٹنے کے ساتھ ساتھ وہ اپنی بات پر عمل بھی کر چکی تھیں

****

چھوٹا سا بیگ اٹھاتا وہ گاڑی سے نیچے اترا اور اپنی شاہانہ چال چلتا ماہ جبین کے کمرے میں آ گیا

ماہ سے اس کی بول چل اب بھی بند تھی کیوں کے ماضی کی غلطیوں کے لیے انہیں ابھی تک معاف نہیں کر سکا تھا

ولید کو تو وہ سرے سے جانتا ہی نہیں تھا

"ہیلو جان۔۔۔" چپکے سے ان کے پیچھے جاتے زیان نے ماہ جبین کو اپنے حصار میں لیا اپنی ٹھوڑی ان کے کندھے پر رکھ دی

" آ گئے تم میرا کام بھی کیا یا مسکا لگا رہے ہو؟" زیان کو کان سے پکڑتے انہوں نے اپنے سامنے کیا تو درد ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگا

لایا ہوں یار کان تو چھوڑیں لمبے ہو جائے گے پھر رشتہ بھی نہیں ملنا۔۔۔

یہ تو تم رہنے ہی دو بیٹا۔۔ رشتہ ملنا نہیں خود ہی نکل پڑنا ہے تم نے اتنے سیدھے بھی نہیں ہو خیر سے تم۔۔۔

ہاہاہاہا کیا کروں آپ کا اثر ہے

"چل بدتمیز۔۔۔" اس لے داہنے کندھے پر تھپڑ رسید کرتے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی

"اچھا یہ لیں۔۔۔" یاد آنے پر اس نے میز پر پڑا بیگ ان کے حوالے کیا خود آرام سے صوفے پر بیٹھ گیا لیکن اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی لڑ رہا ہے

گھر میں سب ٹھیک ہے نا؟۔۔۔

ہاں کیوں؟

کچھ نہیں میں تو ویسے ہی پوچھ رہا ہوں آوازیں آ رہی ہیں

ماں سے جا کر کیوں نہیں پوچھ لیتے

جان پلیز دوبارہ مت شروع ہو جایئے گا خوامخواہ میں موڈ خراب ہو جائے گا

اور جو تمہاری وجہ سے وہ مشکل میں پھنس گئی ہے اس کا کیا؟

"میں نے کیا کیا؟" پر سکون سا ٹانگ ٹانگ پر چڑھاتا انہیں ناراض کر گیا

خیر سے منگنی توڑ کے بیٹھ گئے ہو خاندان سے اچھی طرح واقف ہو لڑکی کے باپ نے ہمارے برادری والوں کو شکایت کی ہے کہ ہم نے بلاوجہ رشتہ توڑ دیا ہے اور تم جانتے ہو ہمارے خاندان کی روایت ہے صرف شادیاں ہوتی ہیں طلاق نہیں، آج سے پہلے اس طرح کسی نے رشتہ جوڑ کر دوبارہ نہیں توڑا

خدا کو مانیں میں نے کسے طلاق دی ہے صرف منگنی کی تھی جو توڑ دی بس۔۔۔

زیان جان کر انجان مت بنو۔۔۔ تم جانتے ہو منگنی کا مطلب یہاں شادی ہی لیا جاتا ہے ایک بار جو رشتہ جڑ جائے وہ عمر بھر نبھانا پڑتا ہے

شام کو کچھ برادری کے ہی بڑے آ رہے ہیں لڑکی والے بھی ہوں گے جو فیصلہ لے گے ہمیں ماننا ہو گا تمہیں کسی نے کچھ نہیں کہا کیوں کہ ہم تمہیں خوش دیکھنا چاہتے ہیں خاص طور پر ماہ۔

او پلیز یہ کیا بات ہوئی میں کسی روایت کو نہیں مانتا نمرہ سے میں مر کر بھی شادی نا کروں بہت ہی بگڑی ہوئی ہے وہ ہر وہ کام کرتی ہے جس سے مجھے نفرت ہے لڑکی ہونے کے وجود اپنی حدیں نہیں پہچانتی۔۔۔ آپ کیا چاہتی ہیں ایسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کر لوں اور اپنا رہا سہا سکون بھی اپنے ہاتھوں سے ختم کر لوں

میں کچھ نہیں کر سکتی بلکہ کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا زیان جو فیصلہ ہو گا تمہیں ماننا ہو گا

"اور نا مانا تو؟۔۔۔" اتنے آرام سے بیٹھا سوال کر رہا تھا جیسے اسے فرق ہی نا پڑتا ہو

"تو تمہیں خاندان سے نکال دیا جائے گا زیان۔۔۔"۔ اس کا انداز دیکھ کر ماہ جبین بھی پریشان ہو گئی

"ٹھیک ہے پھر جو کرنا ہے کر لیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

اپنی بات پر زور دیتا دروازہ کھولتا باہر نکل گیا

****

"امی اخبار لے آئی آپ خالہ کے گھر سے؟" کمرے سے باہر نکلتی حریم نے فاطمہ سے پوچھا کچھ دیر پہلے ہی اس نے کہا تھا کے اپنے لیے کوئی نوکری دیکھ لے اخبار تو ویسے بھی اشتہاروں سے بھری رہتی ہے حریم کو امید تھی کو نا کوئی نوکری اسے اپنے لائق ضرور مل جائے گی

"وہ وہاں دیکھ باہر رکھی ہے میں نے۔۔۔" کچن میں کھانا بناتے فاطمہ نے باہر کی طرف اشارہ کیا

ملی کے نہیں؟۔۔۔

مل گئی امی میں دیکھ لوں ذرا۔۔۔

"اللہ کرم کرے میری بچی پر تیری ساری مشکلیں آسان ہوں۔۔۔" فاطمہ نے اسے دل سے دعا دی

****

"کہاں ہو یار تم؟"

علی نے جلدی سے پوچھا جو کب سے اس کا انتظار کر رہا تھا

میں نہیں آ رہا یار دل نہیں کر رہا بس۔۔۔

تیری طبیعت تو ٹھیک ہے کہاں ہے اس وقت؟

ہاں میری جان طبیعت ٹھیک ہے اس وقت گھر ہی ہوں ابھی حویلی جا رہا ہوں۔۔۔

"حویلی اس وقت۔۔۔ اب تو رات ہونے کو ہے میں جانتا ہوں اس وقت تم گھر ہی ہوتے ہو" اگر کوئی وقت ہوتا تو اس کے جان کہنے پر ضرور عش عش کر اٹھتا مگر زیان کو پریشان محسوس کرتے اس نے دھیان ہی نا دیا

ہاں بس کام تھا تھوڑا کام سا۔۔۔

چل ٹھیک ہے کوئی بات ہو تو مجھے ضرور بتانا میں آ جاؤں گا

"جو حکم سرکار۔۔۔" ایک دم زیان کے ہونٹوں پر ہنسی بکھر گئی کچھ دیر پہلے کی سوچیں کہیں دور جا سوئی تھی موبائل ساتھ والی سیٹ پر رکھ کر کچھ دیر سوچتا رہا پھر جھٹ سے چابی گھما کر سٹیرنگ سنمبھال لیا کچھ بھی تھا اپنی وجہ سے وہ انہیں کیوں تکلیف دیتا زیان نے سوچ لیا تھا خود بات کرے گا سب سے، اسے قطعی منظور نہیں تھا اس کی وجہ سے وہ لوگ ماہ جبین یا ان کے بیٹے اور بہو کو کچھ کہیں

* * * * * * * * * * * * * *

"کیا ہم پوچھ سکتے ہیں آپ نے اس گھر کی بڑی ہونے کے ناطے یہ سب ہونے کیسے دیا، اس خاندان کا حصہ ہیں اس خاندان سے جڑی روایت کی پابندی آپ پر بھی فرض ہے بجائے آپ اپنے پوتے کو سمجھائیں آپ لوگ اس کے ساتھ مل گئے۔۔۔۔"

ایک بزرگ شان سے سر پر پگڑی سجائے صوفے پر بیٹھا تھا اس کے ساتھ چار پانچ لوگ اور بھی تھے جن کے ہاتھ میں بانس کی لکڑیاں تھیں شکل سے بھی وہ کسی گاؤں کے لگ رہے تھے

ان کے بائیں جانب نمرہ اور اس کے گھر والے تھے ماہ جبین کو ولید نے پکڑ رکھا تھا جو ان کے ساتھ ہی کھڑی تھی ماہ نور ایک ان سے کچھ قدم پیچھے کھڑی آنسو بہا رہی تھی

"جو کچھ بھی ہوا اس کا ہمیں علم نہیں تھا ورنہ جو بھی ہوا شائد نا ہوتا اس بات سے نمرہ اور اس کے گھر والے بھی اگاہ ہیں کے زیان ہمارے ساتھ نہیں رہتا

جو بھی ہوا ان دونوں کے بیچ ہوا خود ہی دونوں نے بڑوں سے مشورہ لئے بغیر فیصلہ کر لیا ہمیں تو بہت بعد میں بات کا پتا چلا۔۔۔" ماہ جبین نے شائستگی سے انہیں اپنی بات سمجھائی

"کیوں میاں تم تو کہہ رہے تھے ان لوگوں نے مل کر تمہاری بیٹی کے ساتھ ناانصافی کی ہے یہ تو کچھ اور ہی کہہ رہے ہیں "اب کی بار ان کا رخ فاروق (نمرہ کے والد) کی طرف تھا جو سوال سنتے تھوک نگلنے لگے

میں جو کہہ رہا ہوں وہی سچ ہے یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں ان کی ملی بھگت ہے یہ۔۔۔

"ہم کیوں جھوٹ بولنے لگے ایسا ہی ہوتا تو پہلے ہی یہ رشتہ نا کرتے شائد آپ نے انہیں بتایا نہیں رشتہ لے کر آپ خود ہمارے پاس آئے تھے رہی بات رشتہ ختم کرنے کی تو آپ کی بیٹی نے پہل کی تھی"

ولید نے چپ رہنا مناسب نا سمجھا جو سچ تھا سب کے سامنے رکھا مگر اس کی بات میں واقعی دم تھا سب لوگ خاموش بیٹھے بس سن رہے تھے

"جو بھی ہوا ہمیں نا پتا ہے نا سننا ہے جب منگنی ہو چکی ہے تو ٹوٹ نہیں سکتی آپ اپنے بیٹے کو سمجھائیں اور شادی کی تاریخ رکھیں۔۔۔"ولید کو دیکھتے ان میں سے سب سے بڑے نے اپنا فیصلہ سنایا

"نہیں یہ ممکن نہیں بزرگوں"۔۔۔۔۔پیچھے سے آتی کرخت آواز پر سب نے دیکھا جہاں زیان کھڑا تھا

یہ ؟۔۔۔۔۔

"یہی میرا پوتا ہے زیان شاہ۔۔۔"ماہ جبین نے اس کا تعارف کروایا

زیان چلتا ہوا نمرہ کے سامنے پڑے خالی صوفے پر بیٹھ چکا تھا

ساتھ ہی ماہ جبین اور ماہ نور کو بیٹھنا کا اشارہ کیا تو وہ بیٹھ گئی ولید کے لیے نوکر بھاگ کر کرسی لے آیا وہ اس پر بیٹھ گیا

جی تو بتائیں کیا کہنا چاہتے ہیں آپ بزرگوں ؟

یہی کے تم یہ منگنی نہیں توڑ سکتے شادی تمہاری اسی لڑکی سے ہو گی

"یہ فیصلہ صرف میں کروں گا آپ نہیں، مجھے کس سے شادی کرنی ہے کس سے نہیں" تیز لہجے میں کہتا وہ باور کروا گیا وہ بھی زیان شاہ ہے جو ٹھان لے اس سے پیچھے نہیں ہٹتا

دیکھو لڑکے تم ہمارے خاندان کی روایت سے انکار نہیں کر سکتے سمجھے

لیکن میں کر رہا ہوں آپ کر لیں جو کرنا ہے زیان شاہ ہوں میں کسی سے نہیں ڈرتا۔۔۔

تمیز سے بات کرو لڑکے۔۔۔زیان کے دوبدو جواب دینے پر وہ غصے سے چلا اٹھے

"ابھی تک میں تمیز سے ہی بات کر رہا ہوں۔۔۔"ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا صوفے پر انگلیاں چلا رہا تھا

"دیکھا ڈیڈ میں نے کہا تھا نا مینٹل کیس ہے پورا مجھے نہیں کرنی اس سے شادی"۔۔۔سب کے بیچ سے آتی آواز نمرہ کی تھی

"چپ رہو تم۔۔"پاس بیٹھی ماں نے ماں آہستہ آواز سرگوشی کرتے اس کا ہاتھ دبایا تو وہ خاموش ہو گئی مگر زیان کھل کر مسکرایا

"تمہاری بیٹی کیا کہہ رہی ہے تم لوگوں نے ہماری روایت کو مذاق بنا دیا ہے؟۔۔۔آج اسی وقت تم دونوں کا نکاح ہو گا ہم خود کروائے گے۔۔"کڑے تیوروں سے انہوں نے فاروق کو دیکھا اور اپنا فیصلہ سنا دیا

"یہ حق میں اپنے باپ کو نہیں دیتا آپ تو دور کی بات ہیں اس لڑکی سے مر کر شادی نا کروں

یہ خود پہلے میرے منہ پر انگوٹھی مار کر گئی تھی پھر کس خوشی میں دوبارہ یہ لے لوگ آئے ہیں، کوئی عزت ہے کہ بیچ کھائی ہے"

کھڑے کھڑے زیان نے انہیں دو کوڑی کا کر کے رکھ دیا توہین سے ان کا چہرہ لال ہو رہا تھا جو اب زیان کو مزہ دے رہا تھا

"جا رہا ہوں میں اب مزید بحث نہیں کرنی مجھے اس ٹوپک پر۔۔۔"کوٹ اٹھاتا آگے بڑھا جب کچھ لوگ اس کے سامنے آ گئے ماہ نے جلدی سے ولید کا بازو پکڑا ولید خود بھی پریشان ہو چکا تھا اس لڑکے کو سمجھانے کا کوئی فائدہ تو تھا

نہیں الٹا بات اور بڑھ جاتی اب اسے کچھ اور کرنا تھا ورنہ اسے پورا یقین تھا آج زیان کا نکاح ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا

"میری بات سنیں۔۔۔۔" ولید آگے آیا جب سامنے آدمی نے ہاتھ کے اشارے سے اسے وہیں روک دیا

"دیکھو ہٹو میرے سامنے سے ورنہ گھر ٹانگوں پر تو میں تمہیں جانے نہیں دوں گا یقین کرو بہت درد ہو گا پھر مجھے الزام مت دینا۔۔۔" غصے پر ضبط کرتے اپنے سامنے موجود دونوں آدمیوں سے ہٹنے کا کہنا لگا جو اس کی بات سن کر ہنس رہے تھے۔۔۔۔

"چلو جا کر دکھاؤ پھر۔۔۔۔؟" انہوں نے جیسے چیلنج کیا

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔۔" کوٹ ایک طرف پھینک کر زیان جانے لگا جب ایک آدمی نے کندھے سے پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا

یہی اس کی غلطی تھی جتنا ضبط وہ خود پر کر چکا تھا شائد ہی کبھی کیا ہو مگر اب بات حد سے باہر تھی

ایک جھٹکے سے اس آدمی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کندھے سے اٹھاتے بل دیا واپس مڑا تو اس کی چیخیں حویلی میں گونجنے لگی تھوڑا سا اور دباؤ پڑنے پر یقیناً بازو ٹوٹ جانا تھا

"زیان!۔۔۔۔۔ چھوڑو اسے ہم بات کر رہے ہیں نا۔۔۔ ایسے مسئلے حل نہیں ہوتے بیٹا۔۔۔" ولید جلدی سے اس کے پاس آیا

مگر وہ کچھ سننے کے موڈ میں تھا ہی نہیں وہی ہوا جس کا ڈر تھا چہرے پر مسکان سجائے اس نے سامنے والے کے ہاتھ کو زور سے جھٹکا دیا تو کڑک کی آواز کے ساتھ اس کا آدھا بازو جھولنے لگا

"دیکھا میں نے کہا تھا نا لیکن تم مانے ہی نہیں۔۔۔" اسے اس طرح چیختا دیکھ ہاتھ جھاڑتا کہنے لگا۔۔۔۔

"یہ سب کیا بچپنا ہے زیان۔۔۔"ماہ جبین کو یقین ہو گیا معاملہ ہاتھ سے نکل چکا ہے ماہ تو کانوں پر ہاتھ رکھے دیوار سے چپک گئی

باقی سب بھی اپنی نشستوں سے گھبرا کر کھڑے ہو چکے تھے

ہم لوگ مسئلہ حل کرنا چاہتے تھے تم لوگ اس قابل نہیں ہو اس نے ہمارے آدمی کا بازو توڑا کر خود دشمنی مول لی ہے

پکڑ و اسے اور اتنا مارو عقل ٹھکانے آجائے۔۔۔

"نہیں میرے بچے کو معاف کر دیں خدا کے لیے رحم کرے۔ آپ جیسا کہیں گے ویسا ہی ہو گا"

ماہ بھاگتی ہوئی ان کے پیروں میں بیٹھنے لگی جب ولید نے تیر کی سی تیزی سے اسے پکڑا

اچھے سے جانتا تھا اب بات کہنے سننے سے آگے نکل گئی ہے

زیان کھڑا تھا جب درمیانے قد کا آدمی جو تھا بھی زیان کی نسبت کم آگے آیا اور تیزی سے اس کی جانب بڑھا

"خوش آمدید۔"۔۔مسکرا کر کہتا راستہ میں ہی اسے گلے سے دبوچ گیا جب اسے لگا کے مرنے والا ہے تب چھوڑ کر الٹے ہاتھ کا تھپڑ رسید کیا پلک جھپکتے دوسرا آدمی بھی زمین بوس کرتا اپنی فتح پر خوش ہو رہا تھا

لیکن یہ خوشی چند منٹ کی ہی تھی جب پیچھے سے کسی نے اس کے سر پر وار کیا

"آآآآ۔۔۔۔۔"اپنے سر سے اٹھتی ٹھیسوں کو محسوس کرتے زیان نے اور جو چیز محسوس کی وہ اس کا خون تھا جو ہاتھ رکھنے کے باوجود لکیروں کی صورت بہتا اس کی شرٹ خراب کر گیا۔۔۔

شائد ابھی بھی ان کا دل نہیں بھرا تھا اس سے پہلے وہ اور وار کرتے ولید جلدی سے اس کے سامنے آیا

"چھوڑ دو اسے یہ چاہ کر بھی اس سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔"ولید کا اشارہ نمرہ کی طرف تھا

جیب سے رومال نکال کر اس نے عارضی طور پر اس کے سر کے پیچھے رکھتے ہوئے زور دیا کہ خون زیادہ نا بہہ جائے

ولید شاہ تم ہوش میں ہو؟

ہاں آج ہی ہوش آیا ہے مجھے میرے بیٹے کا بچپن میں رشتہ ہو چکا ہے آپ کو جانتے ہوئے اور بھی خوشی ہو گی یہ رشتہ خود بڑی بی نے جوڑا تھا

اگر آپ چاہے تو جا کر ان کے گھر والوں سے پوچھ لیں وہ موجود تھے یہاں۔۔

ولید کی بات پر سب کو سانپ سونگھ گیا وہ اچھے سے جانتے تھے ولید کبھی بھی بڑی بی کو لے کر جھوٹ نہیں بولے گا وہ تو کیا اس خاندان کا کوئی بھی فرد ان کی بات نہیں ٹال سکتا تھا اور سب کو ہی معلوم تھا وفات سے قبل کچھ ہفتے وہ انہی کے گھر ٹھہری تھیں۔۔۔

تم نے پہلے کچھ کیوں نہیں بولا۔۔۔

اب کی بار ولید کے پاس کوئی جواب نا تھا مگر کوئی عام شخص نہیں تھا جو یوں کسی پر اپنی کمزوری ظاہر ہونے دیتا

"ہمیں لگا تھا وہ لڑکی مر چکی ہے مگر آج ہی پتا چلا ہے وہ زندہ ہے

چاہے تو چھان بین کر لیں"

بے خوف اپنی بات مکمل کرتا ان کے جواب کا انتظار کرنے لگا

"ہمیں کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ولید شاہ تم ہمیں پہلے بتا دیتے تو یہ سب نا ہوتا بہر حال ہم اپنے کیے کی معافی مانگتے ہیں" سب سے معافی مانگتے وہ باقی لوگوں کو لیے اسی وقت رخصت ہو گئے

"چلو اب ہسپتال۔۔۔ کریم گاڑی نکالو۔۔" جلدی سے زیان کو بازو سے پکڑتے وہ باہر لے جانے لگے جب وہ دو قدم پیچھے ہوتا لڑکھڑا گیا

"زیان !۔۔۔"۔ماہ نے اسے پکڑنا چاہا مگر زیان نے روک دیا

"کون سی منگنی ہوئی تھی بچپن میں میری۔۔۔"اسے تو پہلے سے ہی شک تھا اب بھلا کیسے بات کو جانے دیتا

"نوٹ اگین یار۔۔۔"ولید جھنجھلا گیا

"زیان گاڑی میں بیٹھو سمجھے دو لگاؤں گی تمہیں ہر وقت اپنی من مانیاں کرتے ہو چلو شرافت سے۔۔"رہ رہ کر ماہ جبین کو بھی غصہ آ رہا تھا

"ایک بار کہہ دیا نا نہیں جانا۔۔۔۔"وہی فرش پر چوکڑی مار کر بیٹھتا وہ کوئی ضدی سا بچہ لگ رہا تھا

میری زندگی ہے یا سرکس

کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ میں آج یہی بیٹھا رہوں گا سارا سچ بتائیں مجھے۔۔۔

"دل تو کر رہا ہے ایک لگاؤں تمہارے سپوت کو ناک میں دم کر رکھا ہے۔۔۔"ماہ نور کو دیکھتے ولید نے غصے سے کہا جو خود بھی پریشان تھی

"میرے بھائی اور تمہارے تایا کی ایک بیٹی بھی تھی جس کا نام علیزے شاہ رکھا تھا

بڑی بی ہمارے خاندان میں سب سے بڑی ہیں سب لوگ ان کی سنتے ہیں جب تم دونوں چھوٹے تھے وہ آئی تھی ہمارے گھر

تب انہوں نے تم دونوں کا رشتہ طے کر دیا تھا

اور وعدہ لیا تھا بالغ ہوتے تم دونوں کا نکاح پڑھا دیا جائے

تب ہم لوگ بھی یہی چاہتے تھے کسی نے کوئی اعتراض نا کیا

،جس دن تمہارا ایکسیڈنٹ ہوا اسی گاڑی میں علیزے بھی تھی۔۔۔۔۔

جب تک ہم اس جگہ پہنچے وہاں علیزے کہیں نہیں تھی تمہیں بھی لوگ ہسپتال لے گئے تھے برہان بھائی اور بھابھی کی اسی وقت موت ہو چکی تھی

ہم نے بہت پتا کروایا مگر وہ نہیں ملی نا ہی آس پاس موجود لوگوں نے کچھ دیکھا تھا

وہ دن اور آج کا دن ہے علیزے کا کچھ پتا نہیں نا ہم اس کے مرنے کا دکھ اچھے سے منا سکتے ہیں نا اس کے زندہ ہونے کی خوشی"

آنکھوں کے کونوں سے نکلتا پانی صاف کرتے انہوں نے زیان کو دیکھا جو چپ چاپ بیٹھا تھا

چلیں اب۔۔۔۔؟

ہمم۔۔۔۔۔

اس کا جواب سن کر ولید نے سکون کا سانس لیا پھر مزید دیر کیے بغیر نوکروں کی مدد سے زیان کو گاڑی میں ڈالا اور ہسپتال لے آیا

****

آج تم جلدی کیسے اٹھ گئی تھی

اور تیار بھی ہو؟

جی امی نوکری دیکھی ہے اخبار میں جگہ تھوڑی دور ہے بس سے جانا ہوگا ویسے بھی پہلے دن دیر سے نہیں چاہتی میں ورنہ یہ نوکری بھی چلی جائے گی

کون سی نوکری ہے؟

امی فکر مت کریں آسان ہی ہے بس فون سننا ہے بیٹھ کر اور جواب دینا ہے

"چل یہ اچھا ہے پھر، میری بچی ویسے بھی تھک جاتی ہے" حریم کے سر پر پیار دیتے فاطمہ نے ناشتہ اس کے سامنے رکھا

آپ کے کہنے پر کھالیا بس اب میں چلتی ہوں خدا حافظ آپ کنڈی لگالیں۔۔۔ سر پر چادر اوڑھتی بیگ دیکھنے لگی

ہاں ہاں جا تو میں لگالیتی ہوں بڑی آئی دادی اماں۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔" حریم نے قہقہہ لگا کر بیگ اٹھایا چادر تو وہ پہلے ہی پہن چکی تھی پھر جلدی سے گھر سے باہر نکل گئی

بلڈنگ کے باہر پہنچتے اس نے شاندار عمارت کو گردن اٹھا کر ایک نظر دیکھا تھا مگر بھلا ہو سورج کا جو پوری شان سے چمک رہا تھا مجبوراً اسے اپنی نظریں جھکانی پڑی

بڑے بڑے قدم اٹھاتی عمارت کے اندر داخل ہوئی جہاں اس کی سوچ سے بڑھ کر چہل پہل تھی ہر کوئی ہاتھوں میں کچھ نا کچھ تھامے ادھر ادھر جا رہا تھا

اچانک سے اتنے لوگ دیکھ کر پتا نہیں کیوں اس کا دل گھبرانے لگا پھر مزید ہمّت کرتی آگے کو بڑھی

"سنیے۔۔۔۔" ایک لڑکی جو فون پر بات کر رہی تھی حریم نے اسے پکارا

"کہو۔۔۔؟" فون ہولڈ پر رکھتے وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی

وہ یہاں انٹرویو تھے نا میں اس کے لیے آئی ہوں۔۔

اوہ۔۔۔ لیکن آج تو شائد انٹرویو نا ہو ہمارے سر کا شائد ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے وہ ہسپتال ہیں اور ان کے بعد علی سر ہی سب کچھ دیکھتے ہیں مگر وہ بھی آج آئے نہیں

"اچھا تو میں کل اجاؤں گی پھر۔۔۔" حریم نے مایوسی سے کہا

"اوکے۔۔۔" بے نیازی سے کہتی وہ پھر سے فون پر مصروف ہو گئی

"سنو۔۔" حریم جا رہی تھی جب اس نے دوبارہ پکارا

جی۔۔۔

"تم رمیز سر سے پوچھ لو وہ ہی آج سب ہینڈل کر رہے ہیں کیا پتہ تمہارا کام ہو جائے۔۔۔" سامنے نرم و نازک سی کھڑی سٹائلش سی لڑکی نے حریم کی طرف مسکراہٹ اچھالی

"جی شکریہ۔۔۔" چند منٹوں پہلے والی مایوسی اس کی بات سنتے کہیں دور جا سوئی تھی

حریم اس لڑکی سے ہی راستہ پوچھ کر آگے بڑھی اب اسے اوپر کے فلور پر جانا تھا

زیان نے خود ہی آفس کو نئے سرے سے ڈیزائن کیا تھا جہاں اس کے کمپنی کے گنے چنے لوگ جو بڑے عہدے پر تھے اوپر کے فلور پر اپنا کام کرتے تھے اور باقی کا سٹاف نیچے کے فلور پر کام کرتا تھا

دوسرے فلور سے اوپر بھی ایک فلور تھا جہاں زیان نے کسی کو جانے کی اجازت نا دی تھی اس لیے وہاں تالا لگا رہتا تھا

حریم سیڑھیاں چڑھتی اوپر کے فلور پر پہنچی تھی لفٹ تو اس نے زندگی میں کبھی استعمال کی ہی نہیں تھی اس لیے وقت ضائع کیے بغیر اس نے سیڑھیوں سے جانا ہی بہتر سمجھا

چادر سے ہی چہرے پر آیا پسینہ صاف کرتے اس نے پرس سے پانی کی چھوٹی بوتل نکال کر جلدی سے دو گھونٹ بھرے پھر آگے بڑھ گئی

تھوڑا سا چلنے کے بعد آگے ایک شیشے کا کمرہ تھا جو باہر سے ہی اتنا خوبصورت نظر آ رہا تھا کہ حریم کا دل چاہا ایک بار اندر جا کر دیکھے مگر جلد ہی وہ اپنی حسرت کو دل میں ہی دبا گئی اور نظریں سامنے لگی تختی پر مرکوز کر گئی جہاں زیان شاہ لکھا تھا۔۔۔

نام کو پڑھتے اسے عجیب سا احساس ہوا پھر چادر کا پلو ہاتھ میں پکڑتے دوبارہ اپنے قدم آگے بڑھائے۔۔ اندر جانے سے پہلے اس نے ڈور نوک کیا

جہاں سے یس کی آواز آتے وہ

سنبھل کر اندر چلی گئی

"بیٹھیں۔۔۔۔۔"

سامنے بیٹھے شخص نے کرسی کی طرف اشارہ کیا

کیا نام ہے آپ کا؟

"جی حریم۔۔۔۔"کرسی پر بیٹھتے اس نے جلدی سے جواب دیا

کہئے کس لیے آئی ہیں آپ؟

وہ میں نے اخبار میں اشتہار دیکھا تھا آپ کی کمپنی کو ریسپشنسٹ کی ضرورت ہے تو۔۔۔

"اوہ جی بلکل۔۔۔ایک کام کیجئے اپنی سی وی دکھایئے"اس کے کہتے حریم نے اپنے ہاتھ میں پکڑ فائل اسے تھما دی

مس حریم کہاں تک پڑھی ہیں آپ؟

جی بی ایس سی۔۔۔

بی ایس سی سے آگے کیوں نہیں پڑھی؟

کچھ پرسنل ریزنز تھے بس اسی لیے۔۔۔

ویل۔۔۔پرفارمنس تو بہت ہی اچھی ہے آپ کی گریڈ بھی اچھے ہیں ویسے تو یہاں ماسٹرز کی ڈگری والوں سے کم والوں کو کام پر نہیں رکھا جاتا

مگر آپ مجھے محنتی لگ رہی ہیں اور مجھے لگتا ہے ریسپشنسٹ کی جاب کے لیے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا، خیر آپ یہ فائل چھوڑ جائیں میں علی سر سے پوچھ کر آپ کو بتا دوں گا نوکری پر آپ رہیں گی کہ نہیں۔۔۔

ویسے تو آخری فیصلہ زیان سر کا ہوتا ہے مگر وہ شائد کچھ دن نا آئیں تو مس حریم آپ کو کل تک انتظار کرنا ہو گا

"جی کوئی بات نہیں۔۔۔ شکریہ

مجھے انتظار رہے گا" اپنا پرس اٹھا کر جیسے آئی تھی ویسے ہی باہر اگئی مگر اپنے پیچھے کسی کی آنکھوں میں اترتی چمک دیکھ نا پائی تھی

* * * * * * * * * * * * * *

ولید کے زیان کو ہسپتال لاتے ہی ڈاکٹرز نے اسے آپریشن تھیٹر میں شفٹ کر دیا تھا

زیان کا علاج ماضی میں بھی اسی ڈاکٹر کے ہاتھوں ہوتا رہا تھا اس لیے وہ اس کی کنڈیشن سے اچھی طرح واقف تھے

کچھ دیر انتظار کے بعد ڈاکٹر باہر آئے آپریشن تھیٹر سے باہر آئے

"آپ کو علم ہے کہ بچپن کے ایکسیڈنٹ کے بعد سے زیان کو کافی کمپلیکیشنز کا سامنا تھا

اور اس کی تکلیف کی شدت بھی ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں جب وہ بے ہوش ہو گیا تھا

آج پھر سے سر پر چوٹ لگی ہے

اور ہے بھی بہت گہری

ٹانکے لگانے پڑے ہیں مجھے

جب تک اسے ہوش نہیں آجاتا میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہو سکتا زیان بلکل ٹھیک ہو جائے یا پھر اس بار ہمیں ڈر ہے کہ ان کی بینائی پر نا اثر ہو یہ بھی ہو سکتا ہے دوبارہ میموری لوس ہو جائے

خیر اللہ پر بھروسہ رکھیں اور دعا کریں میں چلتا ہوں اب"

گم سم کھڑے ولید کا کندھا تھپتھپاتے ڈاکٹر خود تو چلا گیا مگر پیچھے والوں کے قدموں کے نیچے سے زمین کھینچ گیا

اس وقت وہاں ولید اور ماہ ہی تھے علی کو ولید نے خود ہی بلایا تھا جو فورا پہنچ بھی گیا مگر ماہ جبین کی ٹینشن لینے سے طبیعت بگڑنے لگی تو علی خود انہیں چھوڑنے چلا گیا

"زیان !۔۔۔ولید کچھ کریں نا میرا بچہ۔۔۔"شدت سے روتے ہوئے

ماہ نور نے ولید کے بازو کو پکڑ کر جھنجھوڑا تو وہ ہوش کی دنیا میں لوٹ آیا

ماہ نور سنبھالو خود کو کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔

آپ نے سنا نہیں ڈاکٹر نے کیا کہا۔۔۔ میں۔۔۔ میں اپنے بچے کو۔۔۔ کک۔۔۔ کچھ نہیں ہونے دوں۔۔۔ گی دیکھنا میں ان لوگوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گی ہمّت کیسے ہوئی ان۔ کی میرے بچے۔۔۔ کو موت۔۔۔ کے۔۔۔ منہ میں ۔۔۔ پہنچا دیا

" کیسی باتیں کر رہی ہو ماہ ہوش میں آؤ... کچھ نہیں ہو گا زیان کو بیٹھو یہاں "خود سے علیحدہ کرتے اس نے ماہ کو پاس پڑی کرسی پر بٹھایا اور خود بھی اس کا ہاتھ پکڑ کر پاس ہی بیٹھ گیا

ولید میرا بچہ۔۔۔ میں۔۔۔ میں کیسے رہوں گی۔۔۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ مجھ سے بات نہیں کرتا نا۔۔۔ کوئی ۔۔۔ کوئی بات نہیں میں دیکھ تو لیتی ہوں اسے اگر۔۔۔ اسے کچھ ہوا نا۔۔۔ میں بھی مر جاؤں گی

"پاگلوں والی باتیں مت کرو ماہ۔۔۔"ماہ نور کے خود سے جدا ہونے کی بات سن کر ہی ولید نے زور سے اسے جھڑک دیا مگر جلد ہی غصے کو قابو میں رکھتے اس نے ماہ نور کا رخ اپنی طرف کیا

جس کی چادر نیچے کو ڈھلک گئی تھی سر کے کچھ ریشمی بال بھی باہر نکلے ہوئے تھے مگر پرواہ کسے تھی ۔۔۔۔

پوری زندگی وہ کبھی بھی بغیر چادر کے گھر سے باہر نا نکلی تھی۔۔ نا ہی کمرے سے باہر ولید نے اسے اپنے بال کھلے چھوڑ کر پھرتے دیکھا تھا مگر آج جب بات اولاد پر آئی تو اپنی چادر کا ہوش بھی بھلا بیٹھی

"اور ایسی ہی تو ہوتی ہیں مائیں جو اولاد کو تکلیف ہونے سے پہلے خود تڑپ اٹھتی ہیں بچپن سے لے کر ان کے جوان ہونے تک اپنی ممتا کی چھاؤں میں اسطرح چھپائے رکھتی ہیں کہ زمانے کی میلی اور گرد سے اٹی ہوا تک بھی ان کو چھو نا سکے "

ولید نے محبّت سے اپنی انگلیوں کے پوروں پر اپنی متاع جان کے آنسو چنتے ہوئے اس کی چادر درست کی۔۔بالوں کی کچھ لٹیں جو باہر جھانک رہی تھی انہیں بھی انگلی سے پکڑ کر کان کے پیچھے کیا

"شش۔۔"۔بس اب مزید رو کر تم نے ان آنکھوں کو تکلیف دی تو مار کھانی پڑے گی۔۔۔۔ویسے بھی جس کے پاس تم جیسی ماں ہو امی جیسی دادی ہو اور وہ بھی اس کی جان اسے کچھ نہیں ہو سکتا ہمیں صرف اللہ سے دعا کرنی ہے

اور آپ ؟۔۔۔۔۔۔۔

ولید جانتا تھا وہ کیا پوچھ رہی ہے اس لیے اس کی بات پر کھل کر ہنس دیا

"ہاں یار میرے جیسا ڈیشنگ باپ بھی جسے وہ کسی کھاتے میں نہیں رکھتا۔۔"اس کے منہ بسور کر کہنے پر ماہ نور کو روتے ہوئے بھی ہنسی آئی مگر اس نے گھوری سے نوازنا لازمی سمجھا

"سوری۔۔۔۔"جلدی سے کان پکڑتے اس نے ماہ سے معافی طلب کی تو وہ دوبارہ اس کی شکل دیکھ کر ہنس دی

****

پانچ گھنٹوں کے کڑے امتحان کے بعد زیان کو آخر کار ہوش آیا تو کسی قسم کا سائیڈ افیکٹ نہیں تھا جیسا ڈاکٹر نے انہیں بتایا تھا خدا کے کرم سے اب زیان بلکل ٹھیک تھا

سب سے ملنے کے بعد زیان نے علی کو رکنے کا کہا مطلب صاف تھا باقی چلے جائیں

ولید بھی خاموشی سے ماہ کو لے کر کمرے سے باہر چلا گیا

"میں جو پوچھ رہا تھا کوئی مسئلہ ہے مجھے کیوں نہیں بتایا؟"زیان کے ہاتھ پر مکا مارتے علی نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی جس پر وہ کراہ کر رہ گیا

میں اکیلا کافی نہیں تھا کیا ان کے لیے۔۔۔؟

ہاں ۔۔۔ہاں تم ایکشن مووی کے ہیرو جو ہو۔۔۔جو دونوں ہاتھوں کو ہوا میں کھڑا کرتا ہے لوگ اڑ اڑ کر گرتے ہیں ۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔۔ایسا بھی نہیں ہے اب یار۔۔مجھے ویسے بھی کوئی شوق نہیں ہیرو بننے کا۔۔۔"اس نے ہنستے ہوئے علی کی غلط فہمی دور کرنی چاہی

"چل اب موڈ ٹھیک کر اگلی بار سب سے پہلے تجھے بتاؤں گا پکا"

اس کا پھولا ہوا منہ دیکھ کر زیان نے منانے کی کوشش جو ناکام ٹھہری تھی

منا رہا ہے یا احسان کر رہا ہے ؟

تو تیرے پیر پکڑ لوں اب۔۔۔۔

ہنہ ۔۔۔اتنا تو بیبا بچہ۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔۔تو اور تیرے ڈرامے "زیان دل کھول کر ہنسا

"چل اب آفس کا چکر لگا کر آتا ہوں کال آئی ہے وہاں سے۔۔۔"

کچھ دیر اور بیٹھنے کے بعد جب اسے لگا زیان اب بہتر ہے تو اٹھ کھڑا ہوا بیس بار اسے کال آچکی تھی جسے وہ اگنور کر گیا تھا

چل ٹھیک ہے۔۔۔

"خدا حافظ ۔۔"علی نیچے جھکتے اس کے ماتھے پر بوسہ دے گیا

اے ہٹ پیچھے۔۔"اپنے ماتھے کو ہاتھ سے رگڑتے اس نے کوفت سے علی کو دیکھا

ہاہاہا۔۔۔کیا ہوا خود تو کل جان بول رہا تھا اب جان بھی کہتے ہو اور پرایوں جیسا سلوک بھی کرتے ہو جان من ۔۔۔

"علی !۔۔۔۔۔۔" زیان نے پاس پڑا گلاس اٹھا کر کھینچ کر اسے مارا جو وہ کیچ کرتا واپس جگہ پر رکھ چکا تھا

پھر ہنستے ہوئے ہی زیان کو آنکھ مارتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔

سر وہ ریسپشنسٹ کی جاب کے لیے کل ایک لڑکی آئی تھی

حریم نام ہے اس کا۔۔۔

آپ سی وی دیکھ لیں میں نے فائل آپ کی میز پر رکھ دی ہے

رمیز علی کو آفس آتے ہی آگاہ کرنے لگا

اوکے رمیز آپ جائے اور مجھے کل کی ساری رپورٹ اپنی ٹیبل پر چاہیے، نیکسٹ منتھ کی ہماری جو میٹنگز ہیں ان کی ڈیٹیلز لا کر دیں اور ہاں یاد سے کلائینٹس کی انفارمیشن بھی سینڈ کر دیجئے میں خود دیکھ لوں گا ایک بار سب کچھ اس ویک کی جو بھی میٹنگز ہیں انہیں میں اور آپ مل کر ہینڈل کریں گے آئی یو انڈرسٹینڈ۔۔۔

یس سر۔۔۔ڈونٹ ووری وی ول ہینڈل۔۔۔

"گڈ۔۔۔ آپ جا سکتے ہیں" رمیز کے جاتے علی نے سامنے رکھی فائل کھولی

سارے پیپر چیک کرنے کے بعد اس نے گہرا سانس کھینچا

"ریسپشنسٹ کی جاب ہے تو مسئلہ نہیں ہو گا" خود سے بات کرتے اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھایا مطلوبہ نمبر ملاتے اپنے کیبن میں آنے کا کہہ کر دوبارہ رکھ دیا

جی سر۔۔۔

ہمم۔۔۔کاشف ایک لیٹر ٹائپ کریں ہماری نئی ریسپشنسٹ کے لیے

کل سے وہ نوکری پر آسکتی ہیں

اور ہاں رمیز کو کہئے انہیں کال کر کے انفارم کر دے

اوکے سر۔۔۔۔۔

"یو مے گو ناؤ۔۔۔۔" ہلکی سی مسکراہٹ کاشف کی طرف اچھالتے لیپ ٹاپ پر میل چیک کرنے لگا

****

"امی!۔۔۔۔امی!۔۔۔۔۔"۔۔۔۔ حریم چیختی ہوئی کمرے سے باہر نکلی

کیا ہوا ہے لڑکی کیوں شور مچا رہی ہو؟

امی!۔۔۔۔۔۔ حریم بھاگ کر ان کے گلے لگی

بتاؤ تو کیا ہوا؟

مجھے نوکری مل گئی ہے۔۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر۔۔۔۔بہت مبارک ہو

آپ کو بھی مبارک ہو۔۔۔

خیر مبارک۔۔ جگہ تو اچھی ہے نا تم نے تسلی کر لی تھی پہلے کے نہیں۔۔۔ جانتی ہوں کے اس وقت نوکری کی ہمیں بہت ضرورت ہے مگر کسی ایسی ویسی جگہ تمہیں میں جانے نہیں دوں گی

میری پیاری امی۔۔۔بے فکر رہیں میں وہاں اکیلی تھوڑی ہوں اور بھی بہت سی لڑکیاں کام کرتی ہیں بہت بڑی کمپنی ہے وہ۔۔۔

چلو یہ اچھا ہے۔۔۔ تنخواہ کتنی ہے؟

پتا نہیں امی کل بلایا ہے مجھے جاؤں گی تو پتا چلے گا۔۔۔

سب اچھا ہی ہو گا۔۔۔۔ تو میٹھا بنا میں شکرانے کے نوافل ادا کر لوں ذرا۔۔۔

"جی۔۔"۔ فاطمہ کو چھوڑ کر حریم جھٹ سے کیچن میں بھاگ گئی

****

سب کے لاکھ منع کرنے کے باوجود زیان ضد کر کے اپنے گھر آ گیا ماہ جبین نے حویلی چلنے کا کہا مگر اس بات پر بھی اس نے منع کر دیا

مجبوراً ماہ جبین کو اس کے ساتھ آنا پڑا مگر وہ ماہ کو بھی اپنے ساتھ لے آئی تھی جس پر ولید بہت مشکل سے مانا تھا

زیان کو اس سے کوئی فرق نا پڑتا تھا اس لیے خاموش ہی رہا

ان کے لیے اتنا کافی تھا زیان نے کچھ نہیں کہا ماہ بھی پھر خاموشی سے دونوں کے ساتھ آ گئی مگر ولید کو حویلی جانا پڑا تھا

"زیان بھائی اور کچھ لاؤں آپ کے لیے۔۔۔" اسے کمرے میں بٹھاتے عمر نے اگلا سوال کیا

نہیں بس پانی پلا دو۔۔۔

"جی۔۔۔" جگ سے پانی گلاس میں انڈیلتے اس نے زیان کی طرف بڑھا دیا

"شکریہ۔۔۔" تین گھونٹ میں پانی ختم کرتے وہ خالی گلاس واپس عمر کی طرف بڑھا دیا

تبھی دروازہ نوک ہونے پر اس نے ایک نظر دیکھا جہاں ولید کھڑا تھا

"عمر جاؤ تم۔۔۔۔" زیان نے تکیے سے ٹیک لگاتے اپنی آنکھیں موند لی تو ولید خود ہی اندر چلا آیا

"یہ لو تمہاری کچھ چیزیں رہ گئی تھی۔۔۔ اس میں تمہارے بچپن کی کچھ یادیں ہیں جو میرے پاس محفوظ تھی یہی لوٹانے آیا تھا"

سفید رنگ کا ایک ڈبہ اس نے زیان کے پاس ہی رکھ دیا

طبیعت کیسی ہے اب؟

"ہمم۔۔۔"جواب دینے کی بجائے بس اتنا ہی کہا آنکھیں ہنوز بند رکھے ہوئے تھا یہ دیکھ بغیر کے اس کے چھوٹے سے جواب پر بھی ولید کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا

ایک بات اور شائد تمہاری کچھ مدد ہو جائے۔۔۔

علیزے کے گلے میں ایک چین تھی جو ماہ نے پہنائی تھی

جس پر باریک سا a or z بھی لکھا ہوا تھا

اس باکس میں ایک انگوٹھی ہے جو تمہاری منگنی کی ہے

یہ کوئی عام انگوٹھی نہیں

ایک انگوٹھی کے دو حصے ہیں جیسے دو دل ایک جان ٹھیک ویسے۔۔۔

تمہارے پاس جو انگوٹھی ہے وہ اسکا ایک حصہ ہے اس کا دوسرا حصہ علیزے کے پاس تھا

جب ان دونوں انگوٹھیوں کو ملایا جائے تو ایک میوزک بجتا ہے تمہیں میں اس لیے بتا رہا ہوں یہ کوئی عام انگوٹھی نہیں ہے جو ہر کسی کے پاس ہو ماہ اپنے دو سال کی محنت کے بعد اسے بنوانے میں کامیاب ہوئی تھی

"میں چلتا ہوں اب اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔"وہ مسکراتا ہوا کمرے سے بھر نکل گیا تو زیان نے آنکھیں کھول دی۔۔

"زیان بھائی کچھ چاہیے تو نہیں"۔۔۔عمر نے دروازے سے جھانکا

نہیں دروازہ بند کر دو اور ہاں اب کوئی بھی میرے روم میں نا آئے مجھے آرام کرنا ہے۔۔۔

"جی بہتر۔۔۔"عمر کے جاتے وہ مشکل سے سیدھا ہوا اور باکس اٹھا کر اپنے پاس رکھا

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے باکس کو کھولا

سامنے کچھ تصاویر رکھی تھی جس میں ایک چھوٹا بچہ بیٹھا تھا شائد وہ ناراض تھا لیکن ایک بچی بھی تھی تو جو ہنس رہی تھی یہ بات تو وہ جان گیا تھا کے تصویر میں وہ خود تھا لیکن اب ساتھ موجود بچی کا پتا لگانا تھا

اگلی تصویر میں اس کا ہاتھ لڑکی نے مظبوطی سے تھاما ہوا تھا جیسے اسے ڈر ہو وہ کہیں بھاگ جائے گا

ہاتھ میں موجود تصویر ایک طرف رکھتے اس نے آخری تصویر اٹھائی

جس میں لڑکی نے لال رنگ کا فراک پہنا تھا زیان نے غور سے دیکھا تو آنکھوں کا رنگ کالا نہیں تھا بلکل کانچ سی آنکھیں تھی

اس تصویر میں بھی وہ ہنس رہی تھی

تصویروں کو ایک طرف رکھتے اس نے انگوٹھی اٹھائی جو بلکل بچے کے ناپ کی تھی چند لمحے غور سے دیکھنے کے بعد وہ اسے بھی واپس رکھ چکا تھا

آخری چیز ایک میموری کارڈ تھا

جسے اس نے کارڈ ریڈر میں لگا کر اپنے لیپ ٹاپ میں لگایا

پلے کا بٹن پریس کرتے سکرین پر

کافی ساری ویڈیوز نظر آنے لگیں۔۔

جیسے ہی اس نے پہلی وڈیو کو پلے کیا

بچی بیڈ پر لیٹی تھی وہ خود کھلونوں سے اسے بہلا رہا تھا جب بھی وہ رونے لگتی وہ جھک کر اسے پیار دیتا تو بچی بھی مسکرانے لگتی

زینی۔۔۔۔زینی۔۔۔۔

وہی آواز جو سن کر وہ بے چین ہو جایا کرتا تھا

کچھ ہی پلوں میں ایک عورت سامنے آئی بہت ہی خوبصورت تھی اس نے بچی کو اٹھا کر اپنی گود میں لیا۔۔۔

پھر اسکے پیچھے بھاگنے لگی

زینی۔۔ میں نہیں بول رہی آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں

"نہیں نہیں میں تنگ نہیں کرتا۔۔" بچہ دوڑ کر ان کے پاس آیا

اچھا جی زینی اچھا بچہ ہے؟

بچے نے ہاں میں سر ہلایا

"واہ مگر علیزے تو گندی ہے۔۔" ناک سکوڑتے انہوں نے بچی کو دیکھا

نہیں تو میری لیزے بھی اچھی ہے

نہیں تو۔۔۔۔

"ہاں میں کہہ رہا ہوں نا میلی لیزے اچھی ہے" بچی کے پاس بیٹھ کر اس نے اسے گلے لگالیا اور گال چومنے لگا تو وہ بھی دونوں ہاتھوں سے اس کے گال کھینچنے لگی

اس کے ساتھ ہی وڈیو ختم ہو گئی

لیپ ٹاپ بند کرتے اس نے ایک طرف رکھ دیا خود سکون سے آنکھیں بند کر لی

"علیزے شاہ۔۔۔

امم۔ ہم۔۔۔ علیزے زیان شاہ"۔۔۔ خود ہی اپنی بات کی نفی کرتے اس نے علیزے کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑا اور مسکراتے ہوئے سکون سے نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔۔۔

"مے آئی کمینگ سر...." حریم نے دروازے پر کھڑے ہوتے اجازت چاہی

"جی۔۔۔" علی نے فائلوں سے سر نکالا تو ایک چادر میں لپٹی لڑکی اس کے سامنے کھڑی تھی

سر میں حریم ہوں۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔ آیئے بیٹھیں مس حریم،

دیکھیں آپ کا نیا تجربہ ہے آپ کو نوکری اسی لیے دی گئی ہے کہ آپ محنت کریں گی

جی سر میں پوری کوشش کروں گی۔۔۔

گڈ یہ رہا آپ کا اپوائینمنٹ لیٹر

آپ چاہے تو آج سے جوائن کر لیں مس کرن آپ کو سارا کام سمجھا دیں گی

باقی اس سے پہلے آپ اپنی جاب شروع کریں یہ کنٹریکٹ آپ کو سائن کرنا ہو گا

کنٹریکٹ ؟۔۔۔

جی مس تحریم اچھے سے پڑھ لیں صاف صاف لکھا ہے بغیر کسی ٹھوس وجہ کے آپ نوکری نہیں چھوڑ سکتی اور اگر کوئی مسئلہ ہوا ابھی تو ایک مہینہ بعد آپ نوکری چھوڑیں گی تا کے ہم کسی اور ورکر کو اپوائنٹ کر لیں

آپ پڑھ لیں اچھے سے پھر سائن کیجئے گا یہ لیٹر یہاں کام کرنے والے سبھی لوگ سائن کر چکے ہیں اس کے بغیر اس کمپنی میں آپ کام نہیں کر سکتی۔۔

اور ایک بات یہ کمپنی زیان شاہ کی ہے وہی یہاں کے مالک ہیں فلحال ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تب تک آپ کو کوئی کام ہو تو مجھ سے پوچھ سکتی ہیں یا رمیز سے کنٹیکٹ کر لیجئے گا

ایک اور بات زینو ٹائم کا بہت پابند ہے سو آپ کو وقت پر آنا ہو گا آفس کا اوف ٹائم پانچ بجے کا ہے

ڈریسنگ جیسی چاہے کر سکتی ہیں مگر کام کے وقت صرف کام ہونا چاہیے اور زینو سے ذرا بچ کر رہیے گا

زینو کون ہے سر ؟۔۔۔

اس کمپنی کے ملک کو ہی سب زینو کہہ کر بلاتے ہیں انہیں یہ نام بہت پسند ہے کافی یادیں جڑی ہیں اس نام سے۔۔۔

"جی۔۔۔۔۔" حریم نے ہلکا سا مسکرانا بہتر سمجھا

(اللہ کتنا بولتا ہے انسان ہے یا مشین توبہ)۔۔۔دل میں خود سے باتیں کرتے اس نے کنٹریکٹ اچھے سے پڑھا تھا پھر سائن کر دئے

ویل مس حریم اس کمپنی میں آپ کا موسٹ ویلکم۔۔۔

جا کر دعا سے کام سمجھ لیجئے

"شکریہ۔۔۔۔۔"حریم جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی

ارے ہاں آپ کی تنخواہ تو بتائی نہیں میں نے۔۔۔۔آپ کی تنخواہ تیس ہزار ہو گی

"کیا؟۔۔۔"

حریم کو تو حیرت کا جھٹکا لگا کہاوہ پانچ چھ ہزار کے لیے دھکے کھاتی تھی کہاں تیس ہزار۔۔

اس کی چیخ سن کر علی بھی ہڑبڑا کر کھڑا ہو گیا

"دیکھیے مس حریم اس سلسلے میں ہم کچھ نہیں کر سکتے

آپ زیان سر سے بات کر لیجئے گا"اسے یہی لگا شائد تنخواہ کم ہونے کی وجہ سے حریم نے یہ حرکت کی ہے

نہیں نہیں۔۔کوئی ضرورت نہیں

میرے لیے تو یہی کافی ہے تھنک یو سر۔۔۔

"اوکے۔۔"اپنے الفاظ کو تھوڑا لمبا کھینچتا وہ سیٹ پر بیٹھ گیا

"اور ہاں۔۔۔۔۔"۔اس سے پہلے وہ کچھ کہتا کوئی موجود ہی نہیں تھا حریم وہاں سے جا چکی تھی

* * * * * * * * * * * * * * *

"زیان تم یہاں؟"

اس وقت حویلی میں اسے دیکھ کر ماہ جبین کو حیرت کا جھٹکا لگا اس کی طبیعت پہلے سے بہتر تھی مگر اتنی بھی نہیں کے گھومتا پھرے

"آپ آئی نہیں میں نے سوچا میں ہی چلا جاؤں۔۔۔"بیڈ پر بیٹھتے اس نے ماہ جبین کو آنکھ ماری

حد کرتے ہو تم صبح میں تمہارے پاس تھی دوپہر کو تو آئی ہوں

"ہاں تو کتنے گھنٹے گزر گئے مجھے اپنی جانگی یاد آرہی تھی"

اس کی بات سن کر انہوں نے افسوس سے سر ہلایا لیکن بولی کچھ نہیں

لو چائے پیو۔۔۔

"ضرور۔۔۔"جھٹ سے سیدھا ہوتے اس نے کپ ماہ جبین سے لے لیا

"اآآآ۔۔۔۔"گرم چائے منہ کو لگاتے سارا منہ جلا بیٹھا کچھ چائے کپ سے چھلک کر اس کا سینہ بھی جلا گئی

"توبہ ہے۔۔۔۔ماہ نے پتا نہیں کیا کھا کر تمہیں پیدا کیا تھا لڑکے بے صبرے ہو ایک نمبر کے کبھی تو عام انسانوں والے کام بھی کیا کرو چلو اب شرٹ اتارو اپنی میں دوسری منگواتی ہوں۔۔"کپ اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے وہ سارا دل کا غم نکال چکی تھی

جس پر زیان نے ہنسنا اپنا فرض سمجھا تھا

"یہ لو پہن لو۔۔۔۔"جیسے ملازمہ اس کے کمرے سے شرٹ لے کر آئی ماہ جبین نے بیڈ پر بیٹھتے زیان کو پکڑا دی

خراب شرٹ اتار کر اس نے سائیڈ پر رکھی پھر نئی کھول کر اسے دیکھنے لگا

چپ چاپ پہن لو نخرے مت کرو۔۔۔

کول ڈاؤن یار میں تو بس دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"ہاں جیسے کے تمہیں جانتی ہی نہیں نا میں۔۔۔اور یہ چین کس نے دی ہے تمہیں؟"اس کے گلے میں موجود چین انہوں نے اپنے ہاتھوں میں لی

خود لی تھی اچھی لگی مجھے۔۔۔کیوں؟

اتار کر دکھاؤ مجھے

میں نہیں دے رہا کسی کا کیا بھروسہ۔۔

"زیان!۔۔۔"ماہ جبین نے آنکھیں دکھائی تو اس نے خاموشی سے چین اتار کر ان کے ہاتھ میں رکھ دی اور خود شرٹ پہننے لگا

کہاں سے خریدی تھی؟

یہ جب آپ نے گفٹ لانے کو بولا تھا اسی دن سیم شاپ سے خریدی تھی

یہ لو پہن لو آنکھ کا کونہ صاف کرتے انہوں نو چین زیان کو واپس کر دی

آپ رو رہی ہیں؟

نہیں تو۔۔۔۔

کیا بات ہے؟

کچھ نہیں بس چین دیکھ کر مجھے علیزے یاد آگئی اس لیے آنکھوں میں پانی آگیا

میں سمجھا نہیں؟

علیزے کے گلے میں بھی چین تھی بلکل ایسی ہی تھی اس کے پیچھے a اور z لکھا ہوا تھا جیسا اس پر لکھا ہے تم فکر مت کرو ضروری تو نہیں یہ وہی ہے ہو سکتا ہے کسی اور نے بھی بنوائی ہو

"ہمم۔۔۔۔"کسی سوچ میں ڈوبے زیان نے بس اتنا ہی کہا اور اٹھ کر باہر چلا گیا

****

اسے نہیں پتا تھا کیوں کر رہا ہے ایسا مگر انجانے میں ڈرائیو کرتا ہوا ٹھیک اس شاپ کے باہر کھڑا تھا جہاں سے اس نے چین خریدی تھی

کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ سیٹ بیلٹ ہٹاتا گاڑی سے باہر نکل کر اندر چلا گیا

"جی سر کیا مدد کر سکتے ہیں آپ کی ؟"

وہاں موجود لڑکا اسے پہلے ہی پہچان گیا تھا اس لیے جلدی سے پوچھنے لگا

یہ چین آپ کی شاپ سے لی تھی میں نے مجھے جاننا ہے آپ لوگوں نے خود بنوائی تھی یہ یا کوئی اور بیچ کر گیا تھا

جی سر ایک لڑکی بیچ کر گئی تھی۔۔

"مجھے جاننا ہے لڑکی کون تھی اس کے بدلے جتنی چاہے رقم لے لینا۔۔۔" ہر چیز سے بے نیاز ہوتے اس نے لڑکے کو پیشکش کی

سر ہمیں نہیں پتا وہ لڑکی کون تھی وہ تو آئی بھی پہلی دفعہ تھی ہماری دکان پر شائد اسے پیسوں کی ضرورت تھی

"یہ رکھو میرا کارڈ ہے اگلی بار لڑکی یہاں آئے تو مجھے کال کر دینا یہ لو ایڈوانس۔۔۔۔" نوٹوں کی ایک گڈی اس نے لڑکے کے ہاتھ پر رکھی تو خوشی سے کھل اٹھا

واہ سر آپ تو بہت بڑے دل کے ہیں فکر مت کریں سر آپ کا کام ہو جائے گا

ٹھیک ہے میں چلتا ہوں پھر۔۔۔

سر کچھ ٹھنڈا تو پیتے جائیں۔۔۔۔

"ضرورت نہیں میری بات یاد رکھنا اوکے"

انگلی اٹھا کر اپنی بات پر زور دیتا جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا

* * * * * * * * * * * * * *

"یا اللہ۔۔۔ افف کیا کیا آپ نے؟

ساری فائلز گرا دیں پتا ہے کتنی امپورٹنٹ ہیں کرن کو دینی تھی سر رمیز نے بولا تھا۔۔۔۔" نظریں جھکائے جلدی جلدی زمین سے فائلز اٹھانے لگی اس بات سے بے خبر کے کوئی دنیا جہاں کا ہوش بھلائے بس اسے دیکھنے میں مصروف ہے

(کیسا زمانہ آگیا ہے پتا نہیں۔۔۔ گھور رہا کھڑا ہو کے یہ نہیں مدد ہی کر دے۔۔۔)

"کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ؟"

خود پر نظریں محسوس کرتے وہ اکتا کر بولی تھی

اس کے لیے آپ کو میرے ڈاکٹر سے ملنا پڑے گا وہ آپ کو ڈیٹیل میں سب بتا سکتے ہیں۔۔۔

آپ پاگل تو نہیں ہیں۔۔۔؟

کیا تم جانتی ہو کس سے مخاطب ہو اس وقت؟

کیوں آپ شہزادہ سلیم ہیں کیا؟

شٹ اپ۔۔۔۔

"یو شٹ اپ مسٹر۔۔۔ چلو جلدی سے یہ فائلز اٹھانے میں میری مدد کرو سب تم نے ہی خراب کیا ہے۔۔" اس کے چہرے کے بدلے تاثرات دیکھے بغیر وہ اپنی ہی دھن میں بولنے میں مگن تھی جبکے پاس کھڑا شخص زمین پر پڑی فائلز پھیلانگ کر آگے نکل گیا

"بد تمیز نا ہو تو۔۔۔۔" خود سے بڑابڑا کر ناک سکوڑتی وہ فائلز اٹھا کر آگے چلی گئی

* * * * * * * * * * * *

"یہ جو آفس میں نئے نئے نمونے پھر رہے ہیں یہ ضرور تمہاری نوازشیں ہوں گی بند ابشر پر۔۔۔"

علی کام سے زیان کے پاس آیا تھا جب وہ اس پر طنز کرنے لگا

نمونے نا کر یار۔۔۔ ضرور تو نے کچھ کہا ہو گا وہ بہت اچھی لڑکی ہے جتنے دن سے آئی ہے ایک بار بھی غلطی نہیں کی

میں نے خود چیک کیا ہے

"کچھ زیادہ نہیں جان گیا تو اسے ؟۔۔۔"زیان نے بھنویں اچکائیں

توبہ۔۔ کیسی باتیں کر رہا ہے بہت معصوم ہے بلکل میری بہن جیسی

میری باتوں میں نہیں بھی آتی حالانکہ میں نے اسے کافی پٹیاں پڑھائی تھی تجھے امپریس کرنے کے لیے۔۔۔ مگر

سوال پیدا نہیں جو اس نے کسی ایک پر عمل کر کے مجھے خوش ہونے کا موقع دیا ہو

"کیا پٹی پڑھائی تھی تم نے اسے ؟"اس وقت زیان کو خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی تو اس نے سوال کر ڈالا

میں نے کیا کہنا تھا بس تجھے زینو بلانے کا کہا تھا لیکن۔۔۔

کیا؟

ہاہاہاہا۔۔۔ سوری یار مجھے لگا باقیوں کی طرح ہو گی مگر سچ میں سیدھی ہے بس کام سے کام رکھتی ہے

کچھ زیادہ ہی سیدھی ہے اس کے سیدھے پن کے جوہر تو میں پہلے ہی دیکھ چکا ہوں۔۔۔ تم مجھ پر مہربانی کر کے سدھر

جاؤ

اب تم جو آدم بیزار ہو اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے ہم بھی ویسے ہو جائیں۔۔۔

چل دیکھتے ہیں تیری بات میں کتنا دم ہے اگلے ایک ہفتے میں تجھے رانگ پرو کر دوں گا کہ وہ اپنا کام ٹھیک سے کرتی

ہے

تیرا کیا بھروسہ جان کر غلط کہہ دے پھر یا کروادے کسی سے

ہاہاہا۔۔۔ میرا وعدہ ہے ایک دم فیئر گیم ہے میں کچھ نہیں کروں گا سوائے ٹیسٹ لینے کے بس۔۔۔

تو ڈن سمجھوں اب۔۔۔

اوکے ڈن۔۔۔ دیکھ لینا وہ باقیوں جیسی نہیں ہے زیان شاہ پہلی بار ہارنے والا ہے۔

ناممکن۔۔

"ناممکن کو ممکن ہوتے دیر کب لگتی ہے۔۔۔" زیان کی بات کو ہوا میں اڑاتا اس سے میٹنگ کے سلسلے میں ڈسکسس کرنے لگا

حریم۔۔۔ زیان سر تمہیں بلا رہے ہیں" کرن نے زیان کا پیغام حریم تک پہنچایا تو وہ اچھا کہتی اوپر کے فلور پر چلی گئی

"افففف۔۔۔ میں تو سیڑھیاں چڑھ چڑھ کر مر جاؤں گی یہاں۔۔۔۔" اوپر کے فلور پر پہنچتے اس نے پسینہ صاف کیا لمبا سانس لیتے دروازہ نوک کیا

کمینگ کی آواز آتے وہ تھوک نگلتی اندر چلی گئی

"السلام علیکم سر۔۔۔" سلام کرتے اس کی نظر سامنے بیٹھے شخص پر پڑی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی حریم کا دل چاہا کہیں جا کر چھپ جائے مگر ایسا سوچ ہی سکتی تھی

"وعلیکم اسلام۔۔۔ مس؟۔" بھنویں اچکاتے اس نے جان کر حریم کو نظر انداز کیا تھا

"ح۔۔ حریم۔۔۔" زیان کی شکل دیکھتے اسے وہ منظر یاد آیا جب وہ اس سے ٹکرانے پر ڈھیر ساری باتیں سنا گئی تھی

"گھبرانے کی ضرورت نہیں مس حریم۔۔۔ ویسے آپ کے سر میز نے ڈانٹا تو نہیں آپ کو فائلز کے گر جانے پر ، آپ کہیں تو میں معافی مانگ لوں گا ان سے۔۔۔" اس کی آنکھوں میں چھلکتی شرمنگی پہلے ہی دیکھ چکا تھا لیکن شائد دل نہیں بھرا تھا اس لیے جان کر اسے سنا رہا ہے جبکہ حریم شرمندگی سے جھکا سر مزید جھکا گئی

"سو۔۔سوری سرم۔۔۔مجھے پتا نہیں تھا۔۔۔"زیان کا طنز سن کر اسے رونا آنے لگا آخر کیا ضرورت تھی اتنا بولنے کی وہ بھی جانے بغیر سامنے کھڑا شخص ہے کون۔۔

ہمم۔۔۔تو مس پٹر پٹر ارف مس حریم میں نے آپ کو یہاں ایک خاص کام کے لیے بلایا ہے

آج سے ایک ہفتے کے لیے آپ کو میرے کام مینیج کرنے ہیں یعنی بطور میری پرسنل سیکرٹری کے کام کرنا ہو گا

دراصل یہ سب کام کاشف ہینڈل کیا کرتے تھے اب وہ ایک ہفتے لیو پر ہیں باقی اسٹاف الریڈی مصروف ہے نئے پروجیکٹ کی تیاریوں میں۔۔۔اس وقت میں نیو اسٹاف ہائیر نہیں کر سکتا اس سب میں کافی وقت لگے گا اور مجھے ارجنٹ بیس پر سیکرٹری کی ضرورت ہے چونکے باقی سب مصروف ہیں سو آپ ہی بچتی ہیں باقی۔۔۔۔

"مگر سر میں۔۔میرا مطلب میں کیسے۔۔مجھے تو کچھ آتا بھی نہیں"

"ڈونٹ وری۔۔۔کام کی ڈیٹیل آپ کو سمجھا دی جائے گی جسٹ ٹائم ٹیبل مینیج کرنا ہو گا جتنی آپ کی تعریف سنی ہے اس حساب سے تو آپ کو فوراہاں کر دینی چاہیے تھی خیر اب آپ مجھے بتا دیں اپنا فیصلہ۔۔۔"

زیان نے گہری نگاہوں سے اسے دیکھتے اپنی بات مکمل کی

مس حریم میں انتظار میں ہوں؟

جی سر وہ۔۔۔مگر میرا کام۔۔۔

اس کی فکر مت کریں وہ میں کسی اور کے ذمہ لگا دوں گا

جی ٹھیک ہے آپ بتا دیں کیا کرنا ہے؟

گڈ سب سے پہلے آپ کو یہاں شفٹ ہونا ہے اوپر کے فلور پر جائیں اپنا ضروری سامان لے آئیں اس کے بعد فولڈر اور پین لے کر میرے پاس آئیے گا

"اوکے سر۔۔۔۔۔" اور کچھ نہیں تو یہ بہتر تھا کہ اسے اوپر کے فلور پر شفٹ کر دیا گیا تھا اسی بات پر ہی خوش ہو گئی تھی وہ یہ جانے بغیر کہ وہ جوزیان کے سامنے بول نہیں پاتی ہر وقت اس کے ساتھ کیسے رہے گی

****

"ہائے ظالموں سارا کام میرے پے ڈال دیا خود کھا کھا کر سانڈ بن رہے ہو کسی کو معاف نہیں کروں گا شرم کرو تھوڑی سی کوئی تو ہاتھ بٹا دو۔۔۔۔"

فرش پر پوچا لگاتے ایسے لگ رہا تھا مانو خون کا ایک ایک قطرہ نچڑ گیا ہو مگر کسی کو اس پر ترس نہیں آ رہا تھا

" قاسم بابا کچھ کرو نا پلیز۔۔۔"

آس بھری نظروں سے سامنے بیٹھے قاسم کو دیکھا جو اخبار پڑھ رہا تھا

"میں کیا کر سکتا ہوں ؟" وہ حیرانی سے اخبار ایک طرف رکھتے سیدھے ہو بیٹھے

"بنو مت زیادہ سب جانتا ہوں سارا کام مجھ پر چھوڑ کر خود تم لوگ مزے کر رہے ہو۔۔۔۔"

اس کی شکل دیکھ کر تو قاسم کو ایسا لگ رہا تھا مانو رو ہی دے گا

"زیان بیٹے نے حکم دیا تھا شائد تمہیں یاد نہیں۔۔۔۔۔" اب کی بار انہوں نے اسے یاد دلایا

" غلطی تو آپ کی تھی آپ نے اس انگریزی بلی کو اندر جانے دیا سزا مجھ اکیلے کو کیوں پھر"

ہاتھ میں پکڑا موب پھینکتا وہ بھی کھڑا ہو گیا

"عمر۔۔۔ کیا ہو رہا ہے یہ ؟"

زیان نے اندر آتے کوٹ اتار کر صوفے پر پھینکا اور گلے میں ڈالی ٹائی ڈھیلی کر دی اب وہ باقاعدہ عمر کو دیکھتے ہوئے آستین اوپر کی طرف فولڈ کر رہا تھا

"کچھ نہیں بھائی کام کر رہا ہوں۔۔۔" اسے دیکھ کر وہ دوبارہ سے کام کرنے لگا کچھ دیر پہلے والی باتیں تو جیسے دماغ سے ہی نکل گئی تھی

اچھا چلو چھوڑو یہ سب تم بھی کیا یاد کرو گے

قاسم بابا آپ باقی نوکروں کو واپس کام پر بلا لیں

عمر کے لیے تو جیسے اس کا حکم خوشی کی نوید تھا فوراسب چھوڑ کر فریش ہونے بھاگ گیا لیکن اپنے پیچھے اسے زیان کے ساتھ ساتھ قاسم بابا کا بھی قہقہ سنائی دیا

****

"عمر میری شرٹ کہا ہے؟"

صبح سے اس کی تیسری آواز تھی جب زیان نے اسے بلایا

ورنہ روز تو ایسی کوئی بات نہیں ہوتی تھی زیان بڑے آرام سے خود تیار ہو جاتا تھا آج وہ بات بات پر غصہ ہو رہا تھا

عمر۔!۔۔۔۔

"جی بھائی۔۔۔۔" عمر اس کے کمرے میں گیا تو وہاں جیسے کوئی طوفان آیا تھا ایک پل کو حیران ہوتے وہ آگے بڑھا پھر مطلوبہ شرٹ نکال کر اس نے زیان کو دی جو سامنے ہی ہینگ کی گئی تھی

ہمم۔۔۔۔ یہ سب سمیٹ دو شرٹ اس کے ہاتھ سے لیتا اسے نیا حکم جاری کرتا واش روم میں چلا گیا

"پتا نہیں بھائی کو ہوا کیا ہے خیر ہو گی کوئی پریشانی چل عمر لگ جا کام پے بیٹا۔۔۔۔۔" خود سے سوچتے اس نے لمبا سانس کھینچا اور جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگا

دس منٹ کے وقفے کے بعد زیان واشروم سے باہر نکلا بغیر شرٹ تولیہ گلے میں لٹکائے آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا

ماتھے پر بکھرے بال اب بھی ہلکے گیلے تھے انہیں تولیے سے رگڑنے کے بعد اس نے بیڈ پر رکھی اپنی شرٹ اٹھائی تو گلے میں ڈالی چین سے رنگ جھولتی ہوئی نیچے لٹکنے لگی۔۔۔

ایک نظر رنگ کو دیکھ جلدی سے شرٹ پہن کر ٹائی سلیکٹ کرتے وہ پھر سے آئینے کے سامنے کھڑا ہو چکا تھا ٹائی باندھ کر اس نے جوتے پہنے پھر رومال اور والٹ اٹھا کر کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالا ٹھیک پانچ منٹ میں زیان مکمل تیار تھا ایک بھرپور نظر خود پر ڈالتا کمرے سے باہر نکل گیا

****

یہ کیا ہے رمیز میں آپ کو بتا چکا ہوں پھر وہی غلطی کام پر دھیان نہیں ہے آپ لوگوں کا تو گھر بیٹھ جائیں مذاق سمجھ رکھا ہے ہر چیز کو،

"مس کرن آپ نے جو پیپر ورک کیا ہے کیا سوچ کر کیا ہے کتنے امپورٹنٹ پوائنٹس مسنگ ہیں اب کیا میں آپ کے پاس آ کر بتاؤں گا کام کیسے کرنا ہے۔۔۔

لے جائیں یہاں سے سب اور آج بریک نہیں ہو گی جب تک سارا کام فائنل نہیں ہوتا، کہہ دیں جا کر سب کو ۔۔۔۔۔۔۔"

زیان کا موڈ خراب ہونے کی وجہ سے سب کی ہی کلاس لگ چکی تھی دو لوگوں کے علاوہ ایک علی اور ایک حریم ۔۔۔۔۔

بہت کوشش کرنے کے باوجود زیان کو اس کے کام میں کوئی غلطی نہیں ملی تھی ہر کام وقت پر اور بلکل ڈیمانڈ کے مطابق ہوتا تھا اس لیے زیان کا غصہ سب پر نکل رہا تھا

"مس حریم میرے آفس میں آئیں۔۔۔" ریسیور اٹھا کر اسے آرڈر دیتا موبائل میں مصروف ہو گیا

"جی سر۔۔۔۔" ٹھیک دو منٹ بعد ہی وہ اس کے سامنے کھڑی تھی

مس حریم آپ میرے ساتھ چلیں گی آج۔۔۔ایک میٹنگ میں جانا ہے آپ کو فائل دی تھی کاپی کے لیے وہ بھی ساتھ لے لیں

میں؟

آپ کو اور کوئی دکھائی دے رہا ہے کیا؟

نہیں سر مگر میں آپ کے ساتھ۔۔۔۔

میرے ساتھ کیا مسئلہ ہے اور میں آپ کو ڈیٹ پر نہیں لے جا رہا میٹنگ ہے میری

"جی سر۔۔۔۔"۔زیان کو غصہ ہوتے دیکھ اس نے جانا ہی بہتر سمجھا

"چلیں پھر۔۔۔۔۔"چابیاں اٹھاتا باہر گیا تو حریم نے جلدی سے فائل اٹھائی اور پیچھے چل دی

****

"کہاں جا رہی ہیں آپ؟"

لفٹ سے آگے جاتا دیکھ زیان نے حیرت سے اسے دیکھا

نیچے سر۔۔۔۔

وہ تو مجھے نظر آ رہا ہے مگر یقین جانیں میں انسانوں کو کھانے کا شوق تو ہر گز نہیں رکھتا پھر آپ تو صنف نازک ٹھہری۔۔۔

"مس حریم میں فارسی میں بات کر رہا ہوں جو آپ کو سنائی نہیں دے رہا۔۔۔"اپنی بات کا نظر انداز ہونا زیان کو خفا کر گیا تبھی اس نے سرد لہجے میں اسے مخاطب کیا

لفٹ کے ہوتے آپ سیڑھیاں کیوں لے رہی ہیں پہلے ہی دیر ہو رہی ہے آئیں جلدی کریں۔۔۔۔

"سر آپ چلیں میں ایسے ہی آ جاؤں گی۔۔۔"پریشانی سے ہاتھ مسلتی وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی

"مس حریم واپس آئیں۔۔۔" اسے اپنی کرتا دیکھ زیان کے غصے کا گراف مزید بڑھا

"ج۔۔۔جی۔۔۔" زیان کے جاتے اس نے آنکھیں بند کی اور ڈرتے ہوئے لفٹ میں داخل ہو چکی تھی

****

ابھی زیان لفٹ نچلے فلور کا بٹن دبا کر پیچھے ہوا تو حریم کی حالت دیکھ کر ششدر رہ گیا

مس حریم آپ ٹھیک ہیں؟" اس کے زور زور سے سانس لینے پر زیان نے اسے پوچھا تو حریم نے نفی میں سر ہلایا اور رونے لگی

"مس حریم کیا ہوا ہے؟" اب کی بار جواب دینے کی بجائے اس نے اور زیادہ رونا شروع کر دیا تو زیان سچ میں پریشان ہو گیا

" آر یو اوکے کیا ہوا ہے۔۔۔ ادھر دیکھیں پلیز۔۔ مس حریم۔۔۔"

حریم کے ماتھے پر آتا پسینہ اسے مزید پریشانی میں ڈال رہا تھا

"حریم۔۔۔۔۔۔" اسے لمبے سانس لیتے دیکھ زیان نے اسے کندھے سے تھامتے سہارا دینے کی کوشش کی

"سانس۔۔۔نہ۔۔ نہیں آ۔۔۔را۔۔رہی" آنکھوں سے بہتے پانی کے ساتھ وہ مشکل سے بول پا رہی تھی

اوہ گوڈ۔۔۔۔۔۔۔ بیوقوف لڑکی پہلے کیوں نہیں بتایا اگر تمہیں فوبیہ تھا تو مجھے لگا تم ایک میچور لڑکی ہو مگر حقیقت میں تم قدرے لاپروا لڑکی ہو

" آ۔۔۔ آپ کی۔۔۔و۔۔۔وجہ سے۔ ہوا۔۔۔ ہے سب۔۔ ہر۔۔۔بات۔۔۔پر۔۔ڈانٹ۔۔ دیتے۔۔ ہیں کسی ۔۔ک۔۔۔کی۔۔بات تو۔۔ اہمیت۔۔۔ہی ن۔۔۔ نہیں رکھتی۔۔ آپ۔۔ کیلئے ہٹیں۔۔ پیچھے۔۔"

کھڑے نا ہونے کے باوجود اس نے زیان کے ہاتھوں کو اپنے کندھے سے جھٹک دیا جو تلملا کر رہ گیا

"کھڑا ہوا نہیں جارہا لڑنے کا موقع پھر بھی ہاتھ سے جانے نہیں دینا پتا نہیں کس مٹی سے بنی ہوتی ہو تم لڑکیاں

اچھا جسٹ ریلکس۔۔۔کچھ نہیں ہوتا میں ہوں آپ کے ساتھ اوکے۔۔۔"زیان نے خود ہی اس کا ہاتھ کس کر پکڑ لیا

جیسے ہی لفٹ اوپن ہوئی زیان جھٹ سے باہر نکل گیا

"اب کیسا لگ رہا ہے آپ کو ؟۔۔۔"سوال کرتے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا جو وہ وہی لفٹ میں بے ہوش پڑی تھی

شٹ!۔۔۔۔گدھا۔۔بیوقوف۔۔۔کیا ضرورت تھی اسے چھوڑ کر پہلے لفٹ سے باہر نکلنے کی)

اسے لفٹ میں بے ہوش پڑا دیکھ زیان ہڑبڑا کر دوبارہ لفٹ میں داخل ہوتا خود کو کوسنے لگا اپنی زندگی میں شائد ہی اس نے اپنے لیے ایسے لفظ نکالے ہوں مگر آج پچھلے کچھ لمحوں میں ہی وہ خود کو ہزار بار گالیوں سے نواز چکا تھا آخر کیا ضرورت تھی اتنا سخت رویہ رکھنے کی

حریم کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ اسے لفٹ میں لے آیا تھا۔۔

"حریم۔۔۔کین یو ہیر می۔۔۔فور گاڈ سیک حریم پلیز آنسر می۔۔۔"

اس کا سر اپنے دائیں بازو پر رکھتے وہ اپنے بائیں ہاتھ سے اس کا گال نرمی سے تھپتھپانے لگا

"حریم۔۔۔آنکھیں کھولو پلیز۔۔۔آئی ایم ریلی سوری"

آخری بار کوشش کے باوجود وہ بے جان سی پڑی تھی اسے ہوش میں نا آتا دیکھ کچھ سوچ کر وہ نمبر ڈائل کرتا موبائل کندھے اور سر کے درمیان رکھ چکا تھا

اگلے پانچ منٹ کے اندر تھرڈ فلور پر جو روم ہے وہ کھلا ہوا ہونا چاہیے اور ہاں کسی کو بھی اس بات کی خبر نا ہو صرف مس کرن اور علی کو پیغام پہنچادو میں تھرڈ فلور پر ان کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔ایک بھی سیکنڈ کی دیر کیے بغیر کال کاٹ کر حریم کو اپنے بازوں میں اٹھا چکا تھا۔۔۔

****

دروازہ کھلوا کر زیان نے اسے کمرے میں موجود بیڈ پر سلا دیا

"سر پانچ منٹ میں پہنچ رہے ہیں وہ۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ان سے پوچھو کچھ اور چاہیے تو میں باہر ہی ہوں"

اس وقت حریم کے ساتھ رکنا اسے صحیح نہیں لگا اس لیے کمرے سے باہر آگیا یہ کمرہ بھی اس نے خود کے لیے بنوایا تھا اس لیے کسی کو اس طرف آنے کی اجازت نا تھی مگر حریم کی حالت دیکھتے ہوئے اس نے خود ہی کمرہ کھلوا دیا اس وقت کرن بھی اس کے ساتھ اندر رہی تھی خود وہ ٹہلتے ہوئے ڈاکٹر کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔۔

****

"کیا ہوا ہے؟۔۔۔۔۔۔۔"زیان باہر ٹہل رہا تھا جب علی اس کے پاس آیا۔۔۔۔

حریم کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔

"اس طرح اچانک صبح تو وہ بلکل ٹھیک تھی۔۔۔۔۔۔"علی نے حیرانی سے اسے دیکھا

"تجھے کیا لگتا ہے میں نے کچھ کر دیا ہے اسے۔۔۔۔تم لوگوں کو میں موت کا فرشتہ لگتا ہوں؟"

توبہ۔۔۔یار جذباتی کیوں ہو رہے ہو۔۔۔۔۔۔میں نے کب کہا تم ایسے ہو میں تو بس پوچھ رہا تھا کہ تم کیوں پریشان ہو اتنا؟۔۔۔

پتا نہیں یار مجھے میٹنگ کے لیے جانا تھا حریم کو بھی ساتھ چلنے کا کہا لیکن وہ سیڑھیوں سے جا رہی تھی میں نے اسے کہا لفٹ ہے تو۔۔۔

تو بھی نا کمال کرتا ہے ایک بار پوچھ لیتا۔۔ اسے فوبیا ہے دم گھٹتا ہے اس کا۔۔

"مجھے کیا پتا تھا ویسے بھی محترمہ مجھے پہلے بتا دیتی تو یہ سب تو نا ہوتا"

تو نے بات کرنے کا انداز دیکھا ہے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے اگلے انسان کو۔۔۔۔ صبح سے سب کی کلاس لگا چکا ہے اب اس طرح ظاہر ہے کوئی بھی کچھ کہنے سے ڈرے گا ہی۔۔۔

"میں بغیر وجہ کے غصہ نہیں ہوتا علی۔۔۔۔ اور رہی بات آج کی جب وہ تجھے بتا سکتی ہے محترمہ تو مجھے بھی تو بتا سکتی تھی" زیان کو پتا نہیں کیوں اسی بات پر غصہ آ رہا تھا علی کو بتا دیا اور اسے نہیں۔۔۔

"مجھے جلنے کی بو آ رہی ہے۔۔۔" علی نے ناک کو ایک ہاتھ سے بند کرتے دوسرے ہاتھ سے سمیل ہٹانے کی ایکٹنگ کی

"تیری ناک خراب ہے۔۔۔۔" زیان نے اسے مسکرا کر تھپڑ لگایا تو وہ بھی ہنس دیا

یار میٹنگ پر تم چلے جاؤ امپورٹنٹ ہے یہ۔۔۔۔

"او کے فکر مت کر میں جاتا ہوں"

زیان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے علی سیٹی بجاتا ہوا واپس چلا گیا

****

ڈاکٹر نے اسے چیک کر کے دوائی دی تھی ساتھ انجکشن بھی دیا تھا تا کہ وہ تھوڑا ریسٹ کر لے۔۔۔۔

کرن کو اس کے پاس بیٹھا کر زیان بھی اپنے آفس کی طرف آ گیا

باقی سب کو اس نے لنچ بریک دی دے تھی سبھی کھانے پینے میں مصروف تھے

پچھلے آدھے گھنٹے سے لیپ ٹاپ پر کام کرتے اسے جس قدر پریشانی کا سامنا کرنا پڑا یہ صرف وہی جانتا تھا جیسے ہی کام کرنے لگتا بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے حریم کا چہرہ آ جاتا۔۔ اور وہ نا جانے کیا سوچنے لگتا

"حد ہے ایک کام ڈھنگ کا نہیں ہو رہا مجھ سے اس لڑکی کی وجہ سے، اور خود وہ مزے سے آرام کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔" ہاتھ میں پکڑی فائل دوبارہ میز پر پٹختے وہ اپنا سر ہاتھوں میں گرا چکا تھا

کچھ دیر اور انتظار کر کے بھی اسے چین نا آیا تو آخر کار خود اٹھ کر اس سمت چل دیا۔۔

****

"اب کیسی طبیعت ہے ان کی؟"

زیان ہلکا سا دروازے کو نوک کر کے کمرے میں داخل ہوا

"سر ہوش نہیں آ رہا اسے شائد سٹرونگ ڈوس تھا میڈیسن کا، اور مجھے گھر بھی جانا ہے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔"

کرن نے گھڑی دیکھتے اسے اپنی پریشانی بتائی

اوکے ایک کام کرتے ہیں پھر میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں راستے میں ہم حریم کو بھی ڈراپ کر دیں گے۔۔۔۔۔

سوری سر مگر میں آپ کے ساتھ نہیں جا سکتی وہ دراصل میرے ابو تھوڑے سخت مزاج ہیں اور میں بھی نہیں چاہتی لوگ باتیں بنائیں آئی ہوپ آپ کو برا نہیں لگا۔۔۔

"کوئی بات نہیں مس کرن۔۔۔ میں سمجھ سکتا ہوں آپ چلی جائیں انہیں میں خود ہی دیکھ لوں گا۔۔" تھوڑی فکر اسے بھی ہوئی مگر اب اور چارہ بھی تو نا تھا آفس ٹائم کب کا ختم ہو چکا تھا کرن کو بھی اس نے کچھ دیر رکنے کا کہا تھا باقی سب لوگ پہلے ہی گھر جا چکے تھے اب کچھ میل اسٹاف بچا تھا جس پر زیان بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

کرن کے جاتے کچھ سوچ کر اس نے علی کو کال کی

کہاں ہو تم؟

آپ کے کام سے ہی باہر ہوں جناب۔۔۔۔

جلدی نہیں آسکتے۔۔۔۔ یہ بلا جو میرے سر ہو گئی ہے اس کا کیا کرنا ہے اور کرن بھی جا چکی ہے

"اوہ۔۔۔۔۔ لیکن اب تم ہی کو کچھ کرنا ہو گا میں تو نہیں آسکتا تقریباً دو گھنٹے مزید لگ جائیں گے کچھ ڈیٹیل ڈسکسس کرنی ہے میں چاہ رہا ہوں سب اچھے سے فائنل ہو جائے تاکہ ہم بعد میں آرام سے کام شروع کر سکیں،

ایک کام کرو اسے خود ہی گھر چھوڑ دو ویسے بھی تمہاری وجہ سے وہ اس حال میں پہنچی ہے"

"جی۔۔۔۔جی میں آپ کے آرڈر کا ہی تو انتظار کر رہا تھا کب آپ مجھے کام کہیں اور میں اس پر عمل کروں

۔۔۔۔"وہ جو پہلے ہی تپا بیٹھا تھا الٹا اسی پر چڑھ دوڑا

"چلو اب سن لیا نا تو حکم کی تکمیل ہو اور سنو۔۔۔ بیسٹ اوف لک۔۔۔۔"قہقہ لگاتے وہ زیان کو مزید جلا گیا

"ایڈیٹ۔۔۔۔"کال کے ڈسکنیکٹ ہوتے ہی اس نے کوفت سے سامنے سوئی ہوئی بلا کو دیکھا پہلے ہی اس کی وجہ سے اس کا ایک دن برباد ہو چکا تھا کچھ دیر پہلے تو وہ ٹھیک سے کام بھی نہیں کر پا رہا تھا نا جانے آگے اور کیا ہونا باقی تھا

۔۔۔۔۔۔

"مس حریم۔۔۔۔۔۔ حریم۔۔۔۔"اس نے آخری کوشش کی شائد کام آسان ہو جائے مگر ناکامی کی صورت خود ہی نیچے جھک کر اسے باہوں میں اٹھا لیا

پہلی بار اس طرح اس نے کسی لڑکی کو اٹھایا تھا اس سے پہلے نمرہ نے زیان کے قریب آنے کی جتنی بار بھی کوشش کی ہر بار ناکام ہی ٹھہری تھی

اپنی سوچوں کو جھٹکتے حریم کو اٹھائے بلڈنگ سے باہر آگیا اب تو اس کا سانس بھی پھولنے لگا تھا تھرڈ فلور سے گراؤنڈ فلور تک کا سفر اس نے سیڑھیوں کے زریعے طے کیا تھا اس بار لفٹ سے آکر وہ اپنی مشکل کسی صورت بڑھانا نہیں چاہتا تھا

زیان جیسے باہر آیا چوکیدار نے بھاگ کر اس کی گاڑی کا دروازہ کھولا تو زیان نے اسے آرام سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھا دیا

کچھ سوچ کر علی کو میسج کیا اور گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔

ٹھیک پانچ منٹ کے انتظار کے بعد اس کے موبائل کی چمکتی سکرین پر نوٹیفکیشن آیا جسے اوپن کرتے سامنے ہی مطلوبہ ایڈریس لکھا تھا ساتھ کچھ ہدایات بھی تھیں جنہیں وہ نظر انداز کر گیا

ایک نگاہ پاس بیٹھے بے ہوش وجود پر ڈال کر گاڑی کی چابی گھمائی۔۔۔۔ جیسے ہی انجن سٹارٹ ہوا وہ فر سے گاڑی بھگا لے گیا۔۔۔۔

****

"ایک تو یہ لڑکی موبائل بھی لے کر نہیں جاتی کیسے ڈھونڈوں اسے اب تو اندھیرا بھی پھیل رہا ہے" فاطمہ کا پریشانی سے برا حال تھا حریم کے گھر نا پہنچنے پر وہ بار بار دروازے پر کھڑی ہو کر راستہ تک رہی تھی

ایک دو بار تو وہ گلی کے اینڈ تک دیکھ کر آئی تھی شائد حریم آتی دیکھائی دے جائے۔۔۔۔

ہلکا سا دروازہ بجانے کی آواز پر اس نے دوڑ کر دروازہ کھولا جہاں کوئی لڑکا کھڑا تھا آج سے پہلے فاطمہ نے اسے یہاں نا دیکھا تو پوچھ لیا

آپ کون ؟

جی مس حریم یہی رہتی ہیں ؟

"ہاں۔۔۔۔ میری بیٹی ہے لیکن آپ کون ہیں ؟" سامنے کھڑی عورت کو اس طرح سوال کرتا دیکھ ایک لمحے کے لیے وہ نظریں چرا گیا

"میں اس کمپنی کا مالک ہوں جہاں وہ نوکری کرتی ہیں ایکچلی آج اچانک سے ان کی طبیعت خراب ہو گئی تھی تو اس لیے میں چھوڑنے آگیا۔۔۔"

زیان کو اس طرح گلی میں کھڑے ہو کر سامنے کھڑی عورت سے بات کرنا عجیب لگ رہا تھا اوپر سے ہر آتا جاتا اسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا

"کہاں ہے میری بچی۔۔۔۔

آپ کے ساتھ کیوں نہیں ہے؟۔۔۔ حریم ٹھیک تو ہے نا کہیں طبیعت زیادہ خراب تو نہیں ہو گئی۔۔۔" حریم کے لیے اتنی بے چینی دیکھ کر ایک پل کو زیان کو اس پر رشک آیا تھا اس کی ماں اس سے کتنا پیار کرتی تھی

"آپ بول کیوں نہیں رہے حریم کہاں ہے؟" فاطمہ نے پھر سے پوچھ کر اسے ہوش دلایا

جی۔۔۔جی وہ میری گاڑی میں ہیں گلی تنگ ہے تو اس لیے۔۔۔۔

"اچھا چلیں میں چلتی ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔"۔ سر پر دوپٹہ ٹھیک کرتے فاطمہ آگے اور زیان اس کے پیچھے تھا

"یہ اس طرح؟۔۔۔۔" حریم کو ہوش وحواس سے بیگانہ دیکھ کر فاطمہ نے مشکوک نظروں سے زیان کو دیکھا

"ڈاکٹر نے دوائی دی تھی شائد نیند کی تھی اس لیے سو رہی ہیں صبح تک بلکل ٹھیک ہو جائیں گی آپ فکر مت کریں ۔۔۔۔"

اس نے جلدی سے وضاحت کی

"اچھا۔۔۔۔۔ ایک کام کرو اسے اٹھا کر گھر لے چلو۔۔" ظاہر سی بات تھی وہ اکیلی عورت اسے گھر تک لے کر کیسے جاتی

"میں؟۔۔۔" زیان کو لگا شائد وہ کچھ غلط سن رہا ہے

میں؟۔۔۔" زیان کو لگا شائد وہ کچھ غلط سن رہا ہے

"ہاں تو میں بوڑھی سی جان اسے کیسے لے کر جاؤں گی تم مدد کر دو میری۔۔۔۔"

زیان نے سوچا ٹھیک ہی کہہ رہی ہے وہ

"آپ چلیں میں لے کر آتا ہوں۔۔۔۔"

اسے باہوں میں لیتے اس نے فاطمہ کو مخاطب کیا تو وہ سر ہلا گئی

****

"یہاں لٹا دو اسے۔۔۔۔"

کمرے میں پڑی چارپائی جھاڑتے انہوں نے زیان کو اندر بلا لیا

"میں ابھی آئی جانا مت۔۔۔۔"

زیان کو کہہ کر خود وہ کمرے سے باہر چلی گئی تو زیان نے جلدی سے اسے اپنی باہوں کی قید سے آزاد کیا

"کیا مصیبت ہے یار؟۔۔۔۔"حریم کے گلے میں پہنی ہوئی چین اس وقت زیان کے گلے سے جھولتی چین سے الجھ گئی تو اسے اسی طرح جھکے رہنا پڑا

عجیب الجھن تھی وہ جتنا اس بلا سے دور جانا چاہ رہا تھا قسمت اتنا ہی انہیں قریب کر رہی تھی

خود کو اس قید سے آزاد کرانے کی کوشش میں اس کی نظر حریم کے چہرے پر رکی تو پلٹنا بھول گئی کمرے میں جلتی مدھم سی روشنی میں حریم کے چہرے کے نقوش اسے کسی سحر میں جکڑ رہے تھے،سوتے ہوئے بھی اس کے چہرے پر بلا کی معصومیت تھی گلاب کی سی پنکھڑی سے نرم گلابی ہونٹ، بند آنکھوں پر گھنیری پلکیں سایہ فگن تھی چمکتی سفید رنگت اس پر اضافہ کے ناک میں چمکتا چھوٹا سا نگ زیان کے دل پر جیسے قیامت برپا کر رہا تھا

کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں آتے اس نے ہاتھ بڑھا کر حریم کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا جس اس کے نقوش مزید واضح ہو گئے تھے ایک ہاتھ بڑھا کر اس کی پلکوں کو چھوتا ہو اوہ جیسے بے خود ہوا تھا

پلکوں سے نظریں ہٹیں تو اس کے لبوں پر جار کیں پلکوں سے ہاتھ ہٹا تا وہ اس سے پہلے وہ کوئی گناہ کر بیٹھتا کیچن سے کچھ گرنے کی آواز پر ہوش کی دنیا میں واپس آیا پھر جلدی سے استغفار پڑھتا اس سے بجلی کی سی رفتار سے دور ہوا

"اوہ گوڈ۔۔۔۔۔یہ لڑکی میرے لیے بلکل ٹھیک نہیں۔۔۔۔میں نے شرط لگا کر ہی بڑی غلطی کر لی ہے، ہر صورت اس سے دور رہنا پڑے گا ورنہ یہ تو مجھے کہیں کا نہیں چھوڑے گی۔۔۔۔۔۔ڈیم یہ میں کیا کرنے جا رہا تھا"

اس وقت دونوں چیزز اس کے ہاتھ میں تھی کافی کوشش کے بعد بھی اس سے چین نا نکلی تو وہ دونوں چیزز کوٹ کی جیب میں رکھ چکا تھا چین تو اسے صبح بھی واپس کی جا سکتی تھی

"بیٹا۔۔۔بیٹھو چائے پی لو۔۔۔"ہاتھ میں پکڑی ٹرے چھوٹے سے میز پر رکھتے فاطمہ نے پلاسٹک کی کرسی رکھ کر زیان کو بیٹھنے کا کہا

"آنٹی مجھے دیر ہو رہی ہے آپ کا بہت شکریہ میں چلتا ہوں۔۔۔"پتا نہیں کیوں بار بار اس کا دل اس بلا کے پاس جانے کو مچل رہا تھا اس لیے زیان نے وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا

"ایسے کیسے حریم اٹھے گی تو ناراض ہو گی اس کے سر کو میں نے چائے پانی کے بغیر جانے ہی کیوں دیا۔۔۔"فاطمہ کے ہنس کر کہنے پر زیان نے ایک نگاہ اس بلا پر ڈالی اور مسکرا بھی نا سکا

"یقیناً یہ جاگ رہی ہوتی تو شائد گھر بھی نا گھسنے دیتی کجا کے پانی اور چائے تو دور کی باتیں تھیں پھر آخر اس کی حالت کی وجہ بھی تو میں ہی ہوں۔۔۔۔۔۔"

ناچاہتے ہوئے بھی چائے کا کپ ہاتھ میں اٹھائے وہ دل میں خود سے مخاطب ہوا۔۔

"بہت شکریہ میں چلتا ہوں گھر پر سب انتظار کر رہے ہوں گے حریم کی امانت ہے میرے پاس صبح آفس آئے تو کہیئے گا مجھ سے لے لے گی ویسے طبیعت ٹھیک نا ہو تو کچھ دن چھٹی بھی کر سکتی ہیں۔۔۔۔۔" وہ خود بھی یہی چاہتا تھا اچھا ہوا اگر وہ کچھ دن آفس نا ہی آئے۔۔۔

"ارے نہیں بیٹا۔۔۔ صبح آئے گی ضرور اسے اچھے سے جانتی ہوں میں۔۔۔" فاطمہ کی اگلی بات نے اس کی امیدوں پر کوسوں پانی پھیر دیا تو خفیف سا مسکرا کر کمرے سے باہر نکل گیا اس سے زیادہ برداشت اس کے بس میں نہیں تھی

اجازت دیں پھر۔۔۔

"صدا خوش رہو۔۔۔" دل سے دعا دیتے فاطمہ نے شفقت بھرا ہاتھ زیان کے سر پر رکھا لیکن اس کے ذرا سے عمل سے وہ زیان کو بھی پر سکون کر گئی تھی

اپنی ماں کا پیار تو اسے کبھی ملا نہیں اس ایک لمحے نے اسے جتنا سکون دیا تھا وہ بتا نہیں سکتا تھا

مگر اپنی کمزوری کسی کے سامنے بھی نہیں آنے دے سکتا تھا آخر کو زیان شاہ جو ٹھہرا۔۔۔ اس لیے فوراً وہاں سے نکل گیا

****

"دیکھا میں نے کہا تھا اگر اسے سچ پتا چل گیا تو وہ مارا مارا پھرے گا، خود دیکھ لیں ٹانکے کھلنے کی دیر تھی پھر سے کام پر بھی جانے لگا ہے ایک ہفتے سے اوپر ہو گیا میں نے اپنے بچے کی شکل بھی نہیں دیکھی پہلے ایک دو دنوں بعد امی کے پاس ہی سہی آ تو جاتا تھا."

ماہ نور نے ولید کے ہاتھ کو اپنے کندھے سے ہٹا کر اسے خود سے پرے کیا

"یار ضروری کام ہو گا اسے بچہ نہیں ہے ایک کمپنی کا مالک ہے ہزار کام ہوتے ہیں انسان کو۔۔ہاں مانتا ہوں ہر وقت کام بھی نہیں کرتا ہو گا ہو سکتا ہے دوستوں کے ساتھ ہو" ولید کو ماہ کا ہاتھ ہٹانا برا لگا مگر نظر انداز کرتے وہ پھر بھی اسے سمجھا رہا تھا

"مجھے کچھ نہیں سننا۔۔" ایک بار پھر سے اس کی کوشش کو ناکام بنا چکی تھی

"ٹھیک ہے پھر تم بیٹھ کر سوگ مناتی رہو جب میرا خیال آجائے تو بتا دینا۔۔۔" چادر ایک طرف کرتا وہ غصے سے بیڈ سے اتر گیا

کہاں جا رہے ہیں اب آپ؟۔۔

تم اپنے بیٹے کی یاد میں سوگ مناؤ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ماہ بیگم، مجھے سکون چاہیے فلحال میں امی کے پاس جا رہا ہوں ،صبح مجھے زمینوں کے مسئلے کے لیے بھی جانا ہے

"ولی وہ میں۔۔۔" اس سے پہلے وہ کچھ کہتی ولید نے دروازے کا ناب گھما کر اسے کھولا

"۔ولی میری بات تو سنیں۔۔۔۔" ماہ نور نے اسے روکنا چاہا مگر وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتا سچ میں کمرے سے چلا گیا پیچھے وہ پریشانی سے ماتھا پکڑ کر بیٹھ گئی

بیٹے اور شوہر کے درمیان پھنس کر رہ گئی تھی شوہر کو خوش کرتی تو بیٹا دور ہو جاتا زیان کو تو پہلے ہی خود سے دور کر چکی تھی

****

"زیان!۔۔۔۔

زینو!۔۔۔۔" اس کے الفاظ مکمل ہونے سے پہلے عمر اس کے سامنے آگیا

بھائی تو گھر پر نہیں ہیں صبح کے گئے ہیں آج تو واپس ہی نہیں آئے۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔ چلو کوئی بات نہیں میں دیکھ لیتا ہوں تم ایک کام کرو کچھ کھانے کو لے آؤ بہت بھوک لگی ہے پلیز ۔۔۔۔۔" پیٹ پر ہاتھ رکھتے اس نے معصوم سا منہ بنایا تو عمر ہنس کر کچن کی طرف چلا گیا

"ہاں کہاں ہو تم ؟"

صوفے پر پھیلتے اس نے زیان کو کال کی جو ایک دو بیل جانے کے بعد اس نے اٹھائی تھی

"گھر ہی جا رہا ہوں۔۔۔۔۔" ڈرائیو کرتے زیان نے اس کی بات کا جواب دیا

اچھا چل یہ بتا کیا کھائے گا؟

"وہی جو تو کھائے گا میں بھی کھا لوں گا۔۔۔۔۔۔۔" اس کی بات کا مطلب سمجھتے زیان نے جواب دیا

میں تو بریانی کھاؤں گا۔۔۔

میں بھی کھا لوں گا یار مجھے کون سا ڈاکٹر نے منع کیا ہے

"اوکے۔۔۔۔ میری جان" کال کٹتے زیان نے گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی تھی وہ جان چکا تھا کہ علی اس کے گھر پر تشریف فرما چکا ہے

****

"واہ عمر۔۔۔ یقین کرو اتنی اچھی بریانی آج تک کسی نے نہیں کھلائی۔۔۔۔۔" دونوں کھانے کی میز پر بیٹھے تھے جب علی تیسری بار پلیٹ بھرتے اس کی تعریفوں کے پل باندھ رہا تھا مگر زیان صرف افسوس سے سر ہی ہلا سکا

"شکریہ علی بھائی۔۔۔" عمر نے مسکرا کر اسے دیکھا تو زیان کی ہنسی نکل گئی

"چل بس کر اب یہ نا ہو گھر جانے کیلئے بھی تجھے کندھوں کی ضرورت پڑ جائے۔۔۔۔۔" چوتھی بار اسے پلیٹ بھرتے دیکھ زیان نے پلیٹ ہی اس کے سامنے سے اٹھا لی

"ہاں تو تم کس مرض کی دوا ہو۔۔۔" زیان کے ہاتھ سے پلیٹ واپس لے کر بریانی کھانے لگا

"میں نے کیا ٹھیکا لے رکھا ہے تیرا اور تیری بہن کا۔۔۔۔"انجانے میں پتا نہیں کیسے وہ بول گیا محسوس تو بعد میں ہوا

اوہو کیا بات ہے کہیں زیان شاہ کو میری بہن پسند تو نہیں آگئی بڑی باتیں ہو رہی ہیں آج تو لگتا ہے تنہائی میں ۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ علی۔۔۔۔میرا وہ مطلب نہیں تھا وہ بس میں۔۔۔

میں کیا؟۔۔

"تو ٹھوس یہ لے۔۔۔۔۔۔"زیان نے جان کر اس کا دھیان کھانے کی طرف کیا

نا اب میں نہیں کھاؤں گا تو بتا کیا چل رہا ہے؟

"آر یو میڈ علی ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"زیان نے کھانے سے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا

اچھا ویسے بدلاؤ تو دکھ رہے ہیں مجھے لگا شائد۔۔۔۔۔

شائد واٹ؟

یہی کے سٹون مین پگھل رہا ہے۔۔۔۔۔۔

"واٹ رابش۔۔۔۔"زیان کھانے کی میز سے اٹھ کر صوفے پر جا بیٹھا

پھر نظریں کیوں چرا رہا ہے؟

"تو کیا ساری زندگی وہاں بیٹھا رہتا میں۔۔۔۔۔"زیان نے جتنی زور سے کہا اتنا ہی زور سے علی ہنسا

چیخ کیوں رہا ہے اگر تو سچ بول رہا ہے تو۔۔۔ایسی حرکتیں تو بے بسی میں ہوتی ہیں یقین کر دو دن میں لڑکی نے تجھے بے بس کر ڈالا ہے۔۔۔۔۔

"بکواس ہے یہ۔۔۔ سب جھوٹ ہے۔۔۔" زیان نے اپنے دل نے بھی ہاں میں گواہی دی مگر وہ اپنی بات پر ڈٹا رہا شائد خود کو مطمیئن کرنا چاہ رہا تھا

"اچھا چل میں کلئیر کر دیتا ہوں کچھ سوال پوچھوں گا ان کے جواب دے دے تو مان جاؤں گا تو سچ کہہ رہا ہے۔۔۔" علی نے اس کے سامنے بیٹھتے پیشکش کی

"منظور ہے۔۔۔۔" زیان بھی مان گیا

اوکے یہ بتا لفٹ میں جب اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی میں مان سکتا ہوں انسانیت کے ناطے تو پریشان تھا مگر لفٹ کھل جانے کے بعد اپنا برتاؤ دیکھا تھا وہ سب کیا تھا؟۔۔۔۔

پچھلے مہینے ہمارے آفس کی ایک اور اسٹاف ممبر کا بی پی لو ہو گیا تھا وہ بے ہوش ہو گئی تھی تو نے مجھے کہا ہینڈل کرنے کو۔۔۔

اس بار ایسا کچھ نہیں ہوا تو نے پورے اسٹاف کو منع کیا اس کمرے میں جانے سے خود جا کر سیدھا اسے بیڈ پر لٹا دیا جب زیان کچھ نا بولا تو علی مسکرا دیا آخر وہ درست تھا یہ بات اب زیان بھی محسوس کر رہا تھا

"چل اس کا جواب دے۔۔ جب وہ کمرے میں تھی میں تیرے پاس آیا تھا یاد ہے نا۔۔۔۔"

زیان نے ہاں میں سے ہلایا

اس وقت کتنا پریشان ہو گیا تھا تو۔۔۔۔ پرانا زیان ایسا بلکل نہیں تھا وہ تو میٹنگ پر چلا جاتا لیکن تو نے مجھے اپنی جگہ میٹنگ پر بھیجا ایسا کیوں؟

"علی اسٹاپ اٹ۔۔۔ ان سب باتوں سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا یہ بس اتفاق ہے اور کچھ نہیں" زیان کا خود کا دل بھی علی کی باتوں کی تصدیق کر رہا تھا مگر وہ سچ سے بھاگ رہا تھا

ابھی کہاں یار۔۔۔ آخری بات رہ ہی گئی۔۔۔

یہ بتا ریکارڈز سے اس کے گھر کا نمبر مل جاتا تجھے اس کے گھر والوں کو کال کر کے بلا سکتا تھا پھر کیوں تو خود اسے گھر پر چھوڑ کر آیا یہی نہیں بلکے محترم چائے بھی پی کر آئے ہیں یہ سب کیا ہے؟

اب زیان خود کو کوس رہا تھا چائے والی بات اس نے علی کو بتائی کیوں۔۔۔۔۔۔

افف۔۔۔۔زیان سر ہاتھوں میں لئے بیٹھ گیا

تیرا دماغ خراب ہو گیا تجھے اچھے سے پتا ہے میرا ایک پاسٹ ہے پھر بھی ایسی باتیں کر رہا ہے

"پاسٹ ہے نہیں تھا اور یہ تیرا آج ہے پاسٹ میں رہ کر تجھے غم کے سوا کچھ نہیں ملنے والا

ٹھنڈے دماغ سے سوچ سچائی جھٹلائی نہیں جاسکتی تیری فیلنگز آج نہیں تو کل نکل کر باہر ضرور آئیں گی اس لیے بہتر ہے وقت رہتے تو جان جائے

اب تو سوچ میں چلتا ہوں صبح پھر سے پوچھوں گا اوکے۔۔۔۔"شرارت سے آنکھ دباتا وہاں سے چلا گیا اپنا کام وہ باخوبی کر چکا تھا آگے زیان کو خود فیصلہ لینا تھا وہ کیا چاہتا ہے

****

کمرے میں آتے اس نے کوٹ اتار کر بیڈ پر پھینک دیا جس میں سے چین کا ایک حصہ نظر آرہا تھا

یہ بات تو اس کے دماغ سے نکل ہی چکی تھی مگر پہلے وہ فریش ہونا چاہتا تھا اس لیے کپڑے نکال کر واشروم چلا گیا

دس پندرہ منٹ بعد وہ بلیک شرٹ اور بلیک ہی ٹراؤزر میں پر سکون سا واشروم سے باہر نکلا بالوں کو اچھے سے رگڑ کر پانی خشک کیا پھر کنگھا کرنے کی بجائے بیڈ پر بیٹھ گیا اس کا دماغ ابھی تک چین میں ہی اٹکا تھا

دونوں چینز پوکٹ سے نکال کر اس نے سکون سے انہیں علیحدہ کیا مگر تجسس ہونے پر حریم کی چین ہاتھ میں لئے غور سے دیکھنے لگا

ایک بار دیکھا پھر اپنی چین میں موجود رنگ کو دیکھا اسے لگا کچھ غلط ہے

پھر دوسری بار پھر تیسری بار

"اومائی گاڈ۔۔۔از دس پوسسبل"۔۔۔۔۔۔اتنا گہرا جھٹکا لگا تھا کہ کچھ دیر اس کی سوچنے کی

صلاحیت ہی مفلوج ہو کر رہ گئی

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

ایک بار نہیں بار بار اس نے دیکھا مگر دونوں چیزز میں موجود انگوٹھیوں کا ڈیزائن سیم تھا پیچھے لکھا نام بھی سیم تھا یقیناً

جیولر کا ہو گا

"علیزے کے گلے میں ایک چین تھی جو ماہ نے پہنائی تھی

جس پر باریک سا a or z بھی لکھا تھا"

زیان نے تیر کی سی تیزی سے اپنی چین کے پیچھے دیکھا جہاں A اور z لکھا تھا

"اس باکس میں ایک انگوٹھی ہے تمہاری منگنی کی

یہ کوئی عام انگوٹھی نہیں

ایک انگوٹھی کے دو حصے ہیں جیسے دو دل ایک جان ٹھیک ویسے

تمہارے پاس جو انگوٹھی ہے وہ ایک حصہ ہے اس کا دوسرا حصہ علیزے کے پاس تھا

جب دونوں انگوٹھیوں کو ملایا جائے تو ایک میوزک بجتا ہے"

زیان نے ٹھیک ویسے ہی کیا دونوں رنگز کو ملانے پر کسی مگنیٹ کی طرح آپس میں جڑ گئی تھی ساتھ ہی ہلکا سا میوزک

بھی بجنے لگا تھا

او گوڈ۔۔۔۔ایسا تو صرف سوچا جا سکتا ہے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا یہ سب سچ ہو گا وہ جیسے خوشی کی انتہا پر تھا

بابا نے کہا تھا یہ علیزے کے پاس تھا تو حریم کے پاس کیسے آیا یہ؟

"کیا حریم ہی علیزے ہے ؟ نہیں یہ بھی تو ہو سکتا ہے اسے کہیں اور سے یہ رنگ ملی ہو۔۔۔

ہاں یہ ہو سکتا ہے مجھے کنفرم کرنا ہو گا۔۔۔"زیان نے وقت دیکھا اس وقت رات کے ساڑھے نو بج رہے تھے اتنا لیٹ تو نہیں ہوا ابھی یہی سوچتے اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ فاطمہ کے نمبر پر کال ملائی جو آتے وقت اس نے لیا تھا

تقریباً پانچ بار وہ کال کر چکا تھا مگر کوئی اٹھا ہی نہیں رہا تھا بے چین دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایک دفعہ پھر سے کوشش کی

اس دفعہ وہ ناکام نہیں ٹھہرا تھا دوسری طرف سے کال ریسو کر لی گئی تھی

انٹی میں زیان شاہ ہوں۔۔۔

"السلام علیکم بیٹا۔۔۔۔"

فاطمہ کے سلام پر اسے لگا شرم سے ڈوب مرنا چاہیے

معاف کیجئے گا وہ جلدی میں تھا

کوئی بات نہیں بیٹا سب ٹھیک تو ہے ؟

جی وہ حریم کیسی ہے ؟

زیان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے پوچھے اس لیے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا

حریم ٹھیک ہے بیٹا صبح آفس بھی آئے گی

یہ تو اچھی بات ہے ان کی چین میرے پاس رہ گئی تھی تو وہ دینی تھی

چین آپ کے پاس ہے ؟

جی انٹی۔۔۔۔

اللہ میں تو اس لڑکی کو سمجھا کر تھک گئی جب دیکھو الٹے کام کرتی ہے پہلے اپنی بچپن سے پہنی چین کو سستے داموں بیچ کر آگئی اب انگوٹھی بھی گرا کر آگئی

چین۔۔۔۔کسے بیچ دی آنٹی؟

ہاں وہ بیٹا وہ کچھ ہی دوری پر دکان ہے نابڑی سی انہیں دے کر آگئی خدا کی مار پڑے انہیں میری بچی کو لوٹ لیا قبر تو نظر ہی نہیں آتی انہیں۔۔۔۔

ویسے آنٹی وہ انگوٹھی کا ڈیزائن تو بہت پیارا ہے امی کہہ رہ تھی وہ بھی بنوانا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا سہی کہہ رہے ہو مگر پتا نہیں کہاں سے بنوائی تھی مجھے تو حریم ملی تھی تب اس کے ہاتھ میں تھی

مطلب؟

ارے ہاں بیٹا وہ حریم کو پالا ہے میں نے مگر مجھے اپنی سگی ماں ہی مانتی ہے

تم بھی میرے بیٹے جیسے ہو حریم کو مت بتانا میں نے تمہیں بتایا ہے

فکر مت کریں انٹی یہ بات ہم دونوں کے بیچ رہے گی چلیں پھر آپ آرام کریں میں نے ڈسٹرب کر دیا ہو گا آپ کو

ارے نہیں بیٹا کیسی باتیں کرتے ہو۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔۔کال کاٹ کر اس نے سکھ کا سانس لیا پھر ہنستے ہوئے بیڈ پر ڈھے سا گیا اب جا کر اس کے بے قرار دل کو قرار آ گیا تھا کتنے ہی لمحے چین کو ہاتھ میں لیے وہ یقین کر رہا تھا اسے اس کی منزل مل چکی تھی ہاں وہ کامیاب ہوا تھا لیکن اتنی جلدی سب اس کے سامنے ہو گا یہ واقعی حیران کن تھا۔۔۔

"سو یو آر مائن مس حریم۔۔۔۔گیٹ ریڈی فور یور لائف بگسٹ سرپرائز۔۔۔۔۔"

آہ۔۔۔۔لمبا سانس کھینچ کر جانے کتنی بار وہ چین سمیت انگوٹھی کو چوم چکا تھا اسی خوشی کے عالَم میں بہت دیر بعد اس کی آنکھ لگی تھی

"السلام علیکم جان۔۔۔"

زیان آفس جانے سے پہلے ہی ماہ جبین سے ملنے آیا تھا جو صبح سویرے اسے دیکھتے مسکرا دی تھی

"ماشاءاللہ۔۔۔ آج تو بڑی رونق چھائی ہوئی ہے" ماہ جبین نے اس کے ماتھے پر پیار کرتے وجہ پوچھی

وجہ بھی بڑی ہے مگر ابھی نہیں بتاؤں گا سرپرائز ہے

چلو پھر ہم انتظار کر لیں گے ناشتہ کرو گے؟

نہیں میں چلتا ہوں ابھی تو کتنے دن سے چکر نہیں لگا یا تھا سوچا ہوتا چلوں۔۔۔

"گھر میں سب کیسے ہیں؟"

عادت کے خلاف آج وہ ماہ جبین سے یہ سوال کر رہا تھا

ماہ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں اور ولید زمینوں کا کچھ مسئلہ ہے وہاں گیا ہے

خیریت؟

پہلے تو وہ حیران ہوئی مگر جلد ہی جواب دیا

"ایک زمین ہے ہماری ولید چاہتا ہے وہاں کوئی ایسی چیز بنائی جائے کے آس پاس کے لوگوں کو روزگار ملے مگر کچھ لوگ بیچ میں آ رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کوئی انڈسٹری بنائے جس سے وہاں کے کھیتوں کو نقصان ہوگا ولید نے زمین دینے سے انکار بھی کر دیا ہے

بڑے شاہ جی کی بھی یہی خواہش تھی اب دیکھو کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔" ہاتھ میں تسبیح تھامے وہ بیڈ پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

"ہمم۔۔۔ جب وہ واپس آ جائے تو بتایئے گا مجھے اب چلتا ہوں میں۔۔۔۔" ماہ جبین کے ماتھے پر بوسہ دے کر انہیں حیران کرتا وہ باہر نکل گیا

"سنو وہ کہاں ہیں ؟"

زیان جا ہی رہا تھا کسی خیال کے تحت اس نے وہاں کام کرتی ایک ملازمہ سے سوال کر لیا

"وہ کون ؟-----"وہ حیرت سے زیان کو دیکھ رہی تھی

تمہاری بی بی جی-----

"اچھا---جی وہ اپنے کمرے میں ہیں ان کی-----"اس کی باقی کی بات سنے بغیر وہ آگے بڑھ گیا

دبے پاؤں اس نے کمرے میں قدم رکھا جہاں اندھیرا پھیلا تھا ماہ بیڈ پر ایک طرف لیٹی کمبل اوڑھے ہوئی تھی

زیان خاموشی سے ان کی طرف گیا گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھتے اس نے ماہ کو دیکھا سرخ و سفید رنگت زرد پڑ گئی تھی

ماتھے پر رکھ کر بخار چیک کیا تو ہلکی سی حرارت تھی

کچھ پل یونہی بیٹھنے کے بعد اپنی خواہش کو عمل میں لاتے اس نے پیار سے ماہ کا ماتھا چوما پھر اس پر کمبل ٹھیک کرتا

دبے پاؤں ملازمہ کو ان کا خیال رکھنے کی ہدایت دیتا باہر نکل گیا

****

سو جیسا کے آپ جانتے ہیں یہ پروجیکٹ ہماری کمپنی کے لیے بہت ہی فائدہ مند ہے

مجھے ہر کام بلکل پرفیکٹ چاہیے مارکیٹ میں جو ہماری ریپوٹشن ہے اس کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتا کرنا میں برداشت نہیں کر سکتا، چاہے کوئی بڑی پوسٹ پر ہے یا چھوٹی آئی ڈونٹ کیئر---میری کہی بات کو اپنے لیے پہلی اور آخری وارننگ سمجھیں

اس کے ساتھ ساتھ ایک اور ڈیل ہے میں چاہتا ہوں اس کو ہم ہینڈل کریں مگر اس کے لیے ہمیں ایک ہفتے کے لیے ملک سے باہر جانا ہو گا، ویل یہ آپ لوگوں کے لیے ایک اچھا موقع ہے اپنی کارکردگی دکھانے کا---اگر آپ سب کچھ اچھے سے ہینڈل کر لیتے ہیں تو واپسی پر پرموشن آپ کی منتظر ہو گی اس کے ساتھ ہی ایک اچھا لائف

سٹائل یعنی کمپنی کی طرف سے ایک عدد فلیٹ بھی دیا جائے گا

آپ لوگ اچھی طرح فیصلہ لے کر بتا دیں کون کون انٹرسٹڈ ہے۔۔۔"

زیان کے بات ختم کرتے پورے میٹنگ روم میں خاموشی چھاگئی

کچھ دیر بعد رمیز اور علی نے ہاتھ کھڑا کیا تو زیان نے دونوں کو ساتھ جانے کا مشورہ دیا

ساتھ ہی باقی اسٹاف کو چھٹی دے دی کیونکہ اس کے بعد کوئی بھی لیو پر جا نہیں سکتا تھا

****

"میں اندر آجاؤں سر۔۔۔۔"

وائٹ شلوار قمیض زیب تن کیے حریم نے سر پر شفون کا دوپٹہ لیا تھا جو بار بار پھسل کر اس کے سر سے گر رہا تھا یہ

بات زیان نے میٹنگ کے دوران بھی نوٹ کی تھی جب اس کا میل اسٹاف بار بار اس کی طرف متوجہ ہو رہا ہے

"جہاں تک مجھے یاد ہے آپ گھر سے اس حلیے میں تو نہیں آئی تھیں۔۔۔"اس کے سوال کو سرے سے ہی نظر

انداز کر گیا

میں کچھ سمجھی نہیں سر؟

"سٹولر کہاں ہے آپ کا؟۔۔۔"زیان

نے سیدھے سیدھے ہی پوچھ لیا۔۔

"آپ۔۔۔آپ کو کیسے پتا؟"حریم کو زیان سے اس سوال کی بلکل امید نہیں تھی اس کی اور زیان کی ملاقات آج

میٹنگ روم میں ہی ہوئی تھی اس نے تب سے ہی کرن کے کہنے پر سٹولر اتار کر دوپٹہ اوڑھ لیا تھا

"مجھے اور بھی بہت کچھ پتا ہے جس سے تم انجان ہو"معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا پل بھر میں آپ سے تم تک کا

سفر طے کر گیا تھا یہی بات حریم کے لیے بھی باعث فکر بنی ہوئی تھی

"وہ بیگ میں ہے۔۔۔" حریم نے انداز سے ہٹ کر جواب دیا کب سے وہ دروازے میں کھڑی تھی وہ تھا کے

عجیب سے سوال پوچھ رہا تھا۔۔۔

جاؤ سٹولر لے کر آؤ اس کے بعد ہمیں میٹنگ کے لیے جانا ہے

"مگر آج تو چھٹی ہے ؟۔۔۔۔" ماتھے پر بل ڈالے اس نے زیان کو کوفت سے دیکھا تھا

باقی اسٹاف کی چھٹی ہے تم میری پرسنل سیکرٹری ہو جب تک میرا کام ختم نہیں ہو تا تمہارا اوف بھی نہیں ہو گا۔۔

میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں تم سٹولر لے کر آؤ جلدی سے۔۔۔

جی سر۔۔۔۔۔

(عجیب پاگل آدمی ہے مجھے تو لگتا ہے دماغ خراب ہو گیا ہے بات تو ایسے کر رہا ہے جیسے میری خالہ کا بیٹا ہو)

زیان کے جاتے جھنجھلا کر اپنے بالوں کو کوور کرنے کی کوشش کر رہی تھی

****

زیان کی ڈیلی روٹین اسے پتا تھی آج تو اس کی کوئی میٹنگ تھی ہی نہیں جس کی وجہ سے وہ اسے ہوٹل لے کر آیا تھا

پچھلے آدھے گھنٹے سے کھلے آسمان کے نیچے وہ سوئمنگ پول کے پاس بیٹھے مزے سے پیلا سا مشروب پی رہا تھا سیم

مشروب کا گلاس اس کے آگے بھی رکھا تھا مگر وہ رسانیت سے انکار کر چکی تھی۔۔

"ایسی کون سی میٹنگ ہے آپ کی جس کا مجھے نہیں پتا پچھلے آدھے گھنٹے سے ہم یہاں بیٹھے ہیں۔۔" چہرے پر

بیزاریت پھیلائے کوئی دس بار وہ اس سے سوال کر چکی تھی

سوال کا جواب میں بعد میں دوں گا پہلے یہ ختم کرو۔۔۔۔

میں یہ سب نہیں پیتی۔۔۔

کیوں ایسی کیا برائی نظر آگئی ہے تمہیں اس میں کہ تم پی نہیں سکتی۔۔۔

(خود تو ہیں بے شرم دوسروں کو بھی سمجھ رکھا ہے)۔۔

یہ تم منہ میں بڑبڑ کرتی ہو نا مجھے سخت زہر لگتی ہو۔۔

"زہر لگتی ہوں تو کھانے کو دوڑتے ہیں اچھی لگتی تو پوری ہی نگل جاتے۔۔۔۔" اب کی غصے میں وہ بنا سوچے سمجھے بول گئی مگر جلد ہی احساس ہونے پر نظریں چرا گئی

تم فکر مت کرو چاہے مجھے اچھی لگو یا زہر۔۔۔ تمہیں نہیں نگلوں گا چلو یہ ختم کرو۔۔۔

"ایک بار کہہ تو دیا ہے مجھے نہیں پینی یہ واہیات چیزیں حلال اور حرام کا فرق اچھے سے جانتی ہوں میں۔۔" حریم کے الفاظ سن کر تو گلاس اس کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا تھا وہ کیا سمجھ رہی تھی اسے کیا وہ اتنا گرا ہوا تھا اسے ایسی چیز کی پیشکش کر رہا تھا جس کے قریب وہ خود نہیں بھٹکا تھا

تم جو سمجھ رہی ہو وہ نہیں ہے یہ، فور یور کائنڈ انفارمیشن آج تک کبھی میں نے ڈرنک نہیں کی۔۔۔ یہ پیور ایپل جوس ہے تم پی سکتی ہو

ہو گا مگر مجھے نہیں پینا۔۔۔

اب اگر تم نے اگلے پانچ میں میری بات پر عمل نہیں کیا تو چھٹے منٹ میں تم اس سوئمنگ پول میں تیرتی نظر آؤ گی اور میں تب تک تمہیں باہر نہیں نکالوں گا جب تک تم یہ پی نہیں لیتی۔۔۔

"آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں؟" اس کے خطرناک ارادے جان کر ہی وہ کانپ اٹھی تھی ایک نظر زیان پر ڈالتی پھر پانی کو دیکھنے لگتی

تمہیں ابھی بھی شک ہے۔۔۔ یقین نہیں آ رہا تو عمل کر کے دکھا دوں

"کو۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے میں پی رہی ہوں" کچھ دیر پہلے والی ہمت ہوا ہوئی تھی

اس کے موڈ کو نظر انداز کرتے کچھ دیر اور اس کو گاڑی میں گھمانے کے بعد اس نے خود ہی حریم کو گھر چھوڑ دیا تھا

تو اس نے سکون کا سانس لیا

(بد تمیز انسان)۔۔۔

"کچھ کہا تم نے؟" حریم کے عجیب سی شکل بنانے پر وہ بامشکل خود کو سنجیدہ رکھ پایا تھا

میں۔۔۔۔ میں کیا کہوں گی کچھ نہیں۔۔۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔

"گھر جاؤ گی یا میں چھوڑ آؤں۔۔۔" گلی کے باہر ہی گاڑی میں بیٹھا اس کی حالت سے محفوظ ہو رہا تھا

میری ٹانگیں سلامت ہیں آپ جائیں میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔

"یہ تو اچھی بات ہے لیکن کل جو میں تمہیں سارا دن گود میں لیے پھرتا رہا ہوں اس کا کیا؟۔۔۔"

(بے شرم)۔۔۔۔۔

ایک غلط نگاہ بھی اس کی طرف دیکھے بغیر وہ ہاتھ مروڑتی گھر کی طرف بھاگی تھی

حریم کو بلکل امید نہیں تھی وہ اس کے سامنے اس طرح کی بات کرے گا فاطمہ تو اس کے ہوش میں آتے ہی بتا چکی تھی کے زیان اسے اٹھا کر لایا اس بات پر وہ فاطمہ سے لڑ بھی چکی تھی

پیچھے زیان اس کے جانے کے کافی دیر بعد وہاں سے نکلا تھا

****

کہاں ہو اس وقت؟

کیوں جی آپ کو میرے بغیر نیند نہیں آرہی کیا؟

بکواس مت کر۔۔۔

"ایک تو نے آدھی رات کو نیند سے اٹھا دیا ہے مجھے پھر کہہ رہا ہے کہاں ہو اور بکواس بھی میں کر رہا ہوں۔۔۔"

بھاری آواز میں وہ تقریباً زیان پر چیخا ہی تھا جبکے دوسری طرف اس نے موبائل جلدی سے کان ہٹا کر دور کیا تھا ورنہ

عین ممکن تھا کہ اس کے کان کے پردے پھٹ جاتے۔۔

"اچھا یار چیخ کیوں رہا ہے اتنا۔۔۔ سو جا صبح بات کریں گے۔۔۔" جان کر ایسی بات کہہ کر کچھ دیر خاموش ہو گیا مگر لب مسکرا رہے تھے

ارے زینو۔۔۔ بتا کیا بات ہے؟

علی!۔۔۔ ڈونٹ کال می آگین۔۔۔

اچھا جو حکم سرکار بتا کیا بات ہے؟

کوئی خاص بات نہیں تھی بس ایسے ہی تجھ سے بات کرنے کو جی چاہ رہا تھا۔۔

"ہیں!۔۔۔۔۔۔۔ آدھی رات کو مجھے اٹھا کر تو کہہ رہا ہے خاص بات نہیں تھی۔۔۔ نا کر یار کیوں تنگ کر رہا ہے پلیز میری جان سو جا مجھے بھی سونے دے۔۔۔"

وہ نیند میں ڈوبی آواز میں جمائی لیتا ہوا بولا تھا تو زیان نے زور دار قہقہ لگایا

پھر علی کے نا نا کرنے کے باوجود ساری رات اس سے باتیں کرتا رہا تھا تھوڑی دیر بعد علی کی آنکھ لگ جاتی مگر زیان اتنی زور سے چلاتا تھا بیچارے کو آنکھیں کھولنی پڑ جاتی، فجر کے ٹائم اس نے غصے سے موبائل ہی پاور اوف کر دیا تھا تب زیان بھی جا کر آرام کی غرض سے بیڈ پر لیٹ گیا

تم آج آفس کیوں نہیں آئی؟

مم۔۔۔۔ میری طبیعت خراب ہے۔۔۔

اچھے سے جانتا ہوں میں تمہاری طبیعت کو جلدی سے ریڈی ہو جاؤ گاڑی بھیج رہا ہوں مجھے تم ایک گھنٹے کے اندر اندر آفس میں چاہیے ہو۔۔۔

"آپ ہوتے کون ہیں مجھ پر روب جمانے والے۔۔۔" ایک ہفتے سے وہ اس کی منمانیاں سہہ رہی تھی لیکن اب

اس کی برداشت کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا

"تمہاری باتیں میں بعد میں سن لوں گا فلحال تیار ہو جاؤ ویسے بھی تم بھول رہی ہو نوکری کرتے وقت تم کنٹریکٹ سائن کر چکی ہو۔۔۔

کیا میں مان لوں تم آرہی ہو؟"

راکنگ چیئر پر پشت ٹکاتے قدرے پر سکون ہو چکا تھا لیکن دوسری طرف سے جواب دینے کی بجائے کال کاٹ دی گئی

"بہت ہی ظالم بلا ہو مگر افسوس تمہارا پالا بھی زیان شاہ سے پڑا ہے" ہونٹوں پر مسکان سجائے انگلیوں سے نمبر ڈائل کرتا ڈرائیور کو اسے پک کرنے کا حکم دے کر اب وہ سکون سے اپنا کام کرنے لگا جو کچھ دیر پہلے اس کے نا آنے کی خبر سن کر وہ بلکل کر نہیں پا رہا تھا

****

"ارے حریم تم یہاں کیسے آگئی تم نے تو نہیں آنا تھا اور یہ تو زیان سر کی گاڑی ہے کیا تم اس میں آئی ہو؟" حریم کے آفس آتے ہی کرن نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی

"زیان سر کی ضروری میٹنگ ہے آج مجھے یاد نہیں تھا اس لیے آنا پڑا۔۔۔" حریم نے جلدی سے اس کی آنکھوں میں چمکتے سوال دیکھ کر بات بدلی۔۔

آہاں۔۔۔ویسے مجھے لگتا ہے تم سر کے لیے بہت خاص بنتی جا رہی ہو ضرور تم نے ہی کوئی چکر چلایا ہو گا ہے نا ؟۔۔۔

"کرن۔۔۔! کیسی باتیں کر رہی ہو تم، کیا میں تمہیں ایسی لگتی ہوں" اپنے لیے ایسے لفظ سن کر حریم کا دل کر رہا تھا اس کا منہ توڑ دے

دیکھو حریم۔۔۔میں نہیں جانتی تم کیسی ہو کیسی نہیں ہو۔۔۔لیکن پچھلے ایک ہفتے سے یہ بات سب ہی نے نوٹ کی ہے زیان سر تم میں انٹرسٹڈ ہیں یا شائد تم بھی۔۔۔اب ایسے ہی تو سر تمہارے لیے گاڑی نہیں بھیجتے اور تو اور جس دن تم بے ہوش ہوئی تھی وہ خود تمہیں گھر تک چھوڑ کر آئے تھے تم محض ایک ریسیپشنسٹ کی نوکری کے لیے آئی تھی لیکن زیان سر نے کاشف سر کی جگہ تمہیں رکھ کر انہیں دوسری جگہ شفٹ کروا دیا حالانکہ وہ پچھلے دو سال سے سر کے ساتھ تھے

میں جانتی ہوں تم نے پیسوں کے لیے نوکری کی تھی اس کا یہ مطلب نہیں تم ترقی پانے کے لیے اس حد تک چلی جاؤ گی۔۔۔

چٹاخ!۔۔۔۔کی آواز کے ساتھ ہی حریم کرن کا منہ بند کر چکی تھی لیکن اس تھپڑ کی آواز سے باقی سب لوگ بھی اپنا کام چھوڑ کر ان کی طرف متوجہ ہو چکے تھے

شٹ اپ کرن۔۔۔۔اپنے بارے میں ایسی کوئی بات میں برداشت نہیں کروں گی سمجھی تم۔۔۔تم نے مجھے اتنا گرا ہوا سمجھ لیا ہے کہ پیسوں کے لیے یہ سب کروں گی

زیان سر صرف میرے باس ہیں بس۔۔۔آج کے بعد آئندہ کسی نے مجھے ان سے جوڑنے کی کوشش بھی کی نا یاد رکھنا منہ توڑ کر رکھ دو گی کس قدر گھٹیا سوچ کے مالک ہو تم لوگ۔۔۔

رہی بات زیان سر کی کار میں آنے کی تم تو کیا تم جانتی نہیں میں بس سے آتی ہوں ڈیلی آج چھٹی پر تھی تبھی سر نے گاڑی بھیجی میرے لیے انہیں ضروری کام تھا اور ہاں اگر اتنا ہی مسئلہ ہے تو تم لوگ خود جا کر سر سے پوچھ لو مجھ پر الزام لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے نا میں اس قسم کی فضولیات برداشت کرنے کی عادی ہوں

امید ہے آئندہ یاد رہے گا"۔۔۔کرن کے ساتھ ساتھ سبھی کو وارن کر چکی تھی، اپنے پیچھے سب کو حیران چھوڑ وہ ایک اچٹتی نگاہ کرن پر ڈالتی غصے سے زیان کے آفس کی طرف قدم بڑھا گئی

****

"کیا میں آپ سے کچھ پوچھ سکتی ہوں سر؟۔۔۔" آج پہلی بار وہ بغیر پوچھے ہی اس کے آفس میں داخل ہوئی تھی

"اگر میں کہوں نہیں تو؟۔۔۔" وہ جو کام کرنے میں مصروف تھا سامنے سے آتی آواز پہچان کر فائل بند کرتا ایک طرف رکھ چکا تھا

"تو میں پھر بھی پوچھوں گی۔۔۔" بغیر اس کا لحاظ کیے وہ زیان کو حیرت میں مبتلا کر رہی تھی وہ لڑکی جو اس سے ٹھیک طریقے سے بات تک نا کرتی تھی اس کے سامنے کس قدر دیدہ دلیری سے کھڑی تھی

ٹھیک ہے پھر پوچھیں۔۔۔

اگر آپ کو مجھے نوکری سے نکالنے کی کوئی وجہ نہیں مل رہی تو اس کا کیا مطلب ہے آپ مجھے اس طرح اپنے اسٹاف کے سامنے ذلیل کروائیں گے؟

کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ میرے کس جرم کی وجہ سے تم مجھے کٹہرے میں کھڑا کر چکی ہو؟

"اتنے معصوم اور بھولے آپ ہیں تو نہیں جتنے بننے کی کوشش کر رہیں ہیں۔۔۔" سرخ ہوتی آنکھوں سے زیان کو اس وقت اور زیادہ پیاری لگ رہی تھی پہلی بار اس کا روٹھا ہوا روپ دیکھ رہا تھا

ویل۔۔۔ ٹھیک کہا تم نے بھولا اور معصوم ہونا مجھ پر سوٹ بھی نہیں کرے گا میں ایک ٹاپ لیول کمپنی کا مالک ہوں روز مجھے ہزاروں ڈیلز کرنی ہوتی ہیں جس کے لیے ہزاروں لوگوں سے ملنا پڑا ہے لوگ بھی کچھ اچھے جبکہ زیادہ تر برے ہی ہوتے ہیں اس سب کے لیے مجھے ایک ہوشیار دماغ کی ضرورت ہے جو چوبیس گھنٹے کام کرتا رہے

۔۔۔۔

"مجھے آپ کی کہانیوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں آپ کی وجہ سے نیچے سب لوگ مجھ پر باتیں بنا رہے ہیں پتا نہیں کیا سمجھ رہے مجھے اور یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔" غصے کے باعث اس کا سانس پھولنے لگا تھا

"اتنا غصہ کس بات کا ہے لوگ تمھیں جو کچھ کہہ رہے ہیں تم اس سب کا جواب انہیں دے چکی ہو بلکہ دے کر آ رہی ہو پھر۔۔۔۔۔"

جب آپ جانتے ہیں تو بتا بھی دیں کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے۔۔۔ آپ کا رویہ تو مجھے بھی پریشان کر دیتا ہے اور میں آپ کے لیے تم کب سے ہو گئی؟۔۔۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔۔ بڑی دیر کر دی مہرباں آتے آتے" زیان کے شوخ ہونے پر وہ کلس کر رہ گئی

(ٹھرکی نا ہو تو

"مجھے بعد میں کوس لینا ایک کام کرو پہلے بیٹھ جاؤ"۔۔۔۔ ایک طرف رکھے صوفے پر اشارہ کرتے خود بھی اسی طرف آ گیا

نن۔۔۔ نہیں آپ بتا دیجئے جس کام کیلئے بلایا تھا میں کر لیتی ہوں ویسے بھی اب میں لوگوں کو اور موقع نہیں دینا چاہتی مجھ پر الزام تراشی کرنے کا

"کیا تم خوفزدہ ہو مجھ سے؟"

زیان چلتا ہوا اس سے دو قدم کے فاصلے پر رک گیا

نہیں مم۔۔۔ میں کیوں ہونے گی

"اچھا پھر آ کیوں نہیں رہی ویسے بھی تمہاری مدد کے لیے ابھی تمہارا بھائی موجود ہے فکر مت کرو" زیان کا اشارہ علی کی طرف تھا اسے تھوڑا کام کرنا تھا اس لیے وہ رک گیا تھا ہاف ٹائم تک ویسے بھی اس کی فلائٹ شام کی تھی

"آپ۔۔ میرے بھائی؟" حریم کو ٹھیک سے اس کی باتیں سمجھ نہیں آئی اس لیے یہ ہی اخذ کر لیا شائد وہ اسے بہن کہہ رہا ہے

"اللہ نا کرے۔۔۔۔" جلدی سے دل میں کہتا وہ باہر اشارہ کرنے لگا جب حریم نے اس طرف دیکھا تو علی باہر کسی

سے باتیں کر رہا تھا

"آجاؤ۔۔۔۔۔" زیان نے حریم کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہو گئی

"گھبرانے کی ضرورت نہیں علیزے ادھر آؤ۔۔۔" لمحے میں فیصلہ کر چکا تھا اسے ساری سچائی سے آگاہ کر دے گا ورنہ ممکن تھا کسی غلط فہمی میں آکر حریم اس سے دور ہو جاتی

کون علیزے میں حریم ہوں آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔؟

جانتا ہوں میں لیکن تم سچ نہیں جانتی علیزے شاہ۔۔

"مجھے لگتا ہے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں مجھے گھر جانا چاہیے۔۔۔" عجیب باتیں سن کر اس نے جانا ہی بہتر سمجھا جب زیان نے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا

"خاموشی سے میری بات سن لو پھر چلی جانا پلیز میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔" علیزے کا ایک ہاتھ اس کی قید میں تھا جسے چھڑانے کی وہ ناکام کوشش کر رہی تھی

چھوڑیں مجھے پتا نہیں کیسی باتیں کر رہے ہیں مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔

میری بات تو سن لو بعد میں جو کہنا ہو وہ کہہ لینا۔۔۔

"میں نے کہا نا مجھے نہیں سنی دور رہ کر بات کریں مجھ سے۔۔۔" دوسرے ہاتھ سے اس نے زیان کو دھکا دیا جس کی وجہ سے اسے میز کا سہارا لینا پڑا مگر اسی چکر میں شیشہ اس کے ہاتھ پر لگ گیا جہاں سے لکیر کی صورت اب خون رس رہا تھا

"میں کہہ رہا ہوں نا کچھ دیر کی بات ہے پھر یہ سب کرنے کا مطلب تم سکون سے میری بات سن نہیں سکتی ۔۔۔۔۔۔" زیان نے غصے سے اسے دیکھا جو بھاگنے کی تیاری میں تھی مگر اس نے تیر کی سی تیزی سے دوبارہ اسے پکڑ لیا

"تم سیدھے طریقے سے بات کرنے والوں میں سے ہو ہی نہیں اب میں اپنے طریقے سے سمجھاؤں گا چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"

اپنی جیب میں موجود رومال نکال کر اس نے جلدی حریم کا منہ بند کر دیا پھر دونوں بازوں میں اٹھائے اوپر کے کمرے میں لے گیا جس کا ایک راستہ اس کے آفس سے بھی نکلتا تھا اس لیے کسی کی نظروں میں آئے بغیر وہ اسے تھرڈ فلور پر لے آیا

"یہ کیا بدتمیزی ہے آپ۔۔۔ آپ مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہیں پلیز مجھے جانے دیں میں۔کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی پلیز سر مجھے جانے دیں۔۔۔۔"

جیسے ہی حریم کا منہ کھلا وہ اس کے آگے جوڑتی ہوئی مسلسل رو رہی تھی

شٹ اپ علیزے۔۔۔۔

کیا سمجھ رہی ہو تم مجھے، میں بس بات کرنا چاہتا ہوں تم سے سیدھے طریقے سے مان نہیں رہی تھی اس لیے یہ کرنا پڑا مجھے

مگر..۔۔۔میں۔۔۔میں علیزے نن۔۔نہیں

"ششش۔۔۔اب آواز نا آئے تمہاری

آنسو صاف کرو اپنے اور جاؤ منہ دھو کر آؤ۔۔"

"ایک بات سمجھ نہیں آتی تمہیں۔۔۔۔۔"زیان نے چلا کر کہا تو حریم جلدی سے چادر سنبھالتی واشروم میں بھاگ گئی

****

"امید ہے میری بات سمجھ میں آگئی ہو گی اب تمہارے علیزے شاہ۔۔۔۔"صوفے پر بیٹھا وہ مسکرا کر اسے

دیکھ رہا تھا جو پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اب تک اسے زیان جو بھی بتا چکا تھا وہ سب اس کی سمجھ سے باہر تھا

"میں کیسے مان لوں آپ کی بات؟" اس نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا تو زیان اس کے سوال سے زیادہ اس کی معصومیت پر مسکرا اٹھا

"یہ لو اچھے سے تسلی کر لو۔۔۔۔" پاکٹ سے دونوں چین نکال کر اس نے حریم کو تھمائی۔۔۔

حریم نے غور سے دیکھا یہ وہی چین تھی جو فاطمہ نے اسے پہنائی تھی انگوٹھی بھی وہی تھی جو فاطمہ نے دکھائی تھی مگر حیرت تو تب ہوئی جب دوسری چین کو دیکھا

یہ تو۔۔۔وہی ہے میں نے تو بیچ دی تھی آپ کے پاس کیسے؟

"اتفاق سے میں نے اسی شاپ سے خریدی تھی"

زیان کا جواب سنتے اس نے دونوں رنگز کو قریب کیا تو سچ میں وہ آپس میں میگنیٹ کی طرح جڑ گئی اور ساتھ ہی میوزک بھی سنائی دینے لگا

"ہو گیا یقین اب۔۔۔۔" سوال کرتے وہ حریم کے ہاتھ سے دونوں انگوٹھیاں واپس لے چکا تھا

اگر میں کہوں نہیں تو؟۔۔۔

"یہ دیکھو تمہاری ہی تصویریں ہیں کیا یہ بھی جھوٹی ہیں اب بھی یقین نہیں آرہا تو یہ وڈیو دیکھ لو۔۔" موبائل اس کی طرف بڑھا کر خود وہ اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات دلچسپی سے دیکھنے لگا

"میری رنگ تو واپس کریں اور چین بھی۔۔۔۔۔۔" موبائل اس سے واپس لیتے حریم کی اگلی ڈیمانڈ پر اس نے چونک کر اسے دیکھا وہ اسے کیا بتا رہا تھا اور اسے اپنی چین اور رنگ کی پڑی تھی

نہیں اب جب تمہیں سب پتا چل ہی گیا ہے اور میں تمہارے لیے غیر بھی نہیں رہا تو کیوں نا۔۔۔۔

زیادہ فری مت ہوں۔۔۔وہ ماضی تھا یہ حال ہے کیا پتہ مستقبل میں کیا ہو جائے ویسے بھی مستقبل کس نے دیکھا ہے؟

"تمہارا ماضی تمہارا حال تمہارا مستقبل ایک تھا ایک ہی ہے علیزے شاہ تم چاہ کر بھی مجھ سے میرا حق نہیں چھین سکتی

یہ بات اپنے دماغ میں بیٹھا لو اچھے سے۔۔۔۔۔۔"اپنی بات مکمل کرتے اس نے کھینچ کر حریم کو اپنے قریب کیا اور پورے حق کے ساتھ چین کو انگوٹھی سمیت اس کے گلے کی زینت بنا دیا

"لیکن یہ تو آپ کی چین ہے۔۔۔۔۔۔"اسے لگا شائد وہ اسے غلطی سے اپنی چین پہنا چکا ہے

"غلط تمہاری ہے میرے پاس کچھ وقت کے لیے تھی رہی تمہاری چین کی بات وہ میں رکھ لیتا ہوں،اور ہاں اپنا دماغ درست رکھو تمہارے پاس صرف تب تک کا وقت ہے جب تک میں بڑوں کو اس بارے میں بتا نہیں دیتا اس کے بعد میں بلکل انتظار نہیں کروں گا تم جلد از جلد مجھے اپنے پاس چاہیے ہو

گھر چلنا ہے تو آ جاؤ میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔"

شائد اور کسی سوال کا جواب دینے کے موڈ میں نہیں تھا اس لیے اپنی بات مکمل کرتا آرام سے کمرے سے باہر نکل گیا

مجھے تو یقین نہیں آ رہا تم دونوں ایک ہی خاندان کے ہو

"جی امی یہی سچ ہے مجھے تو خود ایک خواب لگ رہا ہے"فاطمہ کو جب حریم نے ساری بات بتائی تو ششدر رہ گئی مگر وہ حریم کے لیے خوش بھی تھی کہ اسے زیان جیسا ہمسفر ملنے والا ہے اس کی بیٹی کو وہ خوشیاں ملیں گی جن کی وہ حقدار ہے

ہر ماں باپ کی یہی خواہش ہوتی ہے ان کی بیٹی زندگی میں ہمیشہ خوش رہے اسے چاہنے والا ہمسفر ملے جو زندگی کے

ہر دکھ سکھ میں اس کا ساتھ دے

فاطمہ کا بھی یہی خواب تھا جو اب حقیقت میں بدل گیا تھا

"امی آپ ناراض تو نہیں ہیں نا؟"

حریم نے ان کی مرضی جاننی چاہی

"ارے پگلی میں کیوں ناراض ہونے لگی بہت خوش ہوں تیری فکر بھی نہیں رہی اب مجھے

لیکن ایک بات بتا رہی ہوں تیری رخصتی یہی سے ہو گی

میرا خواب پورا کرے گی نا؟" انہوں نے بہت آس سے حریم کو دیکھا

"بیٹیاں اپنے گھر سے ہی رخصت ہوتی ہیں میرا گھر یہ ہے تو یہی سے رخصت ہوں گی نا، ویسے بھی ابھی بہت وقت پڑا ہے"

حریم نے اپنے ہاتھوں سے فاطمہ کا آنسو سے تر چہرہ صاف کیا تو وہ ہنس کر اس کے سر پر بوسہ دے گئیں

* * * * * * * * * * * * *

"زینی خیریت ہے آج آفس کیوں نہیں آیا تو؟" علی کو زیان نے دو دن کی تاخیر سے جانے کو کہا تھا اس لیے آج وہ آفس میں ہی تھا

تو وہاں کیا کر رہا ہے میری جان جلدی سے گھر پہنچ۔۔۔ اور سن حویلی چلے جانا وہاں سے سب کو لے کر آنا ہے۔۔۔ زی۔۔۔۔

یار باقی باتیں آمنے سامنے کریں گے ابھی وہ کر جو میں کہہ رہا ہوں اور ہاں جگر تھوڑا جلدی آنا او کے

"زیان میری بات۔۔۔۔" علی کی بات ان سنی کرتے اس نے کال کاٹ دی اور کی پیڈ پر انگلیاں چلاتا نمبر ملانے لگا

* * * * * * * * * * * *

"علی بیٹا کیا ہوا ہے زیان کو کچھ تو بتاؤ ہمیں۔۔" گاڑی زیان کے گھر رکتے ماہ نے پھر سے اس سے پوچھا یہی سوال پورا راستہ ماہ جبین نے بھی کیا مگر جواب نا ملا تھا

مجھے نہیں پتا آنٹی اس نے کہا جلدی سے سب کو لے کر پہنچ جا اور میں آگیا آپ کو لینے۔۔۔۔۔۔اب کال کر رہا ہوں محترم کال اٹھا نہیں رہے ویسے آواز سن کر تو مجھے ایسا لگتا ہے شائد کوئی چوٹ نا لگوالی ہو

"اللہ خیر کرے۔۔۔۔۔" علی کی بات سنتے ماہ جبین نے دل پر ہاتھ رکھا

"چلو اندر۔۔۔" ماہ گاڑی سے باہر نکلنے لگی تو علی نے دروازہ لاک کر دیا

"یہ کیا بچپنا ہے علی۔۔۔۔لاک کھولو گاڑی کا" آج پہلی بار ماہ نور اس طرح علی پر غصہ ہو رہی تھی جس پر وہ منہ بسور کر بیٹھ گیا

سوری آنٹی آپ کے بیٹے کا حکم ہے کچھ دیر انتظار کریں جب تک انکل نہیں آجاتے میں نے کال کی ہے انکل پہنچ ہی رہے ہیں بس دس منٹ اور پلیز۔۔۔

"یہ کیا بات ہوئی یہاں ہمارا دل بیٹھا جا رہا ہے تم لوگوں کو مستیاں سوجھ رہی ہیں اب اچانک زیان کو ولید کا خیال کیسے آگیا"

ماہ جبین نے علی کی بات سنی تو غصے میں اسی پر برس پڑی جو میسج پر زیان کو گالیاں نکال کر اپنا بدلہ لے رہا تھا

****

ولید کے آتے علی انہیں لے کر داخلی دروازے سے اندر داخل ہوا جہاں دن ہونے کے باوجود اندر رات کا سماں تھا ہر طرف گپ اندھیرا تھا

"زیان۔۔۔۔۔" ماہ نے بے چینی سے اسے آواز دی تو ایک سپاٹ لائٹ اون ہوئی جو ان کے چہروں پر پڑی اور انہیں آنکھیں بند کرنے پر مجبور کر گئی

وہی لائٹ چلتی ہوئی ایک بورڈ پر رکی جہاں پوری فیملی کی تصویریں لگی تھی ساتھ زیان اور علیزے کی بچپن کی تصاویر بھی تھی

ماہ جبین چلتی ہوئی اس طرف آئی آنکھوں میں آنسو لئے ہاتھ لگا کر ساری تصویریں دیکھنے لگی جس میں رباب۔۔۔۔زمان اور علیزے بھی تھے

پانچ منٹ بعد پورے ہال کی لائٹس اون ہوئیں تو گھر روشنی سے نہا گیا پورے گھر کو اچھے سے سجایا گیا تھا ہر طرف پھول اور غباروں سے سجاوٹ کی گئی تھی

"یہ سب کیا ہے تم تو کہہ رہے تھے اس کی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔۔۔"ماہ جبین نے علی کی پیٹھ پر زور دار تھپڑ جڑ دیا تو وہ جلدی سے اپنی پیٹ سہلانے لگا جبکہ اس کی شکل دیکھ کر ماہ اور ولید دونوں ہنسنے لگے تھے

"ہیلو ایوری ون۔۔۔۔۔۔"زیان دائیں جانب بنی راہداری سے چلتا ہوا ان کے سامنے آیا

سوری آپ کو تھوڑا سا تنگ کیا لیکن خوشخبری ہی ایسی ہے اور آپ سب کے لیے ایک سرپرائز ہے

دادی آپ کو کسی سے ملوانا چاہتا ہوں اجازت ہے۔۔۔

ہاں ہاں لے آ ہم بھی دیکھیں ایسا کون ہے جو اتنی تیاریاں کی گئی ہیں۔۔۔

اوکے۔۔۔۔پانچ منٹ کے وقفے کے بعد وہ کمرے میں سے باہر نکلا اس کے پیچھے ایک خوبصورت سی لڑکی بھی تھی اس کا ہاتھ زیان نے تھام رکھا تھا ایک چیز جو سب نے محسوس کی وہ یہ تھی کہ لڑکی خاصی گھبرائی ہوئی تھی کبھی ان سب کو دکھتی کبھی زیان کو۔۔۔۔

"او گوڈ حریم آپ یہاں ؟۔۔۔۔"سب سے پہلے علی کو ہوش آیا تو وہ جلدی سے اس سے پوچھنے لگا

"تو چپ نہیں رہ سکتا کچھ دیر۔۔۔"زیان نے اسے گھورا مگر علی بھی نظر انداز کر گیا

میری بہن کو یہاں کیوں لے آیا ہے اور اس طرح لانے کا مطلب۔۔۔ دیکھ شرط اپنی جگہ مگر۔۔۔۔

"شٹ اپ علی۔۔۔" اس وقت زیان کو اس کی فضول گوئی سے چڑ سی ہوئی تھی

"یہ کون ہے زیان؟" سوال ماہ جبین کی طرف سے کیا گیا

"جان آپ کی ہونے ولی بہو ہے یہ۔۔۔" زیان نے مسکرا کر ماہ جبین کو بتایا تو حریم نے جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا

"بہت خوب۔۔۔ اندازہ تھا مجھے، مگر تمہاری پسند بھی لاجواب ہے اتنی پیاری بہو ڈھونڈی کہاں سے تم نے۔۔۔" ماہ نے آگے آکر اسے پیار سے گلے لگایا تو ایک انجانہ سا خوشی کا احساس ہوا ان کے الگ ہوتے ہی ولید نے بھی اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا سب سے آخر میم ماہ جبین نے پیار سے اس کا ماتھا چوما جس پر حریم کی آنکھیں نم ہوئی تھیں مگر جلد خود کو سنبھال گئی تھی۔۔۔

"چلو کیک کاٹتے ہیں۔۔۔" اگلا حکم جاری کرتے زیان نے سب کے سامنے دوبارہ حریم کا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ گھبرا گئی جبکہ باقی سب دبی ہنسی ہنسنے لگے

سر پلیز چھوڑیں مجھے کیا کر رہے ہیں آپ؟

بہتر ہے اپنا ڈر نکال دو ایک بات یاد رکھو زیان شاہ کی بیوی ہو تم۔۔۔۔

"نانا بھائی کریکشن کر لے بیوی نہیں ہونے والی بیوی ہے۔۔۔" علی نے زور سے آواز لگائی تو سب نے ایک ساتھ قہقہ لگایا اور حریم زبردستی اپنا ہاتھ چھڑوا کر ماہ کے پاس آگئی

حریم اور زیان نے مل کر کیک کاٹا پھر بیٹھ کر سب باتیں گپ شپ کرنے لگے ماہ جبین تو باقاعدہ اس کا انٹرویو لینے لگی

"مجھے بہت خوشی ہوئی تم نے اپنے ماضی کو سر پر سوار نہیں کیا بلکے اپنے مستقبل کا سوچا"

ماہ نے سب کے سامنے زیان سے اپنے دل کی بات کی تو وہ حریم کو دیکھ کر مسکرایا۔۔

کس نے کہا میں اپنے ماضی کو بھول چکا ہوں؟

"کیا مطلب ہے تمہارا زیان؟" ولید کے ساتھ ساتھ باقی سب نے بھی چونک کر اسے دیکھا

"میرا ماضی بھی یہی ہے میرا مستقبل بھی۔۔۔" صوفے پر شان سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا مگر حریم کا دل کر رہا تھا سیدھا جا کر کہہ دے اتنا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔

"سیدھی بات یہ ہے جس لڑکی کو آپ لوگ دیکھ رہے ہیں وہی آپ کی علیزے ہے اور میری ہونے ولی بیوی ۔۔۔۔" ساری باتیں ان کے گوش گزار نے پر سب نے خوشی کا اظہار کیا ماہ تو حریم کو خود سے علیحدہ ہی نہیں کر رہی تھی

ماہ جبین نے شکرانے کے نوافل بھی ادا کیے علی نے اس کا خوب مذاق بنایا جس لڑکی کو غلط ثابت کرنا چاہتا تھا اسی کو دل دے بیٹھا۔۔۔

****

سب کے لاکھ منع کرنے کے باوجود حریم اپنے گھر آگئی تھی جس پر باقی سب خود اس کو چھوڑنے آئے تھے لگے ہاتھوں انہوں نے دونوں کی ایک ہفتے بعد کی شادی کی ڈیٹ بھی فکس کر دی حریم نے منع کیا اتنی بھی کیا جلدی ہے مگر وہاں کسی نے سنا ہی نہیں بلکے اسے منا کر ہاں بھی کروالی

****

جیسے ہی وہ سب چلے گئے حریم کچھ دیر فاطمہ سے باتیں کرتی رہی پھر اسے نیند آنے لگی تو اٹھ کر کمرے میں آگئی سارا دن اس نے گھر سے باہر
گزارا تھا تھکاوٹ سے ہلکان ہوتے فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔

بالوں کو تولیہ لپیٹتے وہ باہر آئی تو سیدھا کمرے میں ہی چلی گئی ارادہ تو چائے پینے کا تھا مگر نیند بھی بہت آرہی تھی

کمرے میں جاتے گیلے بالوں کو سلجھاتی جلدی سے لیٹ گئی

گیلے بال پشت پر بکھرے تھے کچھ لیٹنے کے باعث کندھے سے ہوتے ہوئے آگے کی طرف جھول رہے تھے

ناک میں چمکتا موتی اس کی خوبصورتی کو مزید بڑھا رہا تھا

مگر وہ ہر چیز سے بے نیاز آنکھیں بند کیے لیٹی تھی مگر نیند بھی کچھ پلوں کی تھی

جب اسے محسوس ہوا جیسے کچھ وائیبریٹ ہو رہا ہے

"ہیلو۔۔۔" نیند سے آنکھیں بلکل بند ہو رہی تھی نمبر دیکھنے کی اس نے زحمت ہی نا کی

بول لو کچھ گونگے تو نہیں ہو۔۔۔

"بڑی زبان چل رہی ہے آج تو میرے سامنے تو پوری بات بھی منہ سے نہیں نکلتی۔۔۔"

اگلی طرف سے آتے جواب نے اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا

کک۔۔۔کون؟

آپ کا ماضی جو مستقبل بننے جا رہا ہے

سوری سر وہ۔۔۔مجھے نیند آ رہی تھی

پتا ہے مجھے۔۔خیر کھانا کھایا ہے تم نے؟

جج۔۔۔جی کھا لیا تھا

اچھا کیا کھایا تھا

وہ علی اور آنٹی نے اتنا سارا کھانا کھلا دیا تھا تو۔۔۔

اس کا مطلب کھانا نہیں کھایا تم نے

"آپ نے کیوں کال کی؟"

زیان کا دھیان بٹانے کو اسے یہی بات سوجھی

"ابھی بتاؤں یا صبح بتاؤں۔۔۔۔۔"زیان مسکرایا تھا

"مجھے نیند آرہی ہے سر۔۔۔۔"

حریم کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی

"ہمم۔۔۔۔۔سو جاؤ تمہاری نیند کا میں صبح علاج کروں گا"

ٹوں۔۔۔۔ٹوں کی آواز کے ساتھ کال ڈراپ ہوگئی تو وہ ٹھنڈا سانس کھینچتا سونے کی کوشش کرنے لگا

"آنکھیں بند کر کے چلتے ہو کیا؟۔۔۔۔۔۔۔"زیان اتنی زور سے دھاڑا کہ سامنے موجود شخص کا ہلک تک خشک ہو گیا

س۔۔۔۔سوری سر غلطی ہوگئی۔۔۔

"تمہاری سوری کا اچار ڈالوں میں۔۔گیٹ لوسٹ فروم ہیر"

موڈ اس کا پہلے ہی خراب تھا اوپر سے آتے ہوئے شرٹ پر جوس گر گیا تو کسی اور کا غصہ کہیں اور نکل رہا تھا

"تم جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"زیان کو غصے میں دیکھ کر علی وہی چلا آیا

کیا مسئلہ ہے؟

"کچھ نہیں ہے میرا دماغ خراب مت کر جا یہاں سے۔۔۔"علی کو ایک طرف کرتے وہ اپنے آفس کی طرف چل پڑا۔۔۔

اندر آتے کوٹ اتار کر اس نے زور سے کرسی پر پھینکا۔۔۔۔

پتا ہے تیرا موڈ خراب ہے اب وجہ بھی بتا دے ویسے مجھے تو لگا تھا تو ہنستا ہوا آفس آئے گا لیکن یہاں تو الٹا ہی ہو رہا

ہے

دماغ خراب نا ہو تو کیا ہو میری ہی غلطی ہے محترمہ سر پر چڑھ گئی ہے صبح سے کتنی بار کال کی ہے پہلے نمبر بزی تھا اب اوف ہو گیا ہے اور تو اور کام پر بھی آنا گوارا نہیں کیا تیری بہن نے

اوہ یہ بات ہے میں سمجھا کوئی بڑا مسئلہ ہو گا۔۔۔

کیا مطلب ہے تیرا یہ چھوٹی بات ہے؟

"کال کیوں نہیں اٹھا رہی اس کا مجھے پتا نہیں ہاں کام پر نا آنے کی وجہ میں جانتا ہوں"

علی کی بات سنتے زیان نے بھنویں اچکائیں جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو بتا بھی دو اب۔۔۔

اس کو دادی اور فاطمہ آنٹی نے منع کیا تھا ان کا ماننا ہے کہ شادی کو ایک ہفتہ رہتا ہے اس طرح باہر نکلنا مناسب نہیں اور بقول ان کے دلہن پر روپ نہیں چڑھتا۔۔۔

یہ بھی میں بتا دوں اگر تو سوچ رہا ہے کہ کنٹریکٹ کو ذریعہ بنا کر بلیک میل کرے گا تو غلط سوچ ہے جانی کنٹریکٹ میں صاف صاف لکھا ہے لڑکی شادی کے لیے دو ہفتے کی چھٹی لے سکتی ہے۔۔۔زیان کو منہ کھولتا دیکھ خود ہی اس کی بات کا جواب دینے لگا آخر کو اس کی رگ رگ سے واقف جو تھا۔۔۔

"بھاڑ میں جا تو شکل گم کر اپنی۔۔۔۔۔"علی کو ہنستا دیکھ اس نے پاس پڑی فائل اٹھا کر اسے ماری جو وہ پکڑ کر دوبارہ میز پر رکھ چکا تھا

****

یہ کیا بات ہوئی آپ نے اس کا گھر سے نکلنا بند کر دیا ہے مجھے آفس کا کچھ کام تھا اس سے کچھ امپورٹنٹ پیپرز دئے تھے اسے سنبھالنے کے لیے۔۔۔

"کچھ دن کی بات ہے اپنا کام بعد کے لیے سنبھال کر رکھ لو۔۔۔۔"زیان کو نظر انداز کرتے ماہ جبین ماہ نور کو

ضروری چیزوں کی لسٹ بنانے کا کہہ رہی تھی

میں خود چلا جاتا ہوں پوچھ کر واپس آجاؤں گا۔۔۔

خبر دار جو تم نے وہاں قدم رکھا اچھے سے پتا ہے مجھے کیا کام ہے تمہیں شادی سے پہلے نہیں جانا بات کرنی ہے ویسے بھی فاطمہ کو کہہ دیا ہے میں نے وہ تمہیں ملنے نہیں دے گی علیزے سے۔۔۔۔۔

"یہ کیا بات ہوئی آپ سراسر ظلم کر رہی ہیں اب۔۔۔" جھنجھلا کر کہتا بغیر کچھ سنے باہر نکل گیا ورنہ علی کو ائیر پورٹ چھوڑنے میں یقیناً اسے دیر ہو جاتی۔۔۔۔

چاہتا تو وہ بھی نہیں تھا مگر میٹنگ بہت امپورٹنٹ تھی اس لیے اس نے دو دن میں ہی اسے سارا کام ختم کرنے کا کہہ دیا تھا

****

یہ لو بھئی۔۔۔۔۔ دروازہ بند ہے کمرے کا

عمر کے کہنے پر قاسم بابا خود کھانے کی ٹرے لے کر گئے مگر زیان نے کچھ کہا ہی نہیں دروازہ بھی نہیں کھولا

"اچھا آپ رکھ دیں تھوڑی دیر سے دیکھتا ہوں میں۔۔۔" کھانے کو فریج میں رکھتے وہ کرسی پر بیٹھ گیا

"ہوا کیا ہے ویسے کل تو بھائی بہت خوش تھے بھابی کے آنے پر۔۔۔۔"

عمر نے زیان کو جتنا خوش دیکھا تھا شائد ہی کبھی دیکھا ہو

"محبّت ہو گئی ہے تمہارے بھائی کو۔۔۔۔۔" گاجر کا ٹکڑا منہ میں ڈالتے قاسم بابا ہنس پڑے تھے

"آپ کو کیسے پتا؟" عمر نے حیرت سے اسے دیکھا

ہاہاہا۔۔۔۔۔ بیٹا جی عمر ہو گئی ہے میری۔۔۔۔

دنیا دیکھی ہے کل تک جو انسان خوش تھا آج دکھی ہو کر کمرے میں بند ہے کل رات سے کھانے کا ایک نوالہ نہیں

لیا بار بار کال آنے پر موبائل دیکھتا ہے۔۔۔

چھوٹی سے چھوٹی بات پر چڑ جاتا ہے اسے دیوانگی کہتے ہیں

محبّت ہے ہی ایسی شے انسان کو پاگل بنا دیتی ہے

تمہارے بھائی بھی اسی منزل کے مسافر ہیں

پھر کیا وہ کمرے سے باہر نہیں آئیں گے ؟

"آئیں گے مگر اس وقت انہیں تنہائی کی ضرورت ہے سمجھے۔۔۔" عمر کے سر پر ہاتھ رکھتے ٹوکری سے ایک اور گاجر اٹھا کر وہ باہر نکل گئے

****

"کون ؟۔۔۔۔۔" انجانے سے کال آئی تو حریم نے اٹھایا نہیں مگر لگاتار اسی نمبر سے کال آتی دیکھ اس نے کال رسیو کر لی

آپ علیزے بھابی ہیں ؟

"جی مگر آپ کون ہیں اور مجھے بھابی کیوں کہہ رہے ہیں ؟" کل زیان نے اسے سب سے ملوایا تھا مگر آواز سے حریم نے اسے پہچانا ہی نہیں

عمر بات کر رہا ہوں میں زیان بھائی کے گھر سے

"جی کہیے۔۔۔۔۔" حریم نے اسے زیان کا نام لینے پر پہچان لیا تھا

ایک درخواست تھی آپ سے اگر برا نا مانیں تو۔۔۔۔

کہیے۔۔۔

وہ زیان بھائی نے رات سے کچھ نہیں کھایا آج بھی آفس سے آتے کمرے میں بند ہیں پلیز آپ ان سے بات کر لیجیے

شائد آپ کی بات مان لیں

مگر آپ دادی کو کال کریں نا میں کیسے کروں ؟

"اور کسی کی کال نہیں اٹھا رہے اس لیے آپ سے کہا اب بھی کھانا نہیں کھایا تو ان کی طبیعت خراب ہو جائے گی اس لیے آپ سے کہہ رہا ہوں سوچیے گا ہو سکے تو۔۔۔"

کال کاٹ کر اس نے لمبا سانس لیا کیوں کے زیان سے چھپ کر حریم کو کال کی تھی وہ نہیں چاہتا تھا زیان اس طرح کمرے میں بغیر کھائے پیے بند رہے آخر کو اس کا محسن تھا وہ کیسے اسے پریشانی میں اکیلا چھوڑ دیتا۔۔۔

****

فلائٹ لینڈ ہوتے علی نے اپنا بیگ ایک طرف کھڑا کیا پھر نمبر چینج کر کے سب سے پہلے زیان کو کال کی جو کہ بیل جانے کے باوجود اس نے اٹھائی نہیں۔۔۔

"سر سب ٹھیک تو ہے ؟"

رمیز نے اسے پریشان دیکھا تو پوچھ لیا

نہیں کوئی بات نہیں زیان کو کال کر رہا تھا مگر شائد وہ مصروف ہے تم چھوڑو میں بعد میں کر لوں گا وہ رہی ہماری کار تم سامان رکھواؤ میں آتا ہوں۔۔۔

****

"بھائی صاحب آپ پاکستان سے ہیں کیا؟"

ایک بوڑھی عورت رمیز کے پاس آئی اور اس سے سوال پوچھنے لگی

رمیز نے جائزہ لیا تو اس عورت کی شکل پر جھریاں پڑی ہوئی تھی بہت ہی کمزور بھی لگ رہی تھی بال بھی بکھرے ہوئے تھے اس نے میلی سی ساڑھی پہن رکھی تھی

"آپ اردو کیسے بول رہی ہیں؟" اسے سب سے زیادہ حیرانی اسی بات سے ہوئی لندن میں رہ کر وہ اتنی اچھی اردو کیسے بول رہی ہے

ارے بیٹا میں بھی پاکستان سے آئی تھی ایک سال ہو گیا میرا بیٹا مجھے لے آیا تھا بہت بڑا افسر لگا ہے یہاں اس نے مجھ سے کہا اسے گوری میم سے شادی کرنی ہے میں نے بھی ہاں کر دی

بیٹا جس میں تم خوش میں بھی خوش۔۔۔۔۔ ارے بیٹا مجھے کیا پتا تھا وہ کمبخت۔۔ عورت کے آتے ہی میرا بیٹا پرایا ہو جائے گا

دوسرے ہی دن دونوں نے مجھے گھر سے نکال دیا تم بتاؤ بیٹا ایک ماں کو یہ صلہ ملنا چاہیے اولاد کی محبّت کا۔۔۔۔

"ارے ماں جی آپ رو کیوں رہی ہیں صبر سے کام لیں تھوڑا ٹھیک ہو جائے گا سب۔۔۔۔" رمیز نے اسے گلے لگا کر تسلی دی تو وہ چپ ہو گئی

بیٹا تمہیں پتا ہے کیا یہاں غریب لوگوں کا گھر کہاں ہے رہنے کو جگہ نہیں ہے میرے پاس اور ان انگریزوں کی مجھے بڑ بڑ سمجھ نہیں آتی اب تو بھوک کے مارے بھی برا حال ہے

میں تو ابھی یہاں آیا ہوں ماں جی آپ ایک کام کریں یہ رکھ لیں علی نے اسے کچھ کرنسی دی تھی یوز کے لیے جب تک دوسری رقم بینک سے نہیں نکال لیتے رمیز نے اس میں سے آدھے پیسے اس بوڑھی عورت کو دے دئے

۔۔۔۔

"یہ کر رہا ہے پاگل۔۔؟" علی نے دور سے اس کی حرکت دیکھ کر ماتھا پیٹا۔۔۔

"رمیز ڈونٹ!۔۔۔۔ رمیز!۔۔۔۔" اس نے دور سے ہی آواز لگائی مگر وہ خدمت خلق کے جذبے میں ڈوبا ہوا شخص اس کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا

شکریہ بیٹا خدا تمہارا بھلا کرے جیسے ہی اس عورت نے علی کو اشارہ کرتے دیکھا جلدی سے رمیز سے اجازت لیتی

چلتی بنی

مگر اگلے پل سامنے کا منظر دیکھ کر رمیز کی آنکھیں کھل گئیں کیوں کے وہ اس کے سامنے ریڈ کلر کی سپورٹ کار میں بیٹھ چکی تھی

دیکھتے دیکھتے کار سے کھڑے ہو کر اس نے ساڑھی اتار کر باہر اچھال دی جو کہ فرضی اوڑھی گئی تھی اندر سے اس نے بلیک کلر کی جینز اور شارٹ شرٹ پہن رکھی تھی جو مشکل سے اس کے پیٹ کو ڈھانپ رہی تھی

ایک نظر رمیز کو دیکھتے اس نے وگ اتار کر اسی کی طرف اچھال دی اپنے سنہری بال ایک ہاتھ سے جھٹکتے اس نے فلائنگ کس اس کی طرف اچھالی اور بائے بائے کہتی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی

"یہ۔۔۔ کیا کیا تم نے ؟" وہ غصے سے اس کی عقل پر ماتم کرتا ہانپنے لگا

میں تو مدد کر رہا تھا سر مگر وہ۔۔۔

"کر دی اپنی ماں کی مدد تو چلو اب یا اور کسی ماں کا انتظار کرنا ہے۔۔۔۔" اس پر تیکھی نظر ڈال کر طنز کرتا کار میں بیٹھ گیا تو رمیز بھی روتی صورت لئے کار میں بیٹھنے لگا

****

زیان صوفے پر بیٹھا ماتھے پر بل لئے پچھلے آدھے گھنٹے سے صرف چینل تبدیل کر رہا تھا جب اس کا موبائل وائبریٹ ہوا

ایک نظر موبائل سکرین پر چمکتے نام کو دیکھ کر وہ فریز ہو گیا پھر جلدی سے ایل سی ڈی اوف کرتے سیدھا ہو بیٹھا

"زیان سپیکنگ۔۔۔۔۔" کال رسیو کرتے ایک مسکراہٹ اس کے لبوں پر آ ٹھہری

"السلام علیکم۔۔۔۔۔"

اگلی طرف سے ابھرتی آواز سن کر اس نے زبان دانتوں میں دبائی۔۔۔

"سلام کا جواب بھی دیا جاتا ہے سر۔۔۔"

زیان کے خاموش رہنے پر اسے لگا شائد اسے یاد نہیں

"وعلیکم اسلام۔۔۔"مزید تاخیر کے اس نے جلدی سے جواب دیا

"کیسے یاد کیا؟۔۔۔"دونوں کے درمیان موجود خاموشی کو زیان کے اگلے سوال نے توڑا

"وہ میں۔۔۔ایسے ہی گیم کھیل رہی تھی تو آپ کا نمبر لگ گیا" جلدی سے بہانہ بنایا

اچھا ایسی کون سی گیم ہے جسے کھیلتے ہوئے نمبر بھی ڈائل ہو جاتا ہے ؟

گھ۔۔گھر میں سب کیسے ہیں؟

باتوں کو نظر انداز کرنے کا ہنر کمال کا ہے تمہارا، خیر ٹھیک ہیں سب۔۔۔

"میری ہونے والی ساس کیسی ہے؟"انداز شرارتی تھا

ٹھ۔۔ٹھیک ہے

"تم سب سے ایسے بات تو نہیں کرتی میرے لیے اسپیشل انداز کیوں ہے تمہارا؟"

زیان نے اس کے ڈر ڈر کر بات کرنے پر چوٹ کی

م۔۔۔میں رکھتی ہوں کام ہے مجھے

خبردار کال کاٹی تو، مجھے بات کرنی ہے تم سے

"علیزے۔۔۔"کوئی جواب نا ملنے پر اس نے آواز دی

جی سر۔۔۔۔۔۔۔

یہ بتاؤ تم آفس کیوں نہیں آرہی؟

وہ۔۔۔وہ دادی نے منع کیا ہے اس لیے۔۔

ہمم۔۔۔اور میری کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھی؟

وہ۔۔۔۔وہ موبائل امی کے پاس ہوتا ہے اور امی بیٹھی تھی جب آپ نے کال کی انہوں نے منع کیا بات کرنے کو

۔۔۔

کیا میں وجہ جان سکتا ہوں؟

وہ کہتی ہیں رخصتی کے بعد جتنی چاہے باتیں کر لینا۔۔۔

غلط۔۔۔

"کیا؟۔۔۔" حریم کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی

تمہاری امی غلط کہہ رہی ہیں علیزے شاہ رخصتی کے بعد میں صرف باتوں سے کام نہیں چلاؤں گا بلکہ میں تو۔۔۔۔۔

"س۔۔۔ سر وہ مجھے نیند آئی ہے آپ کھانا کھا لیجئے گا۔۔۔" حریم نے جلدی سے اپنی کہتے ڈر سے کال کاٹ دی پتا نہیں زیان آگے کیا کہہ دیتا یہی سوچ کر اس کے گال سرخ ہو گئے

"ہاہاہاہاہا۔۔۔ کمال کی بندی ہے بات پوری بھی نہیں کرنے دی"

زیان ہنستا ہوا نیچے کھانا کھانے چلا گیا

کھانا کھا کر اس نے عمر کا شکریہ ادا بھی کیا اس کی وجہ سے وہ کتنے گھنٹوں بعد علیزے کی آواز سن کر آیا تھا

"جان یہ کیسا ہے؟"

شوپنگ مال میں ماہ جبین کو ایک سلیو لیس سوٹ دکھاتے اس نے جاننا چاہا

"بے شرم ساری حیا بیچ کر کھا گیا ہے کیا ہماری بہو کو ایسے کپڑے پہنائے گا"

اس دکان میں بیٹھے یہ پانچویں بار تھا زیان جان کر ایسے ڈریس نکال کر لے آتا کسی کی بازو نا ہوتی کوئی آدھا ہوتا کوئی بیک لیس ہوتا ہر بار ماہ جبین برے منہ برے منہ بنا کر زیان کو باتیں سنانے لگتی وہ بھی خوب انجوائے کر تا وہیں ماہ کا

ہنس ہنس کر برا حال تھا

تین گھنٹے لگانے کے بعد زیان نے لال اور سنہری امتزاج کا لہنگا پسند کیا اپنی لیے شیروانی بھی ساتھ میچ کر کے لی

تب تک ماہ نے اور بہت سے نئے ڈیزائن کے کام والے کپڑے حریم کے لیے پیک کروالئے

زیادہ تر وہی رنگ تھے جو زیان کو پسند تھے وائٹ اور ریڈ کی کلر کے

کچھ کپڑے انہوں نے اپنی پسند سے بھی لئے

ماہ جبین کے کہنے پر زیادہ تر کپڑے کام والے تھے مگر ماہ نے خود سے کچھ ہلکے کام والے ڈریس بھی پیک کروالئے

تھے سب سے ہٹ کر ایک ساڑھی تھی جو ریڈ کلر کی تھی لیکن اس کے چاروں طرف بلیک ایمبرائڈری کی گئی تھی

شاپ سے باہر نکلتے زیان نے سامان عمر کو پکڑا دیا کہ گاڑی میں رکھ آئے

آپ کو نہیں لگتا باقی خریداری ہمیں کل کرنی چاہیے

"بلکل نہیں اور بہت کام ہیں ہمیں شرافت سے چلو ساتھ

اس کے بعد چاہو تو کھانا کھالیں گے تھوڑا بریک مل جائے گا" زیان کو لیتی وہ جیولر کی شاپ پر چلی گئی

ماہ نور اور ماہ جبین نے مل کر حریم کے لیے زیور لئے زیان تب تک پوری دکان دیکھ چکا تھا

کبھی بریسلیٹ نکلوا کر دیکھنے لگتا کبھی نیکلس مجال ہے کچھ پسند آیا ہو

"سر آپ کو چاہیے کیا بتادیں شائد ہمیں سمجھ آجائے۔۔" آخر تنگ آکر سیل بوائے نے پوچھ لیا تو زیان انگلی

چہرے پر رکھتا رکھ کر سوچنے کی ایکٹنگ کرنے لگا

کچھ امیزنگ سا جسے دیکھ کر واؤ کہنے کا دل کرے

کیا ہے نا میری ہونے والی بیوی بہت خاص ہے مجھے کچھ یونیک چاہیے جو اسے سب سے مختلف بنائے اب بتائیں کیا

ہے آپ کے پاس کچھ ایسا؟

اوکے سر ویٹ کریں ہمارے پاس ایک پیس پڑا ہے ایسا شائد آپ کو پسند آجائے

"ضرور۔۔" زیان نے مسکرا کر اسے اجازت دی خود انتظار کرنے لگا گھما کر ایک نظر ماہ جبین کو بھی دیکھ لیتا جو ایسا لگتا تھا پوری دکان خریدنے کا ارادہ رکھتی تھی

"سر یہ دیکھیں کل ہی آیا ہے ہمارے پاس ابھی تک کسی کو دکھایا نہیں ہم نے۔۔۔"

لڑکے نے باکس کھول کر اس کے آگے رکھ دیا جس میں نفیس سی گولڈ کی چوڑیاں تھی ان کی ڈیزائننگ میں ڈیمنڈ یوز کیے گئے تھے

بیوٹیفل۔۔۔ یہ ہوئی نا بات آپ اسے علیحدہ سے پیک کر دیجئے

"اوکے سر۔۔۔"۔ لڑکا خوشی سے باکس اٹھا کر کاؤنٹر سائیڈ پر لے گیا جہاں باقی کے زیورات بھی رکھے تھے

****

"شکر ہے میٹنگ اچھے سے ہو گئی سر۔۔ میں تو ڈر رہا تھا۔۔۔" ہوٹل سے باہر نکلتے رمیز نے علی سے کہا جو کافی پر سکون تھا

"تم بھی عجیب آدمی ہو یار جہاں گھبرانا چاہیے وہاں بلکل نہیں گھبراتے جہاں نہیں گھبرانا چاہیے وہاں گھبرا جاتے ہو۔۔۔"۔ بات کرتے اس نے رمیز کو پچھلا قصہ یاد دلایا

"سر بس بھی کریں اب غلطی تو کسی سے بھی ہو سکتی ہے۔۔۔" رمیز نے اپنا بچاؤ کیا

"ہاہاہا۔۔ بلکل مگر تمہارے جیسا دریا دل کوئی نہیں یا شائد میں نے نہیں دیکھا۔۔ اچھا مجھے کچھ کام ہے آتا ہوں میں"

رمیز کو چھوڑ کر وہ سڑک کی دوسری جانب مڑ گیا جہاں کچھ دیر پہلے اس نے جانا پہچانا چہرہ دیکھا تھا

لسن اسٹاپ۔۔۔ آئی وانٹ تو ٹالک ٹو یو۔

"اوہ گوڈ سیو می۔۔۔" ہاتھ میں پکڑا شو پیس واپس رکھتے اس نے سامنے دیکھتے الٹی سمت دوڑ لگائی

علی کو وہ پہلے ہی دیکھ چکی تھی جب اس نے اپنی دوستوں سے لگائی شرط کو پورا کرنے کے لیے اس کے ساتھی کو بیوقوف بنا کر پیسے لئے تھے

"کہاں تک بھاگو گی آج تم نہیں بچو گی ایک بار ہاتھ تو لگو۔۔۔" علی زور سے چلاتا ہوا اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا

"رکو بہت ہو گیا تمہارا۔۔۔۔" گلی کے موڑ پر ہی علی نے اسے پکڑ لیا

"چھوڑو میرا ہاتھ پاگل آدمی۔۔۔۔"

اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنے کے لیے جی جان سے کوشش کر رہی تھی جبکہ پوری کی پوری اس کے حصار میں قید تھی

"ایسے کیسے چھوڑ دوں پہلے یہ بتاؤ میرے دوست کو کیوں بیوقوف بنا کر لوٹا تھا ہاں۔۔۔، دیکھنے میں تو تم اچھی خاصی لگتی ہو جواب دو۔۔۔۔۔" علی کی سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی

میں نے نہیں لوٹا تمہارے دوست کو سمجھے وہ تو بس ایک مذاق تھا چھوڑو مجھے۔۔۔۔

"مذاق!۔۔۔۔۔

ایک آدمی کی جمع پونجی چھین لیتی ہو یہ تمہارا مذاق ہے کہیں تم چورنی تو نہیں ہو؟" اس کے دونوں ہاتھ ابھی تک علی کے قید میں تھے

واٹ رابش۔۔۔۔اور یہ جمع پوچھی کیا ہے؟

"پوچھی نہیں پونجی محترمہ اور ابھی کے ابھی پیسے واپس کرو جتنے تم نے لئے تھے۔۔۔۔۔" علی نے اس کے کان میں سرگوشی کی

اوکے اوکے میں دے دیتی ہوں۔۔۔

ہاں تو دو نا۔۔۔

ہاتھ تو چھوڑ دو مینٹل کیس۔۔۔

"یہ لو چھوڑ دیئے۔۔۔" علی نے اس کے دونوں ہاتھ آزاد کرتے اپنا ہاتھ اس کی کمر پر رکھ کر حصار کھینچا

"دور ہٹو مجھ سے۔۔۔" غصے میں چلا رہی تھی

"پہلے پیسے ؟۔۔۔" آرام سے کہتا وہ سامنے کھڑی سنہری بالوں والی لڑکی کو دیکھنے لگا

کوئی اور وقت ہوتا تو شائد اس کی تعریف بھی کر دیتا

"یہ لو۔۔۔۔۔" پیسے نکال کر جلدی سے اس نے علی کے ایک ہاتھ پر رکھ دئے

"ہمم ٹھیک ہے لیکن اگر دوبارہ کیا نا تو۔۔۔"۔ انگلی اٹھا کر اسے وارننگ دینے لگا

تم سائیکو ہو کیا میں نے کہا نا مذاق تھا وہ سب اب تم مجھے چھوڑ رہے ہو یا میں پولیس کو فون کروں

"اوپس سوری اینڈ بیسٹ لک اگلی چوری کے لیے۔۔۔۔" ایک آنکھ مارتا اسے مزید چڑا گیا

"سائیکو۔۔۔" اپنا حلیہ درست کرتی وہ پیر پٹختی اپنے راستے ہو لی

****

مایوں کا فنکشن حویلی میں ہی ارینج کیا گیا تھا

حریم اور فاطمہ کو عمر خود لے کر آیا تھا

زیان بھی کچھ دنوں کے لیے حویلی شفٹ ہو گیا تھا ایک شرط پر کہ رخصتی کے بعد علیزے کو اپنے گھر لے جائے گا

کسی کو اس کی بات پر اعتراض نا ہوا

ماہ جبین نے دونوں کو حویلی کے الگ الگ پورشن میں رکھا تھا زیان کا کمرہ سیکنڈ فلور پر تھا مگر حریم اور فاطمہ کو نیچے کے فلور کا کمرہ دیا گیا تھا جو ماہ جبین کے کمرے کے ساتھ والا تھا

رسم کا انتظام حویلی کے پیچھے والے باغ میں کیا گیا تھا

حریم نے پیلے رنگ کا بھاری سا پاؤں کو چھوتا فراک پہنا تھا

ساتھ ہی دوپٹہ اس کے سر پر سیٹ کیا گیا تھا

اس لباس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی آج تک اس نے سادے سوٹ ہی پہنے تھے اس طرح تیار ہو کر تو وہ شادیوں میں بھی نہیں جاتی تھی

آئینے میں خود کو دیکھ ہی رہی تھی جب ماہ کے ساتھ کچھ لڑکیاں آکر اسے کمرے سے باہر لے گئیں

****

زیان نے وائٹ کلر کا شلوار قمیض اور ساتھ ڈیزائنر واسکٹ پہنی تھی جو حریم کے ڈریس کے ساتھ کی تھی

کچھ پلوں کے انتظار کے بعد حریم کو اس کے ساتھ لا کر بیٹھا دیا گیا

"اب نہ آگے بڑھوں نہ پیچھے ہٹوں تم سے تم تک ٹھہر گیا ہوں میں"

"بیوٹیفل۔۔۔"۔زیان نے اس کے قریب ہوتے سرگوشی کی تو حریم گھبرا کر دور کچھ دور ہو گئی زیان کو کہاں یہ سب منظور تھا وہ خود بھی غیر محسوس طریقے سے دوبارہ اس کے قریب ہو گیا

"بھاگنے کی کوشش ترک کر دو اب تمہارا ہر راستہ مجھ سے شروع ہو کر مجھ پر ہی ختم ہوتا ہے۔۔۔۔" وہ دوبارہ سرگوشی کرتے ہوئے اسے باور کرا گیا

سب نے باری باری رسم کی تو ہلا گلا شروع ہو گیا حریم نے ماہ کو بلانا چاہا تو زیان نے ہاتھ میں پکڑی تھوڑی سی مٹھائی اس کے منہ میں ڈال دی مارے حیرت کے حریم آس پاس دیکھنے لگی مگر وہ بے شرم بنا مسکرا کر اسے دیکھنے میں مصروف تھا

اگلے دن مہندی کی رسم میں کچھ وقت باقی تھا جب زیان خود جا کر علی کو ایئرپورٹ سے لے کر حویلی ہی آگیا اسے مجبور کر دیا جب تک شادی نہیں ہو جاتی وہ اس کے ساتھ رہے گا

رسم سے پہلے اس نے حریم کو میسج کیا اسے اپنی تصویر بھیجے جو حریم نے تو پڑھا نہیں کیوں کہ وہ اس وقت واش روم میں تھی

اس کی جگہ علی جو ابھی اس کے کمرے میں آیا تھا حریم سے ملنے، میسج پڑھ کر زور سے ہنسا

پھر جلدی سے اپنی دو تین تصویریں بنا کر زیان کے نمبر پر سینڈ کر دی

خود آرام سے کمرے سے باہر نکل گیا

****

حریم نے ماہ کے کہنے پر شرارہ زیب تن کیا تھا خوبصورتی سے کیے گئے میک اپ نے اس کی خوبصورتی کو اور بڑھا دیا تھا

زیان تو ایک پل کے لیے اس سے دور نا ہوا حریم جتنی دیر سٹیج پر بیٹھی زیان نے بغیر کسی شرم اور ہچکچاہٹ کے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے رکھا

"زینی بھائی اب تو چھوڑ دیں علیزے آپی کا ہاتھ انہیں مہندی لگنی ہے" مہمانوں سے آئی ایک لڑکی نے زیان کی حرکت پر چوٹ کی تو سبھی نے قہقہ لگایا

"بڑے ہی ظالم لوگ ہو ویسے خیر یہ لو لے جاؤ اچھی سی مہندی لگانا میری ہونے والی بیوی کو۔۔۔"

اس نے احسان کرتے ہوئے ہاتھ چھوڑ ہی دیا

علیزے کے جانے کے بعد اس نے سب سے پہلے علی کو ڈھونڈا

پھر سب کی پرواہ کیے بغیر اس کی حرکت پر خوب بدلہ لیا جو کافی دیر تک اس سے معافی مانگتا رہا

مگر زیان اسے چھوڑنے کے موڈ میں ہی نہیں تھا

****

آخر انتظار کا لمحہ بھی آن پہنچا

علیزے کی رخصتی اس کے گھر سے ہونے تھی علی خود اسے وہاں لے گیا تھا اور ماہ جبین کے کہنے پر اسے پارلر چھوڑ نے چلا گیا

لیکن ہر پانچ منٹ بعد زیان اسے کال کر کے علیزے کا پوچھنے لگتا آخر تنگ آ کر اس نے کہہ دیا رخصتی تک اپنی بے صبری سنمبھال کر رکھے

علیزے وقت پر تیار ہو گئی تھی آج اس نے سرخ رنگ کا لہنگا پہنا تھا جو زیان نے ہی اس کے لیے پسند کیا تھا

"ماشاءاللہ۔۔۔ دن میں کئی برائیڈلز تیار کرتے ہیں مگر آپ کی خوبصورتی کے آگے وہ تو کچھ بھی نہیں۔۔۔ آپ کا شوہر تو دیکھتے ہی دیوانہ ہو جائے گا"

لڑکی نے ہنس کر اسے چھیڑا تو شرم سے نظریں جھکا گئی آج تو اس کا اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا

کچھ دیر انتظار کے بعد اسے پیغام آیا کہ اسے باہر لینے کے لیے آئے ہیں چادر سے خود کو اچھے سے ڈھانپتی وہ سہج سہج کر باہر نکلی جہاں ایک اور امتحان اس کا منتظر تھا

****

زیان نے آج شیروانی پہنی تھی دل تو اس کا سفید لباس پہننے کا تھا مگر ماہ جبین نے خاص تاکید کی تھی جس پر وہ انکار نا کر سکا

بالوں کو روز کی نسبت الگ سٹائل سے سیٹ کرتے اس نے اپنا پسندیدہ پرفیوم خود پر چھڑکا۔

پاؤں میں اس نے کھوسہ ڈالا تھا

آئینے میں دوبارہ اپنی تیاری پر نظر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا برات کے جانے میں ابھی وقت تھا تب تک وہ اپنی خواہش پر عمل کرنے کا سوچ کر مسکرا اٹھا

****

حریم جیسے ہی باہر آئی سامنے زیان کو دیکھ کر حیرت سے منہ کھل گیا

"مجھے گاڑی میں بیٹھ کر دیکھ لینا آرام سے ویسے بھی اب لائف ٹائم تمہارا ہی ہوں۔۔۔۔"زیان نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما اور چلنے میں مدد دی

جیسے ہی علیزے گاڑی میں بیٹھی اس نے جھک کر باہر لٹکا لہنگا اندر کیا اور دروازہ بند کرتے ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا

آپ یہاں کیسے ؟میرا مطلب ہے مجھے لینے علی بھائی نے آنا تھا

"ہاں آنا تو اس نے ہی تھا مگر میں نے اسے منع کر دیا۔۔۔"اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ اسے نظریں جھکانے پر مجبور کر گیا

"گھر پر سب لوگ کیا سوچیں گے۔۔۔"علیزے نے پریشانی سے اسے دیکھا

"کچھ نہیں سوچیں گے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

میرے ساتھ بیٹھی ہو مجھے دیکھو اور تم نے بتایا نہیں میں کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔؟"اسے تسلی دیتے آخر میں وہ شوخ ہوا تھا

ٹھیک لگ رہے ہیں۔۔۔

خدا کو مانو یار لوگ میری تعریف کرتے نہیں تھک رہے تم کہہ رہی ہو ٹھیک لگ رہا ہوں

اچھے سے دیکھ کر بتاؤ۔۔۔

علیزے نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا ہلکی ہلکی داڑھی مونچھیں۔۔۔، سفید رنگت چمکتی آنکھیں۔۔ بیشک ہر لڑکی

ایسے ہی ہمسفر کی خواہش کرتی ہے جو علیزے کو مل گیا تھا

"بس بھی کرو یار نظر لگاؤ گی کیا؟" اس کے شوخ جملے پر سرخ پڑتی وہ رخ موڑ گئی تبھی زیان نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

" تھینکس۔۔۔۔میری زندگی بننے کے لیے۔۔۔۔۔"زیان اپنی محبّت کا اظہار کرتا اس کی دھڑکنوں کو مزید تیز کر گیا

****

" آپ۔۔۔۔ آپ نے گاڑی کیوں روک دی؟۔۔۔"۔اس وقت سنسان سڑک پر زیان کا گاڑی روکنا اسے پریشانی سے دوچار کر گیا

میں سوچ رہا ہوں یہاں جھاڑیوں کے پیچھے چھپ کر اگر ہم دونوں کچھ۔۔۔۔۔

" آپ کا دماغ خراب ہے کیا؟۔۔۔کیسی باتیں کر رہے ہیں گھر پر سب لوگ ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے ایک تو آپ لینے آگئے اوپر سے یہاں گاڑی بھی روک دی۔۔" مگر دوسری جانب وہ سکون سے بیٹھا موبائل سے کھیلنے میں مصروف تھا

سر پلیز۔۔۔گھر چلیں۔۔۔

یار مانا کہ تم میرے دل میں بس چکی ہو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں اب میں تمہیں گود میں لئے سڑکوں پر بھاگتا پھروں۔۔۔

میں نے ایسا کب کہا؟۔۔

ہاں تو یار گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا ہے تمہاری جلدی کا اور کیا مطلب نکالوں میں۔۔۔۔

"پہلے بھی بتا سکتے تھے آپ؟"اس بار زیان کو وہ کچھ خفا خفا سی لگی

"نہیں ۔۔۔۔ پھر اس لڑائی کا مزہ کیسے لیتا۔۔ اچھا ایک کام کرو تم بیٹھو گاڑی میں، میں کوشش کرتا ہوں ٹائر تبدیل کرنے کی۔اوکے ۔۔۔۔"۔پیار سے اس پر نظر ڈالتا وہ گاڑی سے نیچے اتر گیا جبھی ہاتھ میں پکڑا موبائل زمین پر گر گیا۔۔۔

گاڑی کا دروازہ بند کرتے وہ موبائل اٹھانے کے لیے جھکا ہی تھا جب اسے حریم کی چیخ سنائی دی مگر اگلے ہی پل دو آدمی اس پر گن تان چکے تھے

خبر دار ہلنے کی کوشش مت کرنا خاموشی سے کھڑے ہو جاؤ"

"دیکھو بھائی میں بغیر ہلے کھڑا نہیں ہو سکتا تم لوگ سوچ کر بتا دو نہیں ہلنا یا کھڑا ہونا ہے"

"اے تو زیادہ ہوشیاری مت کر سمجھا ورنہ یہ تیری حور جان سے جائے گی ۔۔۔۔۔۔"گاڑی کی دوسری طرف سے ایک آدمی نے حریم کی طرف اشارہ کیا تو زیان جلدی سے سیدھا ہوا ایک منٹ کے لیے تو وہ بھول ہی گیا تھا یہاں اکیلا نہیں ہے

"زیان !۔۔۔ آپ پلیز ان کی بات مان لیں۔۔۔۔۔"حریم نے کانپتی ہوئی آواز سے کہا

"واہ بے تیری حور تو بڑی سمجھدار ہے، اے دیکھ تو کیا روپ چڑھا ہے اس کی بلبل پر ام۔۔۔۔ما"اس نے کمینگی سے دیکھتے حریم کی طرف کس اچھالی جو زیان کا خون کھولا گئی

"تیری ہمت کیسے ہوئی اس کے بارے میں یہ سب کہنے کی آج میں تجھے بتاتا ہوں کسی اور کی عزت کی طرف میلی نظر سے دیکھنا کا کیا انجام ہوتا ہے۔۔۔۔"

بغیر انہیں سمجھنے کا موقع دیئے ان کے ہاتھ سے پسٹل تھام کر دور گرا چکا تھا

ایک ہاتھ اس کی گردن پر جماتے لگاتار کئی گھونسے اس کے پیٹ میں مار چکا تھا جبکہ باقی دو زیان کو قابو کرنے میں ہلکان ہو رہے تھے

ایک آدمی کو ہوش وحواس سے بیگانہ کرنے کے بعد دوسرے کے گھٹنے پر اس نے زوردار کک ماری تو وہ سڑک پر گر کر درد سے کراہنے لگا

زیان!۔۔۔۔۔ پیچھے سے آتی نسوانی چیخ پر اس کا اٹھتا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا جھٹ سے رخ موڑ کر اس نے دیکھا تو حریم گاڑی سے باہر کھڑی تھی

"علیزے!۔۔۔۔۔ چھوڑو اسے "زیان کا اگلا سانس حلق میں اٹک گیا اس کے آنکھوں کے سامنے ایک نقاب پوش نے حریم کی گردن پر چاقو رکھا ہوا تھا وہ خود بھی مشکل سے گاڑی کے سہارے کھڑی تھی

ایسے کیسے تجھے کیا لگتا ہے ہم یہاں مار کھانے آئے ہیں کب سے کتوں کی طرح دھو رہا ہے ہمیں دیکھو میں سب کچھ دینے کو تیار ہوں لڑکی کو میرے حوالے کر دو۔

"آئے تو ہم لوٹ پاٹ کے ارادے سے ہی تھے مگر یہ بلبل۔۔۔۔ "ایک ہاتھ سے چاقو اس کی گردن پر تانے اپنا دوسرا ہاتھ اس کے گال تک لے گیا

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔زیان۔۔۔۔۔ "آنسو جھلکاتی آنکھوں سے اس نے زیان کو دیکھا جو خود بھی بے بس نظر آرہا تھا اگر حریم اس کے ساتھ نا ہوتی تو اب تک ان کو آسانی سے مزہ چکھا چکا ہوتا۔اب اس کی ایک غلطی سے حریم کو نقصان پہنچ سکتا تھا ایسا وہ کبھی بھی ہونے نہیں دے سکتا تھا

"اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے ہاہاہاہا۔۔۔۔ "زیان کو دیکھتے اس نے خباثت سے قہقہ لگایا۔۔۔

پلیز ہمیں چھوڑ دیں آپ لوگوں کو جو چاہیے وہ لیں جائیں

ارے ارے بلبل رو کیوں رہی ہے ہمیں تُو چاہیے چلے گی کیا ہمارے ساتھ۔۔۔

"شٹ اپ بکواس بند کرو اپنی جاہل آدمی۔۔۔۔۔ "

"آآآآآ۔۔۔۔۔ "اگلے لمحے اس کے حلق سے زوردار چیخ نکلی ساتھ خون کی لکیر بھی گلے سے بہہ کر لہنگے کی

کرتی میں جذب ہو گئی

"علیزے۔۔۔۔ چھوڑو اسے ورنہ میں تمہیں جان سے مار دوں گا" بس اتنا ہی صبر تھا زیان میں۔۔۔

حریم کے گلے سے نکلتی چیخ اور خون دیکھ کر وہ یک دم آپے سے باہر ہو گیا جھٹ سے اپنے پاس بائیں جانب کھڑے آدمی کے ہاتھ سے چاقو جھپٹ کر اس نے تیر کی سی تیزی سے وار کیا یکا یک دو تین وار کرنے کے بعد وہ حریم کی طرف بڑھا

اس سے پہلے وہ حریم کو نقصان پہنچاتا زیان نے دور سے اس کی ٹانگ پر نشانہ لگایا جو ٹھیک جگہ پر لگا حریم پر اس کی گرفت جیسے ہی دھیمی پڑی وہ بھاگ کر زیان کے پاس آئی

حریم کو جلد ہی خود سے دور کرتے وہ شعلہ برساتی نظروں سے سڑک پر پڑے آدمی کی طرف آیا اس وقت اتنا جنونی ہو گیا تھا کہ زور دار جھٹکے سے چاقو اس کی ٹانگ سے کھینچ کر کئی چھوٹے بڑے کٹ اس کے جسم پر لگا چکا تھا جہاں سے خون پانی کی طرح بہہ کر سڑک کو لال کر رہا تھا

ہوش تو تب آیا جب اپنے پیچھے دھڑام کی آواز سن کر اس نے رخ موڑا جہاں اور کوئی نہیں بلکے حریم سڑک پر گر کر بے ہوش ہو چکی تھی

پہلے دو آدمی تو بھاگ کر جا چکے تھے تیسرا اس کے عتاب کا نشانہ بن کر آدھ موا سڑک پر پڑا تھا چاقو ایک طرف پھینک کر اس نے جلدی سے حریم کو گود میں اٹھا کر گاڑی میں ڈالا پھر علی کو کال کرنے لگا۔۔۔

****

زیان کے کال کرتے علی کچھ ہی دیر میں وہاں پہنچ گیا تھا پولیس کو وہ پہلے انفارم کر چکا تھا

حریم کو کچھ دیر میں ہوش آ گیا تھا کافی ڈری سہمی سی سیٹ پر بیٹھی تھی زیان نے گاڑی میں ہی اس کی مرہم پٹی کر دی تھی اب اس سے نرمی سے بات کرنے کی کوشش کرنے لگا مگر وہ کچھ سننے کو تیار نا تھی پھر علی نے اسے نا جانے کیا

بات کی تو وہ ہاں میں سر ہلا گئی جس پر کم از کم زیان نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

اس کی حالت کے پیش نظر پہلے وہ اسے پارلر لے گئے آدھے گھنٹے میں اس کا حلیہ درست کروا کر دونوں نے اسے گھر ڈراپ کر دیا ساتھ وعدہ بھی لیا کسی کو کچھ نا بتائے

****

علی زیان کو لے کر حویلی پہنچا جہاں ماہ جبین نے اس کے خوب کان کھینچے

بھلا دولہا بھی ایسے کام کرتا ہے مگر ان کا پوتا تھا ہی منفرد ہر وہ کام کرتا جو شائد ہی کوئی کرنے کا سوچتا

برات کے پہنچتے فاطمہ نے اچھے سے ان کا استقبال کیا رخصتی کا فنکشن سادگی سے رکھا گیا زیان فاطمہ پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا ولیمے کا فنکشن بہت دھوم دھام سے ہونا تھا

کچھ پل انتظار کے بعد قاضی صاحب تشریف لے آئے زیان سے پوچھنے کے بعد علی اور ولید کے ہمراہ انہوں نے حریم سے اس کی رضامندی لی

جس پر اس نے بہت مشکل سے ہاں کی تھی

حریم کو لگا اس کی زبان سے لفظ نکل ہی نہیں رہے بار بار آنکھوں سے آنسو بہہ کر اس کے دل کا حال سنا رہے تھے

کچھ دیر بعد ہی اسے زیان کے ساتھ بیٹھا دیا گیا جہاں زیان اور حریم کو چھیڑنے میں علی سب سے آگے تھا

رخصتی کا شور اٹھا تو فاطمہ نے بہت سی دعائیں دے کر قرآن پاک کے سائے تلے اسے رخصت کیا

****

حریم کو ماہ خود زیان کے کمرے میں بیٹھا کر گئی تھی پورا کمرہ آرٹیفیشل پھولوں سے سجایا گیا تھا کیوں کے حریم کو گلاب سے الرجی تھی

گلاب کو چھوتے ہی اس کا چھینک چھینک کر برا حال ہو جاتا اختتام اس کی آواز بند ہونے پر ہوتا تھا ماہ نے ہی زیان کو

اس کے بارے میں پہلے سے آگاہ کر دیا تھا اس لیے اس نے کسی بھی فنکشن میں گلاب استعمال نہیں ہونے دیئے

"علیزے بیٹا آپ آرام کرو زیان آتا ہی ہو گا" ماہ نے احتیاط سے اسے بیڈ پر بیٹھنے میں مدد دی پھر علیزے کے سر پر ہاتھ رکھتی کمرے سے باہر چلی گئی

جو سر ہلا کر اپنی دکھتی کمر کو سہارا دینے کے لیے تھوڑا پیچھے ہو کر بیڈ کراؤن سے لگ کر بیٹھ گئی

****

زیان کافی دیر تک علی سے جان چھڑا کر کمرے میں آیا تو سامنے علیزے لیٹنے کے انداز میں بیٹھی تھی یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا بیٹھی کم لیٹی زیادہ تھی

دروازہ بند کرتے وہ سیدھا واشروم گیا پتا نہیں پورا دن اس نے کیسے شیروانی پہنی تھی

آرام دہ لباس زیب تن کیے وہ بیڈ کی طرف آ کر کھنکھارا تاکہ علیزے کی نیند کھل جائے

علیزے۔۔۔۔

علیزے۔۔۔۔۔۔

اس پر کوئی اثر نا ہوتے دیکھ زیان نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے ہلایا تو وہ جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

حریم کے پاس بیٹھتے زیان نے بغور اس کا جائزہ لیا

روز کے مقابلے اس کو کافی تھکی ہوئی لگ رہی تھی آنکھیں بلکل لال ہو رہی تھی چہرے پر بھی تھکاوٹ صاف چھلک رہی تھی

ایک نئی چیز جو اس نے محسوس کی وہ اس کی ناراضگی تھی جب سے وہ حادثہ ہوا تھا حریم نے اس سے بات تک نا کی تھی

اس کی صورت دیکھتے زیان کا دل کیا اسے کہیں پے چھپا کر رکھ لے جہاں کسی کی نظر نا پڑے

سس۔۔۔سوری سر وہ پتا نہیں کیسے۔۔۔

کوئی بات نہیں ویسے مجھے خفا لگ رہی ہو یا سچ میں خفا ہو؟

آپ کو فرق پڑتا ہے؟

"میری زندگی کا حصہ ہو تم سب سے زیادہ مجھے ہی فرق پڑتا ہے" اپنی بات کا یقین کرانے کے لیے اس نے حریم کا ہاتھ تھامنا چاہا جو وہ سرعت سے پیچھے کر گئی

"میری زندگی کا حصہ ہو تم سب سے زیادہ مجھے ہی فرق پڑتا ہے" اپنی بات کا یقین کرانے کے لیے اس نے حریم کا ہاتھ تھامنا چاہا جو وہ سرعت سے پیچھے کر گئی

"مجھے بات نہیں کرنی آپ سے۔۔۔۔" وہ روٹھی ہوئی اس وقت زیان کے دل پر قیامت ڈھا رہی تھی جو اسے اپنی نظروں میں سمائے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا رہا تھا

کم سے کم وجہ تو بتاؤ تاکہ میں اپنی غلطی کا ازالہ ہی کر سکوں مجھے تو لگا تھا تم روایتی دلہنوں کی طرح گھونگھٹ نکال کر بیٹھی ہو گی پر یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہے۔۔

"روایتی دلہن روایتی دولہے کے لیے ہوتی ہے باقی سب آپ کی طرح شادی کے دن مار پیٹ نہیں کرتے۔۔ کتنی بے دردی سے مارا تھا آپ نے اسے بیچارے کو کتنا درد ہوا ہو گا۔۔۔۔" زیان کے سامنے بیٹھی وہ اس غنڈے کے لیے ہمدردی جتاتی اسے زہر لگ رہی تھی

پہلی اور آخری دفعہ بتا رہا ہوں اچھے سے ازبر کر لو تم زیان شاہ کی امانت ہو کوئی تمہیں بری نظر سے دیکھے بھی میں برداشت نہیں کر سکتا اور اس نے تو تمہیں نقصان پہنچایا تھا چاقو تمہارے گلے پر تھا سانس میرا رک رہا تھا اس لیے جو اس کے ساتھ ہوا وہی بہتر تھا آگے بھی یہی ہو گا اب اپنا موڈ ٹھیک کرو اس بارے میں بھول جاؤ، میرے علاوہ تمہارے دل و دماغ میں اور کوئی نہیں ہونا چاہیے

آئی بات سمجھ میں۔۔۔؟

"بہت ہی برے شوہر ثابت ہونے والے ہیں آپ سر۔۔۔" خفا نظروں سے اسے دیکھتی ہنسنے پر مجبور کر گئی

یہ تو وقت ہی بتائے گا جانِ جانا مجھ خود پر پورا یقین ہے بہت جلد تمہاری بات غلط ثابت کر دوں گا، اور یہ کیا سر، سر لگا رکھا ہے آج سے مجھے زیان کہہ کر پکارا کرو تمہارا ہو چکا شوہر ہوں یار۔۔۔

"کوشش کروں گی میں۔۔۔" نظریں جھکائے اس نے جواب دیا تو زیان نے آگے ہو کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا جو بلکل سرد پڑ رہا تھا علیزے نے گھبرا کر اسے دیکھا جو اب اس کی چوڑیاں اتارنے میں مصروف تھا جیسے ہی علیزے کا ہاتھ خالی ہوا زیان نے باکس کھول کر اس میں موجود چوڑیاں علیزے کے ہاتھ میں پہنا دی کیسی ہیں؟

"بہت پیاری ہیں۔۔۔۔" علیزے کو واقعی یہ بہت پسند آئی تھی تبھی وہ مسکرا کر اپنا ہاتھ دیکھنے لگی

"تم چینج کر لو جا کر تھک گئی ہو گی۔۔۔۔" اس کے اگلے حکم پر سر ہلاتی بیڈ سے نیچے اتری مگر بھلا ہو لہنگے کا اگلا قدم بڑھاتے اس کے پیروں سے الجھ گیا نتیجتاً وہ لہراتی ہوئی زیان کے اوپر ہی گر گئی اسے اپنے حصار میں لیتے زیان تیزی سے اس کے منہ سے نکلنے والی زوردار چیخ کا گلا بھی گھونٹ دیا

"اٹھیں پلیز۔۔۔۔۔۔۔م۔۔۔مجھے چینج کرنا ہے۔۔۔۔۔" اپنے ہاتھ اس کے سینے پر جماتی وہ مشکل سے اس سے نظریں ملا پا رہی تھی زیان کی اتنی سی قربت پر اس کی جان ہوا ہونے لگی تھی

"چاہتا تو میں بھی یہی تھا مگر اب دل بے بس ہو چکا ہے اس لیے تم بھی میرے دل کی سنو گی اب"۔۔۔۔ اس کی کان میں پیار سے سرگوشی کرتا وہ جھکا اور زندگی بھر کے لیے اسے اپنے نام کر گیا

****

"ماہ تم نے ساری چیزیں چیک کر لی تھی نا؟" ولید نے آئینے کے سامنے کھڑی اپنی مصروف سی بیوی س پوچھا

"ہمم۔۔۔۔۔۔" نپے تلے انداز میں اسے جواب دیتی لپسٹک کو ڈارک کرنے میں مصروف تھی جیسے اس سے زیادہ اہم کام ہو ہی نا

پچھلے کچھ دنوں سے اس نے جس قدر محنت ولید کو منانے کے لیے کی تھی شائد ہی کبھی کی ہو مگر اس کا دل ایک بار بھی پگھلا نہیں، نا اس نے ماہ سے بات کی اس لیے ماہ کو مجبور ہو کر یہ راستہ اپنانا پڑا

"میں چلتا ہوں مجھے کچھ کام ہے۔۔" ہاتھ میں گھڑی ڈالتے وہ اس کے برابر آکر کھڑا ہو گیا

ہمم۔۔۔۔۔۔

"میں بکواس کر رہا ہوں کب سے میری بات کا جواب دو یہ بعد میں کرتی رہنا" برش اس کے ہاتھ سے کھینچ کر واپس ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخ چکا تھا

"ہاں تو میں نے کب روکا ہے جائیں مجھے کیوں بتا رہے ہیں آپ سب اپنی کے مالک ہیں یہاں۔۔۔۔ میں بھی اپنی مرضی کروں گی اب" برش اٹھاتے واپس آئینے میں دیکھتی اپنے ہونٹوں کو سجانے لگی

"بہت ظالم ہو گئی ہو ویسے۔۔ انسان ناراض بھی نہیں ہو سکتا تم سے، تم تو خود ہی روٹھ کر بیٹھ جاتی ہو میں بتا رہا ہوں آج کہ بعد یہ فارمولا کام نہیں کرے گا" ماہ کا رخ اپنی طرف کرتے اس کے ماتھے پر بوسہ دے چکا تھا

"بہت پیاری لگ رہی ہو" اس کی اتنی سی تعریف کرنے پر ماہ نور کے چہرے پر مسکراہٹ کھل گئی جسے دیکھ کر ولید کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی اس پہلے وہ کوئی اور شرارت کرتا ماہ جلدی سے اس سے دور ہوئی

زیادہ فری مت ہوں میں مصروف ہوں

"تمہاری مصروفیات کی ایسی کی تیسی رہی بات فری ہونے کی اس کے لیے تمہاری اجازت کی مجھے قطعی ضرورت نہیں، آئندہ خیال رکھنا میرا وقت صرف میرا ہونا چاہیے باقی کی معافی میں تم سے رات کو مانگ لوں گا۔۔" اس کی بات سن کر ماہ کا تیزی سے چلتا ہاتھ رکا ایک نظر اس نے اپنے ہمسفر پر ڈالی جو شوخ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"جلدی سے تیاری مکمل کر کے نیچے آؤ سب لوگ انتظار کر رہے ہیں۔۔۔اور یہ جو حشر اپنے ہونٹوں کا کر چکی ہو انہیں بخش دو اب۔۔۔"ماہ کی گھوری کو نوٹس میں لائے بغیر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے خود ہی اس کی لپسٹک اتار کر کمرے سے باہر نکل گیا پیچھے ماہ نور کو آئینے میں اپنا عکس دیکھتے واقعی افسوس ہو رہا تھا کیونکہ ولید کو دکھانے کے چکر وہ میں واقعی لپسٹک کا کلر بہت ہی ڈارک کر چکی تھی

****

سورج کی کرنیں چہرے پر پڑتے حریم نے کسمسا کر اپنی آنکھیں کھولی تو اس کے برابر ہی زیان ابھی تک نیند میں غافل تھا

ایک نظر اس پر ڈال کر خدا کا شکر ادا کرتی وہ جلدی سے اپنے لیے الماری سے ڈریس نکال کر واشروم بھاگ گئی کچھ ہی دیر میں فرش ہو کر باہر نکلی تو اس نے ریڈ کلر کا گھٹنوں تک آتا کامدار فراک پہن رکھا تھا جس کے ساتھ کیپری تھا بالوں کو اچھے سے تولیے سے رگڑ کر خشک کر کے انہیں کنگھا کیا پھر مزید خشک ہونے کے لئے کمر پر ہی کھلے چھوڑ دئے

اس وقت ناک میں چمکتے چھوٹے سے نگ کے علاوہ وہ کسی بھی قسم کی آرائش سے دور تھی

دوپٹہ اٹھا کر اس نے اچھے سے پھیلا کر کندھوں پر ڈال لیا

ویسے بھی کچھ دیر بعد بیوٹیشن نے آکر اسے تیار کرنا تھا

باہر سے آتی آوازیں سن کر اس نے باہر جانے کا ارادہ کینسل کرتے ہوئے زیان کو اٹھانے کا سوچا

"سر۔۔"حریم نے تھوڑا سا آگے ہو کر اسے آواز دی تو پچھلی رات اس کی کہی بات یاد آئی

تھوڑا جھجھک کر اس نے مشکل سے سر کی بجائے زیان کہہ کر اسے اٹھانا چاہا

-

"زیان سر۔۔۔"ناچاہتے ہوئے بھی وہ اس نے نام کے ساتھ سر لگا گئی

"افف۔۔۔ کتنا مشکل ہے سر نا کہنا۔۔۔"حریم خود سے بڑبڑائی جب زیان نے اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرا لیا

"اتنا بھی مشکل نہیں ہے کہو تو میں مدد کروں۔۔۔۔"حریم کے بالوں کی نمی محسوس کرتے وہ شوخ ہوا اور اسے شرمانے پر مجبور کر گیا

"نن۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔"مشکل سے زیان سے دور ہوتی بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی مگر زیادہ دیر اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نا کر سکی تو فورا نظریں جھکا گئی

اسے اس طرح سرخ ہوتے دیکھ زیان بیڈ سے اٹھ کر اس کے پاس ہی آگیا پھر جھک کر اس کے پیچھے رکھے میز سے چوڑیاں اٹھا کر واپس اس کے ہاتھ میں ڈال دیں۔۔

آج کے بعد انہیں خود سے جدا مت کرنا

ج۔۔۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔ آپ تیار ہو جائیں پلیز جا کر۔۔۔۔

"جو حکم سرکار۔۔۔۔۔"زیان نے سر جھکاتے ایک ادا سے کہا جسے دیکھ کر وہ زور ہنس دی

آج پہلی بار اس طرح زیان کے سامنے وہ کھل کر ہنسی تھی اسے اس طرح ہنستا دیکھ وہ بھی مسکرا کر اس کے قریب ہوا نرمی سے اپنے لبوں سے اس کے ناک میں موجود نگ کو چوم کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیتا فریش ہونے چلا گیا

****

ولید جیسے مہمانوں کو لے کر گھر پہنچا ماہ نور اور ماہ جبین نے دروازہ پر ان کا استقبال کیا

ولید کے بہت ہی قریبی دوست تھے جو شادی پر پہنچ نا سکے تھے

مین گیٹ سے داخل ہوتے جیسے گاڑی رکی اس میں سے ایک آدمی نکلا جو ولید کا بہت پرانا دوست تھا ماہ بھی پہلے ان سے مل چکی تھی دوسری طرف سے ایک لڑکی اتری تھی جو ان کی بیٹی تھی

ولید کے تعارف کروانے پر بھاگ کر ان دونوں سے ملی

ماہ کی ملاقات اس سے پہلی بار ہی ہو رہی تھی اسے وہ بہت پیاری بھی لگی سب کے ساتھ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ وہ اسے اپنے ساتھ لگائے کمرے میں لے آئیں فنکشن سٹارٹ ہونے میں کچھ ہی وقت تھا تو ماہ نے اسے کمرہ دکھا کر کپڑے پکڑائے اور جلدی تیار ہونے کے لیے کہا۔۔۔

پہلے اس نے حیرانی سے کپڑوں کا جائزہ لیا پھر خوشی سے تیار ہونے چلی گئی

جیسے ہی وہ کپڑے چینج کر کے باہر آئی ماہ کو کسی گڑیہ کا گمان ہوا

سفید رنگت، بھوری آنکھیں سنہری بال اوپر سے پاکستانی لباس میں وہ کسی کو بھی چونکانے کی کشش رکھتی تھی

بہت پیاری لگ رہی ہو بیٹھو میں تمہیں تیار کر دیتی ہوں

"اوکے۔۔۔" سر ہلا کر جلدی سے ڈریسنگ کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گئی تو ماہ نے اچھے سے اسے تیار کیا پھر اسے اپنی ہی ہلکی پھلکی جیولری بھی پہنا دی

"اٹ از سو بیوٹیفل۔۔۔" ماہ کے تیار کرتے ہی وہ اٹھ کر گول گول گھوم کر خود کو دیکھنے لگی تو ماہ نے بھی اثبات میں سر ہلایا اور اسے لے کر باہر آ گئی جہاں مہمان آنے شروع ہو چکے تھے

سارے مہمان آ چکے تھے انتظار تھا تو صرف دولہا دلہن کا

جو کچھ ہی وقت کے انتظار کے بعد ایک ساتھ باہر آئے

حریم نے وائٹ کلر کا باربی فراک پہنا تھا اور زیان نے نیوی بلیو رنگ کا تھری پیس پہنا تھا خوشی تو زیان کے چہرے سے جھلک رہی تھی اپنی شاہانہ چال چلتا مظبوطی سے حریم کا ہاتھ تھامے آگے بڑھا پہلے خود سٹیج پر گیا پھر اسے اوپر آنے میں مدد کی

"واؤ یو ریلی لک لائک آ پرنسس ہاں۔۔۔" دونوں کے سٹیج پر بیٹھتے ایک لڑکی جلدی سے ان کے پاس آئی

سوری میں نے انٹرو تو کروایا ہی نہیں تو میں ہوں زری۔۔۔ آئی نو آپ مجھے نہیں جانتے لیکن میرے پاپا ولید انکل کے بہت اچھے فرینڈ ہیں اور میں ان کی بیٹی ہوں ہم آج صبح ہی آئے ہیں

"اوکے۔۔۔ سو مس پٹر پٹر اچھا لگا آپ سے مل کر۔۔۔" کہ چہرے پر مسکان سجائے اس نے سامنے کھڑی پیاری سی لڑکی کو چھیڑا

"پرنسیسز اتنی خاموش کیوں ہیں ویسے ؟" اس نے جھک کر زیان کے کان میں سرگوشی کی

دراصل میرے سامنے پرنسیسز کی بولتی بند ہو جاتی ہے اس لیے۔۔۔۔۔۔۔۔" اسی کے انداز میں وہ آہستہ سے بولا تھا

"آپ فکر مت کریں آپ میں آگئی ہوں نا میں سکھادوں گی پرنسیسز کو سب۔۔۔۔۔۔۔" چٹکی بجاتے اس نے حل نکالا جس پر زیان بھی ہنس دیا

اوکے ڈن۔۔

****

شراب کے نشے میں پوری طرح ڈوب چکا تھا دکھ خوشی ہر چیز سے بے خبر بس ایک ہی نام اسے یاد تھا جو حریم کا تھا

رمیز کو جب پتا چلا حریم کی شادی زیان سے ہو گئی ہے اسے بہت برا لگا

اسی لیے وہ کلب چلا یا گیا مگر وہاں اس کی ملاقات زیشان سے ہوئی جس سے اس کی فورا دوستی ہو گئی اب بھی اس کے ساتھ بیٹھا نشے میں گم تھا

"تم چاہتے ہو نا حریم کو ؟۔۔۔" زیشان نے گلاس کو دور پھینکتے رمیز کی طرف انگلی کی

ہاں۔۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔۔۔ پتا نہیں وہ کیوں آگیا۔۔۔۔۔۔ بیچ میں

وہی تو۔۔۔۔۔ تمہیں لڑکی چاہیے۔۔۔ اور۔۔۔۔۔

"اور کیا؟۔۔۔۔۔۔" رمیز نے میز پر رکھا سر اٹھا کر ذیشان کو دیکھا

اور مجھے چاہیے بدلہ۔۔۔ہاہاہاہاہا

بدلہ؟

"ہاں تم چھوڑو سب یہ پیو۔۔۔۔۔۔" ہاتھ میں پکڑا گلاس دوبارہ بھر کر اس نے رمیز کو پکڑا دیا خود بوتل کو منہ لگا کر غلیظ شے اپنے حلق میں انڈیلنے لگا

****

"ڈیڈ پلیز مان جائیں نا۔۔۔۔۔۔" زارا باپ کا بازو پکڑے کب سے ان کی منتیں کر رہی تھی اسے قریبی پارک میں جانے دیں

زارا بیٹا اس وقت نہیں صبح چلی جانا۔۔۔ابھی باہر جانا سیف نہیں

"ڈیڈ پلیز۔۔۔۔ایک تو یہ پتا نہیں کیسا نام رکھ دیا ہے آپ نے میرا بلکل اولڈ فیشن ہے آپ مجھے زری ہی کہاں کریں۔۔۔۔" برا منہ بناتی جھٹ سے اپنے باپ سے دور ہوئی

اوکے بابا سوری پلیز تنگ تو مت کرو ابھی کے لیے ایک کام کرو اوپر ٹیرس پر چلی جاؤ وہاں جتنی دیر چاہے اکیلی بیٹھی رہو لیکن پارک کل چلی جانا اوکے۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی؟۔۔۔

زری۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے مگر کل میں ضرور جاؤں گی اوکے۔۔۔

"جیسا میرا بیٹا چاہے گا۔۔۔" پیار سے اس کا کال تھپتھپاتے وہ کال پر مصروف ہو گئے

****

علی فنکشن ختم ہوتے زیان اور حریم کے کمرے میں آگیا اس وقت بھی حریم کے ساتھ بیٹھا زیان کے ساتھ مستی کر رہا تھا جب زیان نے خود ہی اسے کمرے سے باہر نکال دیا جس پر اس نے بھی خوب ڈرامہ کیا

آخر تھک کر گھڑی پر وقت دیکھا تو کافی لیٹ تھا

اس سے پہلے وہ نیچے جاتا اسے لگا اس نے گیٹار بجنے کی آواز سنی ہے

ایک بار تو کان میں انگلی ڈال کر ہلا بھی چکا تھا کہیں کان تو نہیں بج رہے مگر آواز پھر بھی آرہی تھی تو وہ آواز کا پیچھا کرتا اسی سمت چل دیا

"آواز تو یہاں سے آرہی ہے سب لوگ اپنے کمرے میں ہیں تو یہاں کون ہے اور گٹار اس گھر میں کوئی بھی نہیں بجاتا۔۔۔ یہ کون موسیقار پیدا ہو گیا جس کا مجھے نہیں پتا"

دروازہ پہلے ہی کھلا تھا اس کے تھوڑا سا دھکا لگانے پر پورا ہی کھل گیا

رات کی تاریکی میں ایک لڑکی اکیلی بیٹھی تھی جس کی پیٹھ علی کی طرف تھی اسی لیے وہ گٹار بجاتے ہوئے مہدی حسن کا گیت گا رہی تھی ۔

لب پے نام ہو گا پیار کا

شمع دیکھ کر جلے گا دل تیرا

تیرے لب پے نام ہو گا پیار کا

شمع دیکھ کر جلے گا دل تیرا

جب کوئی ستارہ ٹمٹمائے گا

جب کوئی ستارہ ٹمٹمائے گا

تم کو ,ایک شخص یاد آئے گا

جب کوئی, پیار سے بلائے گا

تم کو ایک شخص یاد آئے گا

اس کی۔ آواز اتنی میٹھی تھی بے خودی کے عالَم میں علی خاموشی سے اس کے پاس جاکر بیٹھ گیا اور آنکھیں بند کرلی

زندگی کے درد کو سہو گے تم

دل کا چین ڈھونڈتے رہو گے تم

زندگی کے درد کو سہو گے تم

دل کا چین ڈھونڈتے رہو گے تم

زخم دل, جب تمہیں ستائے گا

زخم دل, جب تمہیں ستائے گا

تم کو, ایک شخص یاد آئے گا

جب کوئی, پیار سے بلائے گا

تم کو ایک شخص یاد آئے گا

"بہت خوب۔۔۔۔۔۔" آنکھیں کھولتے اس نے داد دی تھی

"تم !۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو زارا نے گردن گھما کر دیکھا تو اس کے ہوش ہی اڑ گئے

یہ سوال تو میں بھی کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کرنے آئے ہو ؟

میں نہیں آیا تمہاری آواز کھینچ لائی ہے۔۔۔

شٹ اپ نکلو یہاں سے ورنہ میں بھائی کو بتادو گی دھمکی دی گئی

کون سا بھائی ہے میں تو سنوں؟

زیان بھائی کو بتادوں گی میں۔۔۔

"ویسے مجھے نہیں پتا تھا لوٹیری اتنا اچھا گا بھی سکتی ہے۔۔۔" علی ابھی تک اس کے سحر سے باہر نہیں آیا تھا

تم سے مطلب اپنے کام سے کام رکھو اور میں کوئی لوٹیری نہیں زری نام ہے میرا سمجھے اب نکلو یہاں سے

"اوکے بائے لوٹیری۔۔۔۔۔" اسے اپنے قدم واپس لیتا دیکھ زارا نے سکون کا سانس لیا جب اگلے ہی پل علی نے اس کا رہا سہا سکون بھی غارت کر دیا کیوں کے وہ اسے اپنی طرف کھینچ کر گلے لگا چکا تھا

"آئی لو ویو رو ائس۔۔۔۔۔۔" ایک ہاتھ سے اس کی پیٹھ شاباشی کے انداز میں تھپتھپاتا واپس چلا گیا پیچھے وہ منہ کھولے ابھی تک مجسّمہ بنی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی ہوا کیا ہے

****

حریم کو لے کر پہلے دن سے زیان کی خواہش تھی کہ اپنے گھر شفٹ ہو جائے مگر حریم نے اسے کہا تھا وہ کچھ دن سب کے ساتھ رہنا چاہتی ہے زیان بھی اس کی بات مان گیا تھا

یہ چادر کس خوشی میں لے رہی ہو؟۔۔۔۔۔

حریم اس وقت تیار ہو رہی تھی زیان صوفے پر بیٹھا موبائل پر مصروف تھا مگر حریم نے تیار ہوتے جب سر پر چادر لی تو موبائل ایک طرف رکھتا وہ اس کی طرف آ گیا۔۔۔۔

"آپ کو نہیں پتا؟" حریم نے رات ہی اسے بتایا تھا اب وہ پھر سے پوچھ رہا تھا

نہیں۔۔۔۔

"امی کی طرف جا رہی ہوں ایک دو دن رہ کر آ جاؤں گی" حریم نے خوش ہوتے اسے دوبارہ بتایا تو زیان پریشان ہو گیا

"نہیں تم کہیں نہیں جارہی اب اس بات پر مزید کوئی بحث نہیں ہوگی علیزے۔۔۔"

زیان کا لہجہ ایک دم سخت ہوا

مگر یہ تو رسم ہے نا؟۔۔۔

ہوگی مگر تم پر لاگو نہیں ہوتی اتنا ہی دل ہے تو میں آنٹی کو یہی بلوا لیتا ہوں

"یہ کیا بات ہوئی ایک دو دن کی ہی بات تو ہے بس۔۔۔" روہانسی صورت لیے اس نے احتجاج کرنے کی کوشش کی

"ایک بار کہی گئی بات تمہیں سمجھ نہیں آرہی کہہ دیا نا نہیں تو نہیں بس علی کو میسج کر دیا ہے میں نے وہ کچھ دیر تک لے آئے گا آنٹی کو مل لینا۔۔۔" زیان کو ایک نظر دیکھتے حریم نے اشتعال میں آکر سر سے چادر اتار کر کرسی پر ہی پھینک دی اور دوپٹہ سر پر اوڑھ لیا جسے وہ مسکرا کر نوٹ کر رہا تھا

کچھ ہی دیر میں دروازے پر دستک ہوئی تو زیان نے خود ہی اٹھ کر کمرے کا دروازہ کھولا جہاں نوکر کھانا لئے کھڑے تھے۔۔۔ ان سے ٹرے پکڑ کر اس نے پاؤں کے ذریعے دروازہ بند کیا کھانا جا کر میز پر رکھ دیا

"یہاں آؤ کھانا کھا لو۔۔۔۔" پلیٹ میں کھانا نکالتے اس نے روٹھی ہوئی حریم کو آواز دی جو خاموشی سے بیڈ پر بیٹھی تھی

آجاؤ یار ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔

"مجھے نہیں کھانا۔۔۔۔۔" حریم نے خفگی سے رخ موڑ لیا۔۔۔

یہاں آؤ حریم خوامخواہ میں چہرے پر بارہ بجانے کی ضرورت نہیں میری بات تو سمجھو یار میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر

"وہ ماں ہے میری۔۔۔"۔ حریم نے بتانا ضروری سمجھا

میں شوہر ہوں تمہارا اب اگر تم نا آئی تو یاد رکھنا میں اپنے طریقے سے مناؤں گا بھی اور کھانا بھی کھلاؤں گا

"میری بلا سے مجھے نہیں کھانا۔۔۔"ایک بار پھر سے انکار کر چکی تھی

ساری باتیں خاموشی سے سن کر وہ بغیر ایک لفظ بولے اپنی جگہ سے اٹھا اور اسے کندھے پر لٹکائے صوفے پر پٹخ دیا خود بھی پاس بیٹھ گیا

"یہ کیا حرکت ہے؟۔۔۔۔۔"حریم سیدھی ہوتی صدمے سے چلا اٹھی مگر زیان نے اسے ان سنا کرتے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف لے جا کر باندھ دیئے اور زبردستی نوالے اس کے منہ میں ڈالنے لگا جسے نا چاہتے ہوئے بھی وہ نگلنے پر مجبور ہو گئی

حریم بیٹا۔۔۔۔۔۔زیان آپ کو تنگ تو نہیں کرتا؟"علی اور رمیز کے ساتھ باقی سبھی لوگ بھی وہی بیٹھے تھے زیان نے ہی انہیں کام کے سلسلے میں بلایا تھا جب ولید نے مذاق میں حریم سے پوچھا

"کوئی ایسا ویسا تایا ابو۔۔۔۔۔"حریم نے سوچا بدلہ لینے کا اس سے بہتر موقع کون سا ہو گا بنا ڈرے زیان کو دیکھا جو اسے آنکھیں دکھا رہا تھا تبھی اس کے موبائل پر بیل بجی

"کمرے میں بھی آنا ہے تم نے جانِ جانا اس لیے سوچ سمجھ کر منہ کھولنا۔۔۔۔۔۔"زیان نے سب سے نظریں چراتے اسے میسج کیا جسے پڑھ کر سچ میں حریم کا حلق خشک گیا کل بھی اس کی ایک سنے بغیر اس نے زبردستی اسے کھانا کھلا دیا جب اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تب زیان نے اس کی جان بخشی

"ہم بھی سنیں ذرا۔۔۔۔۔۔۔۔"ماہ نے لاڈ سے اس کے گرد بازو پھیلائے۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے میں تو مذاق کر رہی تھی بس۔۔۔۔۔۔۔۔"

مسکرا کر سب کو یقین دلاتی خود اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئی۔۔۔

****

"باجی آپ دو منٹ یہ کھانا دیکھ لیں مجھے سٹور روم سے سلینڈر لانا ہے یہ ختم ہو رہا ہے۔۔۔"

حریم کے کچن میں جاتے کام والی نے اسے کہا

ایک کام کریں آپ رکیں میں لے آتی ہوں۔۔۔

لیکن باجی آپ ؟۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہوتا میں لے آتی ہوں" حریم کے کچن سے نکلنے کی دیر تھی ملازمہ نے جلدی سے اپنا موبائل نکالا

"آدھا کام ہو گیا سر۔۔۔۔" جس کا جواب اگلے ہی لمحے آیا تھا

"شاباش اب باقی کا بھی کر دو جیسے کام ختم ہو گا رقم تمہارے اکاونٹ میں پہنچ جائے گی" پیغام وصول ہوتے وہ خوشی سے جھوم اٹھی اب اسے اپنا باقی کا کام ختم کرنا تھا

****

سر وہ علیزے باجی سٹور میں گئی ہیں آپ دیکھ دیں گے سلینڈر ختم ہو گیا تھا میں جا رہی تھی لینے مگر وہ خود ہی چلی گئی اگر زیان سر کو پتا چلا تو وہ مجھے ڈانٹے گے

"اچھا میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔۔" علی اس طرف کال سننے آیا تھا جب ملازمہ نے آکر اسے بتایا اسے ڈانٹ سے بچانے کے لیے اس نے ہاں کر دی اور سٹور کی طرف چلا گیا۔۔۔

"سر جی کر دیا آپ کا کام۔۔۔۔"

ایک بار پھر سے پیغام بھیج کر وہ جواب کا انتظار کرنے لگی

تبھی بیل بجی اور رقم اس کے اکاونٹ میں منتقل ہو چکی تھی

****

علی جیسے ہی سٹور کے باہر پہنچا دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا

"حریم۔۔۔۔۔۔" آواز لگاتے اس نے اندر کی طرف قدم رکھا تبھی پیر کے نیچے آئی چیز سے الجھتا ہوا اندر کی

طرف گرا اور دروازہ بھی ایک دم بند ہو گیا ہاتھ جھاڑتے وہ کھڑا ہو کر دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگا مگر وہ کھل ہی نہیں رہا تھا

"چل علی بیٹا یہ تو جام ہو گیا ہے مگر حریم کہاں ہے؟" آس پاس نظریں دوڑاتے اس نے حریم کو ڈھونڈنا چاہا تو ایک سایہ سا نظر آیا

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اسے الجھن بھری نظروں سے دیکھتی وہ زور سے چیخی تھی

"یہ سوال میں بھی کر سکتا ہوں تم یہاں کیا کر رہی ہو؟۔ ویسے بھی میں حریم کو دیکھنے آیا تھا۔۔۔۔" اس نے سچ بتانا بہتر سمجھا

بھابی کو میں نے واپس بھیج دیا تھا لیکن یہاں آ کر دیکھا تو سلینڈر رہے ہی نہیں مجھے تو یہی کہا تھا کہ سٹور روم میں ہے

"آنکھیں کھول کر دیکھو یہی ہو گا ہٹو مجھے دیکھنے دو۔۔۔۔۔۔۔" علی نے بازو سے پکڑ کر اسے ایک طرف کیا اور خود چیزیں ہٹا کر سلینڈر دیکھنے لگا

"تم یہاں پارٹی کرنے آئی ہو جاؤ ڈھونڈو اس طرف۔۔۔"

"بدتمیز یہ بھی نہیں پتا لڑکیوں سے بات کیسے کرتے ہیں۔ جاہل کیسے چیخ رہا ہے۔۔۔" منہ میں بڑبڑاتی وہ سلنڈر ڈھونڈنے لگی

"آآآآآ۔۔۔" غصے میں بغیر نیچے دیکھے چل رہی تھی جب راستے میں بندھی رسی سے ٹکرا کر جیسے ہی نیچے گری شفون کی پہنی آستین پاس پڑی ٹوٹی کرسی میں پھنس کر کندھے تک پھٹتی چلی گئی

"کیا ہوا ہے؟۔۔۔۔۔" علی چیخنے کی آواز سن کر اس طرف آیا

"آگے مت آنا۔۔۔" درد سے کراہتے اس نے علی کو اشارہ کیا

"کیا کہہ رہی ہو اور اس طرح نیچے کیوں پڑی ہو تمہیں کیا لگتا ہے سلنڈر وہاں نیچے پڑا ہو گا۔" تیزی سے بولتا ہوا

آگے آیا اور

"آآآآ۔۔۔۔۔۔" دھڑام سے اس کے اوپر گرا

"افف پہلے نہیں بتا سکتی تھی تم۔۔۔۔۔۔" ایک ہاتھ کمر پر رکھتے اس نے غصے سے زارا کو دیکھا

"میں کیا فارسی بول رہی تھی بہرے انسان۔ سانڈ جتنا وزن لے کر میرے اوپر گر گئے ہو ہٹو اب میرے اوپر سے ۔۔۔" دونوں ہاتھوں سے علی کو دھکا دے کر اس نے ایک طرف گرا دیا اور خود اٹھنے کی کوشش کرنے لگی مگر ہائے ری قسمت دوبارہ اس کے اوپر گر چکی تھی

"یا اللہ کہاں پھنس گیا میں۔۔۔۔۔" علی نے دہائی دیتے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے

"میں جان بوجھ کر نہیں گری تمہارے اوپر بدتمیز انسان۔ میرے بال پھنس گئے ہیں تمہاری شرٹ میں ۔۔۔" کافی دیر کوشش کے بعد بھی جب اس کے بال نا نکلے تو علی نے بٹن توڑ کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔۔

"یہ لو نکالتی رہو اب۔ میں جا رہا ہوں"

"یہاں کیوں کھڑے ہو اور یہ دروازہ کیوں بند کر دیا تم نے۔۔۔۔۔۔" جیسے ہی وہ اپنے بالوں کو اس کی شرٹ کے بٹن سے آزاد کر کے باہر کی طرف آئی علی وہی موجود تھا

تم چپ نہیں رہ سکتی کچھ دیر، اور محترمہ لوٹیری صاحبہ جام ہو گیا ہے دروازہ میں نے بند نہیں کیا۔۔۔

شٹ اپ وہ صرف مذاق تھا اور میں جب آئی تھی تب تو کھلا تھا پھر کیسے بند ہو گیا؟

"میں اندر آیا تھا تو غلطی سے دھکا لگ گیا اب یہ کھل نہیں رہا" اپنا سر کھجاتے اس نے آہستہ آواز میں بتایا

"تم ہو ہی بیوقوف۔ اب کچھ بھی کر کے کھولو اسے مجھے باہر جانا ہے۔۔۔۔" علی نے صاف محسوس کیا وہ رو رہی تھی پریشان تو وہ بھی تھا مگر کر بھی کیا سکتا تھا

"اچھا رونا تو بند کرو میں کھولتا ہوں۔۔۔۔۔۔" اسے ایک طرف کرتے اس نے زور سے دھکا لگایا مگر دروازے پر

جیسے کوئی اثر ہی نہیں ہوا پھر ہمت کرتے اس نے ایک پیر دروازے پر رکھ کر اندر کی جانب زور سے کھینچا دروازہ تو کھلا نہیں ہینڈل ٹوٹ کر اس کے ہاتھ میں آ گیا

"لو ہو گیا کام۔۔۔۔۔۔" ہینڈل ایک طرف پھینک کر اس نے سر ہاتھوں میں لے لیا زارا زور زور سے رونے لگی

"دیکھو چپ ہو جاؤ تم فضول میں میرا دماغ تو مت کھاؤ۔۔۔" پتا نہیں کیوں اسے گھبراہٹ ہونے لگی اس طرح ایک لڑکی کے ساتھ کمرے میں بند ہو جانا۔۔۔

****

"جان علی کہاں گیا ہے آپ نے دیکھا اسے کب سے نظر نہیں آ رہا۔۔۔" زیان نے ماہ جبین سے پوچھا تو جواب رمیز نے دیا

"سر وہ میں نے سٹور روم کی طرف جاتے دیکھا ہے اسے حریم کے پیچھے۔۔۔"

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بکواس کا؟" زیان غصے کے زیر اثر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا

میں خود سے کچھ نہیں کہہ رہا جو دیکھا ہے وہی بتا رہا ہوں آپ کی بیوی اور علی سر کب سے غائب ہیں جیسے ہی حریم اس طرف گئی علی بھی چلا گیا دیکھیں دونوں کا ابھی تک کچھ پتا نہیں۔۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ سب کہنے کی۔۔۔۔۔۔" رمیز کے سنبھلنے سے پہلے وہ اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے اس کا چہرہ لال کر چکا تھا اب اس کے ہاتھ رمیز کے گریبان پر تھے جہاں سے پکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کر چکا تھا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ سب کہنے کی۔۔۔۔۔۔" رمیز کے سنبھلنے سے پہلے وہ اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے اس کا چہرہ لال کر چکا تھا اب اس کے ہاتھ رمیز کے گریبان پر تھے جہاں سے پکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کر چکا تھا

پہلے اپنی بیوی کو تو سنبھال لیجئے اپنے شوہر کے ہوتے وہ باہر منہ۔۔۔

"جسٹ شٹ اپ۔۔۔ ایک لفظ اور تمہارے منہ سے نکلا تو تم جان سے جاؤ گے میری بیوی اور بھائی کے لیے اس

قسم کے الفاظ میں بلکل برداشت نہیں کروں گا میں چاہوں تو ابھی تمہاری زبان کھینچ لوں سمجھے تم۔۔۔۔۔۔"

زیان کو اس طرح بے قابو ہوتا دیکھ کمال اور ولید نے برق رفتاری سے رمیز کا گریبان اس کے مضبوط شکنجے سے چھڑایا جو کسی شیر کی طرح بپھرا ہوا تھا

"کان کھول کر سن لو لڑکے ہمیں اپنے گھر کے بچوں پر پورا بھروسہ ہے وہ کبھی ایسی شرمناک اور گری ہوئی حرکت کرنا تو دور اس بارے میں سوچ میں بھی نہیں سکتے مگر تم نے یہ بات کر کے اپنی کم تر اور جہالت سے لپٹی سوچ کا بخوبی مظاہرہ کیا ہے ایسے میں ہم نہیں چاہیں گے ہمارے بچوں کے بے گناہ ہوتے کوئی کٹھرے میں کھڑا کرے بہتر یہی ہے ہم خود چل کر دیکھ لیتے ہیں کیا جھوٹ ہے اور کیا سچ۔۔۔۔"رعب دار آواز میں اپنا فیصلہ سناتی زیان کے ساتھ باقی سب کو بھی ٹھٹھکنے پر مجبور کر گئی

"بس اتنا سا یقین تھا آپ کو۔اب اس کی بات پر بھروسہ کریں گی آپ؟؟؟۔۔۔یہ مت بھولیں علیزے شاہ ہے وہ زیان شاہ کی بیوی اور وہ لڑکا میرا بھائی ہے نا جانے کب سے اس کا گھر میں آنا جانا ہے آج تک اس کی ذات میں ایسی کوئی برائی نہیں دیکھی گئی اور مجھے خود سے زیادہ ان دونوں پر بھروسہ ہے ایک میری بیوی ہے تو دوسرا مجھے جان سے بڑھ کر عزیز ہے"بے خوف ہو کر سرد لہجے میں کہہ کر ماہ جبین کو دیکھنے لگا اس کے انداز سے ماہ جبین کے لیے ناراضگی چھلک رہی تھی جو وہاں موجود ہر نفوس با آسانی اندازہ لگا سکتا تھا

نہیں زیان مجھے پورا بھروسہ ہے میں کسی پر شک نہیں کر رہی میرے بچے۔علیزے شاہ آپ کی بیوی ہی نہیں اس حویلی کی بہو بھی ہے ہماری عزت ہے وہ۔می ں مبس اس کا منہ بند کرنا چاہتی ہوں تاکہ باہر جا کر کسی قسم کی بیہودہ افواہیں نا پھیلائے جس سے علیزے یا علی دونوں کو کوئی ٹھیس پہنچے زندگی میں کئی موڑ ایسے بھی آتے ہیں جب ہمیں ان چاہی راہ کا انتخاب کرنا ہوتا ہے اس کے پیچھے محض ایک ہی وجہ ہوتی ہے وہ ہے ہمارے اپنوں کو تکلیف سے دور رکھنا

"یاد رکھنا اس کے بعد تم زندہ نہیں بچو گے رمیز۔ اور یہ محض دھمکی نہیں ہے" آگ بگولہ ہوتا اسے وارننگ دے کر وہ خود ہی سٹور روم کی جانب چال دیا تو باقی سب بھی اس کے پیچھے ہو لیے

* * * * * * * * * * *

جیسے ہی سٹور روم کا دروازہ کھولا گیا زارا زمین پر بیٹھی رو رہی تھی علی کا ایک ہاتھ اس کے کندھے پر پھیلا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے آنسو صاف کر رہا تھا شائد اس وقت وہ تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا

دونوں کو اس حالت میں دیکھتے سب کو حیرت کا جھٹکا لگا کچھ پل کے لیے تو زیان بھی گنگ رہ گیا اس سے پہلے کوئی کچھ کہتا کمال اندر داخل ہوئے اور علی کو کھینچ کر تھپڑ رسید کیا جس پر زیان تیزی سے آگے آیا تھا

جھٹکا تو انہیں بھی لگا تھا مگر کوئی بھی اس قسم کے شدید ریکشن کی امید نہیں کر رہا تھا

"ڈیڈ۔۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ؟"

اپنے باپ کو اس قدر غصے میں دیکھ کر وہ اچھی طرح جان چکی تھی وہ کیا سمجھ رہے ہیں اس لیے جلدی سے علی کے آگے آگئی ورنہ عین ممکن تھا وہ جس قدر حقارت سے اسے دیکھ رہے تھے جان سے ہی مار ڈالتے

ڈیڈ ایسا کچھ نہیں ہے میں بتاتی ہوں سب آپ کو۔۔۔۔

تم چپ کرو یہاں اس لیے لایا تھا میں تمہیں تاکہ باپ کی آنکھوں میں دھول جھونکو تم میری آزادی کا اس قدر ناجائز فائدہ اٹھاؤ گی میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا تم اتنا کیسے گر گئی زری تم تو مان تھی میرا ایک بار مجھ سے بات کو کرتی آج سے پہلے میں نے تمہاری کسی پسند کو نا کیا ہے کیا جو آج تم اس طرح اس کے ساتھ۔۔۔۔۔

"انکل آپ غلط سمجھ رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہوا مجھے تو پتا بھی نہیں تھا زری یہاں ہے وہ تو میں اندر آیا تو کسی چیز سے ٹکرا کر گر گیا اس لیے دروازہ بند ہو گیا ہم نے کھولنے کی بہت کوشش کی مگر یہ کھل نہیں رہا تھا" اپنی ذات کی صفائیاں دینا اسے ناگوار گزرا مگر بات اس کے اکیلے کی نہیں تھی وہ نہیں چاہتا تھا زارا کے اوپر کوئی انگلی اٹھائے

"میں غلط سمجھ رہا ہوں حالت دیکھی ہے تم دونوں نے اور اس طرح یہاں کیا کر رہے تھے پھر" زور سے اس کی آدھ کھولی شرٹ سے پکڑتے انہوں نے جھٹکا دیا تو علی ہلکا سا لڑکھڑا کر سنبھل گیا

"مجھے لگتا ہے ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی علی ہمارے گھر کا ہی بچہ ہے بھائی صاحب ہمیں بچوں کی بات سنی چاہیے ایک موقع تو دیں انہیں اپنی بات کہنے کا" حالات کو مزید بگڑتا دیکھ ماہ نور نے ان کی طرف داری کی جس پر ولید نے بھی ان کا ساتھ دیا

"میں کچھ سننا نہیں چاہتا بہت ہو گیا آپ کو کیا لگتا ہے جھوٹے جواز دیں گے تو میں سچائی جھٹلا دوں گا۔ چلو تم میری ہی چھوٹ کا نتیجہ ہے ہاتھوں سے نکل گئی ہو کان کھول کر سن لو کل ہی تمہارا نکاح ہو گا وہ بھی فرحان سے" کمال اپنا فیصلہ سناتے زارا کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ گئے

"آپ کو اپنی بیٹی پر ہی بھروسہ نہیں ڈیڈ۔۔۔۔ میں ہمیشہ سمجھتی تھی آپ مجھے سب سے بڑھ کر پیار دیتے ہیں اس لیے موم کو بھی کبھی یاد نہیں کیا میں نے لندن میں رہنے کے باوجود اپنی زندگی کے ہر فیصلے میں آپ کو امپورٹنس دی کبھی وہاں کے آزاد ماحول میں رہنے کے باوجود اپنی حدیں نہیں پھیلانگی اس سب کا یہ صلہ دیا آپ نے مجھے ۔میرے کردار پر انگلی اٹھا کر آپ نے مجھے سب کی نظروں میں رسوا ہی نہیں کیا مجھے بھی میری نظروں میں گرا دیا ہے

واقعی افسوس ہوا مجھے آج کے زمانے میں بھی اس قسم کی سوچ رکھتے ہیں آپ۔ اور ہاں اچھی طرح سن لیں آج سے پہلے میں نے آپ کو اپنی زندگی کے فیصلے لینے کا حق دیا تھا محض اس لیے ایک بیٹی کو بھروسہ سا اپنے باپ پر۔ آپ نے تو اس بیٹی کے بھروسے کا ہی خون کر دیا اب میں خود مختار ہوں اپنے فیصلے خود لوں گی جب آپ کو مجھ پر بھروسہ ہی نہیں میں کیوں عزت رکھوں آپ کی کیوں سر خم کروں آپ کے فیصلوں پر۔ میں آج تو کیا کبھی بھی نہیں کروں گی شادی اس گھٹیا شخص سے۔ انکار کر دوں گی سمجھے آپ۔ جس کے پلے باندھ کر آپ مجھے میرے ناکردہ گناہ کی

سزا دے رہے ہیں اسے بس میری دولت سے پیار ہے مجھ سے نہیں۔ اپنی زندگی برباد کر کے آپ کے پچھتانے کا انتظار نہیں کر سکتی میں" اس وقت غصے میں اس کی گردن کی رگیں تک ابھری ہوئی تھی غصے میں اس نے منہ کھولا تو بولتی ہی چلی گئی مگر کمال کا پڑنے والا تھپڑ اس کا منہ بند کرا گیا۔

کتنی ہی دیر وہ بے یقینی کی حالت میں کھڑی اپنے باپ کو دیکھتی رہی تھی آج تک اس کی طرف انگلی نا اٹھانے والے باپ نے سب کے سامنے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا وہ بھی محض اس لیے ان کا اپنی بیٹی پر یقین اٹھ چکا تھا یا یوں کہے کہ کبھی بھروسہ تھا ہی نہیں

کیا بھروسے اور یقین کا دعوا کرنے والے ایسے سب کے سامنے ذلیل کیا کرتے ہیں؟؟

کیا ہر لڑکی کو بے گناہ ہوتے ہوئے بھی اپنے کردار اور پاکیزگی کا یقین دلانا پڑتا ہے؟؟

کیا ہر باپ کا بھروسہ پل بھر میں مٹھی میں قید ریت کی طرح ہاتھ سے پھسل جاتا ہے؟؟

اگر نہیں تو اس پر یقین کیوں نہیں کیا گیا یا وہ اتنی بری ہے اسے اپنی صفائی دئے بغیر مجرم بنا دیا گیا اس گناہ کی پاداش میں جس کا سوچ کر ہی اس کو روح تک کانپ جاتی ہے

کہنے سننے سے بات بہت آگے نکل گئی تھی اس لیے اس نے چپی سادھ لی جب اس کا باپ ہی اپنا نہیں رہا تو وہ کیوں اپنے کردار کی صفائیاں دیتی رہے سب کو۔ کسی کی سنے بغیر کمال اسے کھینچتے ہوئے کمرے میں لے جانے لگے وہ بھی زندہ لاش کی طرح ان کے پیچھے گھسیٹتی چلی گئی مطلوبہ کمرے کے باہر رکتے ہی انہوں نے دروازہ کھول کر اسے اندر کی طرف دھکا دیا اور باہر سے دروازہ بند کر دیا۔۔۔

****

"کمال یہ کیا کر رہے ہو اس طرح فیصلے نہیں ہوتے، غصے کو ٹھنڈا ہونے دو پھر بیٹھ کر کوئی حل نکالیں گے ۔۔۔۔۔۔" ولید نے اسے غصے میں دیکھ کر بات کرنی کی کوشش کی

نہیں ولید اب میں کسی کی نہیں سنوں گا اس کا نکاح کل ہی ہو گا بس یہ میرا آخری فیصلہ ہے

"رکیے انکل۔۔۔۔۔۔ غلطی علی کی ہے تو وہی اسے ٹھیک کرے گا زارا کا نکاح علی سے ہو گا نا کہ فرحان سے"
اطمینان سے انہیں کہتا علی کے سر پر دھماکہ کر گیا جبکہ ولید بھی دم سادھے اس کی بات سمجھنے کی کوشش لگا

یہ کیا کہہ رہا ہے تو میں کیوں کروں گا ہم نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا جس کی وجہ سے مجھے یا اسے سب کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے آپ لوگ فضول میں بات بڑھا رہے ہیں

"چپ کر تو بعد بات کریں گے ہم۔۔۔" اسے آنکھیں دکھاتے اس نے بری طرح اسے جھاڑ پلا دی جس پر علی خاموش تو ہو گیا مگر نظروں میں واضح تنبیہہ تھی جسے زیان سرے سے نظر انداز کرتا کمال سے مخاطب ہوا

"آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی علی فرحان سے لاکھ گنا بہتر ہے اور زارا کو خوش بھی رکھے گا اس کی گارنٹی میں دیتا ہوں آپ سوچ لیجیئے اپنی بیٹی کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں یا زندگی بھر روتے دیکھنے چاہتے ہیں کوئی زبردستی نہیں ہے آخری فیصلہ آپ کا ہی ہو گا جو آپ بہتر سمجھیں" لفظوں کے جال سے کھیلنا اسے خوب آتا تھا اس وقت بھی وہ یہی کر رہا تھا

"ٹھیک ہے پھر ابھی نکاح ہو گا کہو تمہیں منظور ہے" علی کی بجائے انہوں نے زیان سے پوچھا تو وہ کلس کر رہ گیا

"ہاں ہمیں منظور ہے۔۔۔۔۔۔" پہلے والا اطمینان ہنوز برقرار تھا جبکہ پاس کھڑا علی سوچ رہا تھا ایسا دوست ہو تو انسان کو دشمنوں کی بھی ضرورت نہیں

****

کچھ ہی دیر میں گواہ اور نکاح خواہ تشریف لا چکے تھے رمیز بغیر کسی کی نظر میں آئے پہلے ہی فرار ہو چکا تھا اسے ڈھونڈنے کا ارادہ ترک کرتے نکاح سے قبل ہی زیان نے علی کی ماں کو بھی مختصر صورت حال سے اگاہ کرتے حویلی بلا لیا تھا اس وقت وہ کسی بھی حال میں علی کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا

قاضی کے پوچھنے پر آنسو کی لڑی بے اختیار اس کے رخساروں سے بہہ کر دوپٹے میں جذب ہو گئی کانپتے ہاتھوں سے قلم تھامتے اس نے چھلکتی آنکھوں کتنی مشکل سے اپنی روح کو مار کر نکاح نامے پر دستخط کیے صرف وہی جانتی تھی دولہے کا حال بھی اس سے مختلف نا تھا کتنی بار اس نے زیان کو انکار کیا وہ نکاح نہیں کرے گا مگر زیان نے اسے اپنی قسم دی تو وہ خاموش ہو گیا نکاح نامے پر دستخط کرتے وہ غصے سے وہاں سے باہر نکل گیا زیان پر اسے رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا اگر وہ ہاں نا کرتا علی اس سب سے آزاد ہوتا

"مبارک ہو یار۔۔۔۔" کمرے میں داخل ہوتے اس کی ناراضگی کو نظر انداز کرتے زیان نے اسے پیچھے سے کس کر گلے لگایا مگر علی نے اسے اتنی زور سے ہی پیچھے کی طرف دھکیل دیا زیان اچانک اس حملے کے لیے بلکل تیار نا تھا اس لیے پیچھے پڑے صوفے پر ہی دھڑام سے ڈھیر ہو گیا اگلے ہی پل کمال بے نیازی سے سیدھا ہو کر ہنسنے لگا جس پر علی کو تپ چڑھ گئی

"میری زندگی برباد کر کے بڑی ہنسی آ رہی ہے تجھے۔۔۔۔" بیڈ پر پڑا تکیہ اٹھا کر وہ زیان کی پٹائی کرنے لگا جو ہاتھوں سے اسے مسلسل روکنے کی کوشش کر رہا تھا

"ابے بس کر میں نے زندگی برباد نہیں کی تیری بلکہ آباد کی ہے کب تک چھڑا چھانٹ رہے گا بیوی ہو گی تو زندگی میں بھی سکون ہو گا۔۔" بڑے بوڑھوں کی طرح اسے بیٹھ کر سمجھانے لگا جس پر وہ بس اسے گھور کر رہ گیا

سکون رہے گا نہیں سکون چھین جائے گا، مجھے ایسے گناہ کی سزا دی گئی ہے جو میں نے کیا ہی نہیں۔۔۔

جانتا ہوں میں مجھے تیرے پر پورا بھروسہ ہے، تم لوگ انجانے میں پھنس گئے جال تو کسی اور کے لیے تھا

کیا مطلب ؟

یہ سب پہلے سے پلان تھا تبھی رمیز نے جان کر سب کے سامنے تیرے اور علیزے پر کیچڑ اچھالا تا کہ سب وہاں جائیں اور تم دونوں پھنس جاؤ مگر اس سب میں زارا پھنس گئی اور یہ سب ہو گیا، ایک بار زارا کا تو سوچ اگر اس کی

شادی فرحان سے ہو جاتی تو وہ ساری زندگی روتی رہتی کہیں نا کہیں غلطی تیری بھی ہے۔تو کیا چاہتا اپنی آنکھوں کے سامنے اسے ایسے شخص کے حوالے کر دیتے جسے اس کے پیسوں سے پیار تھا۔میں جانتا ہوں یہ رشتہ تو قبول نہیں کر پا رہا مگر ایک موقع تو دے ہو سکتا ہے جو تو سوچ رہا ہو وہ غلط نکلے

تو جانتا نہیں ہے لندن میں میری ملاقات ہوئی تھی اس سے وہاں لوگوں کو لوٹتی پھر رہی تھی اور تو ٹھہرا خدمت خلق اٹھا کہ میرے پلے باندھ دیا کوئی مجھ کہے ایک خون معاف ہے مجھے تو یقین کر تیر اگلا اپنے ہاتھوں سے دباتا میں

سوچ سمجھ کے بات کر یار تیری بہن بیوہ ہو جائے گی

"تیرے منہ میں خاک ڈھیٹ انسان۔۔۔"اس نے جل کر ایک اور تکیے سے زیان کا نشانہ لیا

تو میری جان جوانی میں سبھی کی رگ پھڑکتی ہے مجھے یقین ہے کوئی شرارت کی ہو گی اس نے۔اپنی بھول گیا کیا کرتا پھرتا ہے لوگوں کے ساتھ چاہے تو میں ابھی یاد دلا دیتا ہوں تجھے

کوئی ضرورت نہیں دفعہ ہو جا یہاں سے

"ویسے سوچنے کی بات ہے میں نے تیری بہن سے شادی کی تو نے میری بہن سے رشتہ داری مضبوط ہو گئی ہے نہیں؟۔۔۔۔"ایک آنکھ مارتے زیان نے مزید اسے چھیڑا تو علی نے اپنے بالوں کو مٹھی میں دبوچ لیا

****

زیان کمال کو نکاح کے لیے راضی کر کے اپنے کمرے میں آیا تو دشمن جاں سب کچھ بھول بھال کر گہری نیند کی وادیوں میں ڈوبی ہوئی تھی جسے دیکھ کر کچھ دیر کے لیے اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے ارادہ تو حریم اچھی خاصی سنانے کا کر چکا تھا گھر میں اتنا سب کچھ ہو گیا وہ اس سب سے غافل تھی قدم بڑھاتے وہ اس کے قریب گیا تو لبوں پر تبسم خود با خود بکھرتا چلا گیا کچھ دیر پہلے والا غصہ جھاگ کی صورت ٹھنڈا پڑ چکا تھا

اس وقت ناچاہنے کے باوجود اس نے بہت پیار اور نرمی سے حریم کو نیند سے جگایا جو تھوڑی محنت کے بعد پوری طرح ہوش و حواس میں آچکی تھی

اس کی طبیعت کا پوچھنے کے بعد بہت ہی آرام سے اس نے حریم کو سارے معاملے کے بارے میں تفصیل سے بتایا جو ہونق بنی اسے دیکھ رہی تھی

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی زیان اسے کھینچتا ہوا اشروم لے گیا حریم کا منہ دھلوا کر کندھوں پر دوپٹہ پھیلایا اور کسی نازک گڑیا کی طرح اپنے حصار میں لیتا زارا کے پاس چھوڑ کر آیا

نکاح سے پہلے حریم زارا سے معافی مانگ چکی تھی اسے یہی لگ رہا تھا ساری غلطی اسی کی ہے اگر وہ زارا کو اپنی جگہ نا بھیجتی تو آج وہ اس مقام تک نا پہنچتی۔ مگر زارا نے اپنا دل بڑا رکھا تھا وہ سمجھتی تھی جو بھی ہوا اس میں حریم یا کسی کی کوئی غلطی نہیں اس لیے کھلے دل سے اسے معاف بھی کر دیا۔ جیسے ہی اس نے زارا کمال سے زارا علی کا سفر طے کیا خود کو بکھرنے سے روک نا پائی اس وقت وہ کسی کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی اس لیے اپنے لیے کچھ دیر کی تنہائی مانگ لی ماہ جبین کو بھی یہی ٹھیک لگا اس لیے زارا کے سر پر ہاتھ رکھتی ماہ نور اور حریم کو لے کر اس کے کمرے سے باہر نکل گئیں

****

"آپ کو نہیں لگتا جو ہوا غلط ہوا۔۔۔" حریم اس وقت اپنے کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھی کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی

"شائد۔۔" کندھے اچکا کر وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گیا جبکہ حریم تو اس کی بے نیازی پر ششدر رہ گئی

"شائد؟؟۔۔۔۔ یہاں کچھ دیر کے لیے میری آنکھ کیا لگ گئی باہر اتنا کچھ ہو گیا آپ کو پتا ہے زری کو سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے وہاں۔ ابھی بھی دادی اور تائی امی اس کے کمرے کے باہر ہی ہیں۔ آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا"

مارے حیرت کے وہ غنودگی میں جانے کو تھی

علی مجھے جان سے زیادہ پیارا ہے اس کے بارے میں کوئی غلط بات برداشت نہیں کر سکتا جانتا ہوں وہ کبھی ایسی حرکت نہیں کر سکتا رہی بات اس کے نکاح کی تو یہ قسمت کا کھیل ہے اس میں ہم اور تم کچھ نہیں کر سکتے۔ میں زری کو بھی جانتا ہوں اچھی لڑکی ہے علی کے ساتھ خوش رہے گی خود سوچو اگر اس کا ہاتھ انکل غلط ہاتھوں میں سونپ دیتے تو اس کی زندگی برباد ہو جاتی اس لیے میں نے انکل کو علی کا آپشن دیا

"کیا آپ کو ایک بار بھی مجھ پر شک نہیں ہوا؟؟" بظاہر وہ

لاپرواہی سے کہہ گئی مگر دل و دماغ اس کے جواب کا ہی منتظر تھا

تمہیں کیا لگتا ہے؟

میں کچھ نہیں جانتی اس لیے تو پوچھ رہی ہوں بتائیں بھی اب آپ نے مجھ پر شک کیوں نہیں کیا۔۔۔

"عجیب سوال ہے؟۔۔۔" کہتے ہی وہ ہنسی ضبط نا کر سکا

"جیسا بھی ہے بہانے مت بنائیں۔۔۔" وہ قدرے خفگی سے بولی تھی

اچھا تو سنو تم روح ہو میری میری عزت ہو تم پر شک کرنا ایسا ہو گا کہ میں خود پر شک کر رہا ہوں جب میں نے زندگی میں ایسا کوئی کام نہیں کیا تو میرا ہمسفر بھی میرے جیسا ہی ہو گا نا۔ میں نے اکثر رشتوں کو غلط فہمی کی بنیاد پر ٹوٹتے دیکھا ہے رشتوں کو کھو دینے کا غم اپنوں سے جدا ہونے کا درد مجھ سے بہتر کوئی نہیں سمجھ سکتا علیزے اور اپنی زندگی میں ایسا کوئی مقام نہیں چاہتا جہاں شک کی بنیاد پر میرے ہاتھ صرف پچھتاوا رہ جائے تم سے بھی یہی امید کروں گا۔ مستقبل میں مجھے کوئی بات بری لگی تو تم سے کہہ دوں گا تمہیں بری لگے تم مجھ سے کہہ دینا سمپل ۔ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا چاہے کچھ بھی ہو جائے تم زیان کی ہو اور ہمیشہ رہو گی

تھینک یو۔۔۔

وہ کس لیے ؟؟

"مجھے اتنا مان اور عزت دینے کے لیے۔" آنکھوں میں نمی لیے اس نے زیان کو دیکھا۔ کس قدر سادگی سے وہ اس سے اپنی محبّت کا اظہار کر گیا تھا شائد ہی اس نے خواب میں سوچا ہو اس کی زندگی میں ایسا دن بھی آئے گا

ایک بات تم بھول رہی ہو

وہ کیا؟؟

"محبّت جو خود سے بڑھ کر میں تم سے کرتا ہوں" زیان کی آنکھوں میں اُمڈتے جذبات دیکھ کر حریم جلد ہی بات بدل گئی

"علی بھائی ابھی تک غصے میں ہیں نازری بھی کب سے روئے جا رہی ہے مجھے بہت دکھ ہوا دونوں کے لیے ۔۔۔۔" اس کے ادھر ادھر دیکھنے سے صاف پتا چل رہا تھا وہ زیان سے نظریں چرا رہی ہے

"علی کے غصے کی ایسی کی تیسی ۔۔ رہی بات زری کی تو اسے وہ خود ہینڈل کر لے گا۔ میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔" اس نے جھک کر اپنے ہونٹ حریم کے ہاتھ پر رکھے تو جھٹ سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔

آپ کو علی بھائی کے پاس جانا چاہیے نا اس وقت انہیں آپ کی ضرورت ہے۔

"نہیں اسے اکیلے رہنے کی ضرورت ہے جو کچھ اس کے دماغ میں ڈال کر آیا ہوں کچھ وقت لگے گا اسے سب سمجھنے میں۔۔۔" زیان پوری طرح اپنے کام میں مصروف تھا جبکہ حریم کی جان نکل رہی تھی

"میں زارا کے پاس جاؤں اسے میری ضرورت ہو گی۔۔" اجازت طلب نگاہوں سے اس نے زیان کو دیکھا

"نہیں یہ میرا وقت ہے اور اس وقت تم میرے بارے میں سوچو مجھے بلکل پسند نہیں تم میرے پاس ہوتے ہوئے کسی اور کو سوچو۔" اس کا لہجہ کہیں سے بھی نرم نہیں تھا بحث کرنے کا کوئی فائدہ تو تھا نہیں اس لیے

حریم خود ہی خاموش ہو گئی

****

کمال نے علی سے کہا کہ رخصتی وہ بعد میں کرے گا اپنی بیٹی کی اس کی اکلوتی بیٹی ہے آخر
مگر انہیں جلد اپنا فیصلہ بدلنا پڑا زارا نے خود آکر ان سے کہا وہ آج ہی رخصتی چاہتی ہے جس باپ نے اس پر بھروسہ نہیں کیا اس کا مزید کوئی احسان نہیں لے سکتی اور آج کے بعد یہ سمجھ لیں ان کی بیٹی مر چکی ہے ان کے لیے
۔صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد ماہ جبین نے بھی کمال کو اپنی رضامندی دی کہ زارا کی بات مان لے تو نا چاہتے ہوئے بھی انہیں ہاں کرنی پڑی
زیان خود علی اور زارا کو کلثوم (علی کی ماں) کے ہمراہ ان کے گھر چھوڑ کر آیا تھا وہ خود بھی بڑے دل کی خاتون تھی جب زیان نے انہیں سمجھایا تو فوراً اسے اللہ کی رضا سمجھ کر اس شادی کے لیے مان گئی تھی

****

"بیٹا تم بیٹھو آرام سے میں کھانا لاتی ہوں۔۔"کلثوم اسے علی کے کمرے میں لے آئی تھی چاہتی تو وہ بھی تھی بیٹے کی شادی اپنی پسند سے کرے لیکن جو ہونا تھا سو ہو گیا وہ کر بھی کیا سکتی تھی
"آنٹی مجھے بھوک نہیں ہے شکریہ۔۔۔"بھرے لہجے میں اس نے کھانے سے انکار کر دیا تو وہ سر ہلا کر باہر چلی گئی ان کے جاتے ہی پیچھے اس نے کمرے میں نظر دوڑائی تو سادہ سا کمرہ تھا چھت پر ایک عدد پنکھا لگا تھا کمرے میں درمیانے سائز کا بیڈ رکھا تھا جس کے دائیں طرف ایک میز تھا بائیں طرف ڈریسنگ ٹیبل تھا ساتھ ہی ایک الماری تھی۔۔۔سامنے ایک عدد دروازہ بھی تھا جو شائد باتھ روم کا ہو گا اس نے بیٹھے ہوئے ہی اندازہ لگایا۔۔۔
کپڑے تو وہ لائی ہی نہیں تھی بس ایک چادر ہی وہاں سے لائی تھی جو ماہ نے اسے اوڑھائی تھی اور کچھ بھی لینے سے اس نے خود ہی انکار کر دیا تھا اس کی رخصتی کے وقت ولید نے اس کے ہاتھ پر کچھ رقم رکھنا چاہی جو وہ سہولت سے

انہیں واپس لوٹا چکی تھی، اس صورت میں کپڑے بدلنے کا سوچنا ایک احمقانہ سی بات تھی اس لیے وہ پیروں کی پاس رکھی چادر کھول کر بیڈ پر لیٹتی آنسو بہا کر تکیہ بھگونے لگی

****

علی کمرے میں آیا تو وہ اس کے بیڈ پر چادر اوڑھے لیٹی تھی

جسے دیکھ پھر سے اس کا موڈ خراب ہو گیا

"سنو۔۔۔ اٹھو یہاں سے۔۔۔"

اتنی زور سے اس نے زارا کو جھنجھوڑا بیچاری جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی

"اترو میرا بستر ہے یہاں میں سوتا ہوں اپنے لیے کوئی اور کونہ ڈھونڈ لو۔" ایک جھٹکے اسے کلائی سے کھینچ کر بیڈ سے نیچے اتار چکا تھا جو گم سم سی نظریں جھکائے کھڑی تھی

"سوری۔۔۔" علی کی طرف دیکھے بغیر ایک لفظ اسے کہتی بازو کو تکیہ بناتی بیڈ کے پاس نیچے لیٹ گئی وہ بھی بغیر کسی بستر کے جب باپ ہی اپنا ہاتھ اس کے سر سے کھینچ چکا تھا پھر یہ تو زبردستی کا رشتہ تھا جس میں امید کی کوئی کرن تک نا تھی مگر اپنے رویے سے علی کو ضرور چونکا گئی آج سے پہلے اس سے جتنی بار علی کی ملاقات ہوئی ہمیشہ سے کونفیڈنس اس کی آنکھوں میں دیکھتا آ رہا تھا جو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتی تھی آج کس طرح مجرموں کی طرح اس کے سامنے سر جھکائے کھڑی تھی

"کیا بکواس ہے۔ یہ جان بوجھ کر ایسا کر رہی ہے تاکہ مجھے ساری رات نیند نا آئے۔۔" وہ جو سونے کے ارادے سے لیٹا تھا اسے دیکھ کر جلدی سے اٹھ بیٹھا تبھی موبائل پر بجتی رنگ ٹون نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔۔ موبائل انلاک کرتے سامنے ہی زیان کا نام جگمگا رہا تھا اسے پانچ منٹ بعد کال کرنے کا میسج کر کے اس نے ایک نظر نیچے سوئی ہوئی اپنی کچھ گھنٹوں پہلے کی شریک حیات کو دیکھا پھر سر جھٹک کر آواز دینے پر مجبور ہو گیا

"سنو۔ بیڈ پر آجاؤ تم میں کہیں اور سو جاؤں گا۔۔" آواز لگا کر وہ بیڈ پر پڑا تکیہ اور چادر لے کر کمرے سے باہر نکل گیا پیچھے وہ اس کے رویے سے پریشان ہوتی اٹھ کر ٹہلتے ہوئے دروازے کو دیکھنے لگی جہاں سے ابھی ابھی وہ باہر گیا تھا کچھ دیر اسی طرح حیران ہوتے اس نے دماغ میں چلتی سوچوں کو جھٹکا اور دوبارہ بیڈ پر لیٹ کر پھر سے اپنی قسمت پر ماتم کرنے لگی

"آپ نے تو کہا تھا کچھ دن رہیں گے ہم۔ ابھی تو ایک ہی ہفتہ ہوا ہے پلیز کچھ دن اور رہ لیتے ہیں یہاں۔۔" حریم نے معصوم سی شکل بنا کر زیان کو دیکھا جو صبح سے دوبار اسے اسی بات پر ڈانٹ چکا تھا مگر وہ بھی اپنے نام کی ایک ہی تھی پھر سے وہی رٹ لگا کر بیٹھ گئی

علیزے پلیز مجھے سختی کرنے پر مجبور مت کرو کہہ دیا نا ہم گھر جا رہے ہیں تو بس تیاری پکڑو اور جب دل کرے بتا دینا میں لے آؤں گا تمہیں یہاں۔ تم جانتی تو ہو میں شروع سے ہی الگ رہتا آیا ہوں اب جہاں میں جاؤں گا تم بھی میرے ساتھ ہی رہو گی نا۔

"ہاں جیسے امی کا کہا تھا آپ نے۔۔۔۔" اس سے شکوہ کرتی منہ پھلا کر بیٹھ گئی

تو جانِ جاناں آنٹی کو یہاں بلوایا تو تھا پورا دن وہ تمہارے ساتھ رہی تم نے مجھے بلکل نظر انداز کر دیا میں نے کچھ کہا ؟؟۔اب بس میں اور نہیں رک سکتا یہاں تو ظاہر سی بات ہے تم بھی میرے ساتھ چلو گی پھر فضول ضد کیوں ؟؟۔۔۔

"پلیز مان جائیں نا۔ یہاں زیادہ مزہ آتا ہے تایا ابو تائی امی اور دادی سب تو یہی ہیں وہاں کون ہے ؟۔۔۔" بیڈ پر بیٹھی ٹانگیں ہلاتی پیکنگ کرتے زیان کو آتے جاتے دیکھ رہی تھی

"اب اگر تم نے پھر سے یہ بات کہی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دبا دوں گا علیزے۔ چلو۔" آگے بڑھ کر خود ہی اس کی کلائی تھامتے ہوئے وہ اسے کھینچتا ہوا کمرے سے باہر لے گیا ورنہ اسے تو اپنی بیوی کا ارادہ خراب

ہوتا نظر آ رہا تھا

****

"کچھ دن اور رک جاتے ابھی تو ہمارا دل بھی نہیں بھرا۔ کتنے سالوں بعد تو ملی ہے ہمیں علیزے۔۔۔۔" ماہ جبین نے زیان کو شکایتی نظروں سے دیکھتے علیزے کو پیار سے اپنے ساتھ لگایا

"ہاں ہم ہم کل چلے جائیں گے" اس نے چہک کر مشورہ دیا

"چپ رہو تم۔۔" سختی سے کہتا اسے خائف کر گیا

جان جب آپ کا دل ہو بتا دیجئے گا میں لے آوں گا اسے آپ کے پاس پھر ایک دو دن تک آفس بھی تو جانا ہے مجھے تب تک میں چاہتا ہوں میرے جانے سے پہلے یہ گھر میں ایڈجسٹ ہو جائے ورنہ اسے مسئلہ ہو گا

"ٹھیک ہے جیسے تم دونوں کی مرضی۔۔۔۔" ماہ جبین نے دونوں کو باری باری پیار دیا جس پر زیان اس نے مسکرا کر اسے مزید چڑایا

(دونوں کی مرضی نہیں دادی صرف آپ کے پوتے کی مرضی ہے) حریم دل میں سوچتی ولید اور ماہ سے مل کر گاڑی میں بیٹھی تھی جبکہ زیان نے ان سے ملنے کی زحمت بھی نا کی

****

"علی بہو کو بھی اٹھا دیتے بیٹا ناشتہ کر لیتی وہ بچی۔۔" وہ جیسے ہی فریش ہو کر کمرے سے باہر آیا تو کلثوم نے اسے کہا

"جی امی۔۔۔" نا چاہنے کے باوجود وہ منہ کے زاویے بگاڑتا پھر سے کمرے میں چلا گیا

"سنو!۔۔۔ اٹھو امی بلا رہی ہیں ناشتہ کر لو۔ اٹھو بھی۔۔۔۔"

سامنے بیڈ پر سوئی اپنی نئی نویلی بیوی کو دیکھ اس کا اچھا خاصا موڈ خراب ہو گیا

"سنو!۔۔۔۔ (پتا نہیں کیا کھا کر سوئی ہے)" وہ خود سے باتیں کرتا آگے آیا پھر پاس پڑا پانی کا گلاس اس کے منہ پر

انڈیل دیا

"آآآآ۔۔۔۔ کیا بدتمیزی ہے؟" ایک تو دیر سے اس کی آنکھ لگی تھی نیند بھی ابھی پوری نہیں ہوئی تھی اوپر سے یہ اٹھانے کا شاہی انداز اس کا پارا بڑھا گیا

ناشتہ کرلو امی بلا رہی ہیں اور آواز نیچے رکھو اپنی ورنہ تمہارا منہ کیسے بند کرنا ہے مجھے اچھے سے آتا ہے

"مجھے نہیں کرنا کوئی ناشتہ واشتہ جاؤ یہاں سے۔۔۔" چہرہ چادر میں گھسائے اس نے جواب دیا

"ٹھیک ہے مت کرو میری بلا سے پڑی رہو یہاں۔۔" علی غصے سے اسے کہتا دوبارہ کمرے سے باہر نکل گیا تو اس کی آنکھیں پانی سے بھر گئی۔۔۔۔۔

"علی بہو کہاں ہے؟۔۔۔" اسے اکیلے کمرے سے باہر آتا دیکھ کلثوم نے پوچھا

سوگ منا رہی ہے آپ کی بہو میری بیوی بننے کا

تم سیدھی طرح میرے سوال کا جواب نہیں دے سکتے ہر بات پر ساس بننے کی ضرورت نہیں

انکار کر چکی ہے آپ کی بہو اب کیا گود میں اٹھا کر لے آؤں اسے

"اتنے اچھے تم کب سے ہو گئے؟۔۔" ان کے طنز کرنے پر وہ ٹھٹھک کر اپنی ماں کو دیکھنے لگا

بھوک لگے گی تو خود ہی آجائے گی۔۔۔" سنجیدہ تاثرات لیے وہ بیٹھ کر اپنا ناشتہ کرنے لگا تو کلثوم افسوس سے سر ہلاتی خود ہی ایک ٹرے میں ناشتہ لے کر زارا کے پاس چلی گئیں

****

"ایک کام ڈھنگ کا نہیں ہوتا تم لوگوں سے۔ سارا دن فارغ پڑے پڑے تمہاری ہڈیوں کو زنگ لگ گیا ہے" زیان کھانے کی پلیٹ ہاتھ سے پرے کھسکا کر عمر پر چلا رہا تھا جس نے غلطی سے بھنڈی کی سبزی بنالی تھی جو زیان کو بلکل پسند نہیں تھی نا اس گھر میں وہ کسی کو کھانے دیتا تھا

"مجھے یاد نہیں رہا۔ میں ابھی کچھ اور بنا دیتا ہوں آپ کے لیے۔۔۔" عمر نے جلدی سے اس کے آگے سے پلیٹ اٹھا لی

"کوئی ضرورت نہیں ہم باہر ہی کھانا لیں گے" کھانا کھاتی حریم کا ہاتھ پکڑ کر اس نے اٹھنے کا اشارہ کیا جو آنکھیں پھاڑے اسے چیختا ہوا دیکھ رہی تھی

"تمہیں ایک بار میں میری بات سمجھ نہیں آتی اٹھو۔۔" زیان نے بغیر اس سے پوچھے سامنے رکھی کھانے کی پلیٹ ایک طرف کی

"آپ کو کس نے کہا میں جا رہی ہوں؟" ہوش میں آتے وہ دوبارہ کھانے کی پلیٹ اپنے سامنے رکھ چکی تھی

شائد تم نے سنا نہیں میں بھنڈی نہیں کھاتا چلو اب ہم باہر سے کھانا کھائیں گے

ہاں تو آپ بھنڈی نہیں کھاتے نا میں تو کھاتی ہوں۔ آپ رائس کھا لیں یہ بھی مزے کے ہیں فضول میں غصہ کرتے رہتے ہیں آپ مجھے تو لگتا ہے آپ کو عادت ہو گئی زور زور سے بات کرنے کی اور ویسے بھی شائد آپ نہیں جانتے مجھے بھنڈی بہت پسند ہے اب باہر کے کھانے کے لیے میں گھر میں بنی اپنی پسندیدہ سبزی نہیں چھوڑ سکتی۔۔

"جب میں بھنڈی نہیں کھاتا تو تم بھی آج سے نہیں کھاؤ گی رکھو اسے۔۔۔"۔زیان نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے اس کے ہاتھ کا نوالہ لے کر واپس پلیٹ میں رکھا

"میں کیوں نہیں کھاؤں گی آپ نے نہیں کھانی نا کھائیں میں ضرور کھاؤں گی۔۔" حریم نے بھی ضدی لہجے میں کہتے نوالہ اٹھا کر دوبارہ منہ میں ڈال لیا۔۔۔

"عمر!۔۔" خونخوار نظروں سے اپنی ضدی بیوی کو دیکھتا وہ دھاڑا تھا ایک پل کیلئے تو حریم بھی لرز کر رہ گئی مگر جلد خود کو نارمل کرتی عمر کو دیکھنے لگی جو بھاگتا ہوا کچن سے باہر آیا

آج کے بعد اس گھر میں بھنڈی بنی تو تمہاری چمڑی ادھیڑ دوں گا سمجھے۔

"ج۔۔۔جی بھائی۔" عمر نے کانپتی آواز سے کہا

عمر بھائی خبر دار آپ نے ان کی بات مانی تو یہ کیا بات ہوئی خود جو مرضی آئے کھائیں اب ہم اپنی مرضی سے کچھ کھا بھی نہیں سکتے

"تم ضرورت سے زیادہ نہیں بول رہی آج؟۔" زیان نے اسے وارن کیا

"ٹھیک ہے پھر نہیں بولتی میں۔۔۔" کھانے کی پلیٹ ایک طرف کرتی وہ غصے سے کرسی دھکیل کر کھڑی ہو گئی دیکھتے ہی دیکھتے زیان کو نظر انداز کرتی تیزی سے کمرے میں چلی گئی

"تم تو جاؤ یہاں سے سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔" زیان نے عمر کو ایسے دیکھا جیسے کچا چبا جائے گا وہ بیچارہ کان پکڑ کر معافی مانگنے لگا

****

ابھی تک چادر میں سر دیئے رونے میں مشغول تھی جب کھٹکے کی آواز پر جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے مگر مڑ کر ایک بار بھی پیچھے نہیں دیکھا۔ کچھ دیر اسی حالت میں پڑی اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگی مگر برتنوں کے کھٹکے کی آواز کے علاوہ کچھ سننے کو نا ملا ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی جب اسے محسوس ہوا کوئی اس کے قریب آکر بیٹھا ہے حفاظتی طور پر مظبوطی سے چادر کو اندر کی طرف سے دبوچے وہ ساکت سی ہو گئی

"زارا۔۔۔" قریب سے آتی نسوانی آواز پر اس کے ہاتھ چادر پر ڈھیلے پڑے خود بھی ایک لمبا سانس کھینچ کر اس نے اپنے چہرے سے چادر ہٹا کر باہر جھانکا جہاں کلثوم اسے پیار سے دیکھ رہی تھی

"کھانے سے کیوں انکار کر دیا میں تو انتظار کر رہی تھی تمہارا اٹھو چلو کھانا کھالو ورنہ ٹھنڈا ہو جائے گا ابھی تک میں نے بھی ناشتہ نہیں کیا آج ہم دونوں اکھٹے ناشتہ کریں گے ورنہ علی کی شکل دیکھ دیکھ کر تو میں بور ہو گئی تھی" انہوں نے مذاق میں بات کرتے ماحول میں چھائی افسردگی کو زائل کرنے کی کوشش کی

"آنٹی آپ کھالیں میرا بلکل دل نہیں کر رہا" زارا چاہ کر بھی مسکرا نا سکی

"ایسے کیسے چلو اٹھو فریش ہو جاؤ رات بھر روتی رہی ہو نا آنکھیں دیکھو لال ہو رہی ہیں چہرہ بھی تمہارا سرخ ہو رہا ہے

ایک منٹ۔۔۔۔"

آگے ہوتے انہوں نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر چیک کیا

"یہ کیا تمہیں تو بخار ہے پہلے کیوں نہیں بتایا میں علی کو روک لیتی تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جاتا اچھا چلو میں تمہارا منہ دھلوا دیتی ہوں پھر کھانا کھاتے ہیں" زارا کے جھکے سر کو دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی وہ ہچکچا رہی ہے اس لیے خود ہی اس کی مشکل آسان کر دی

اگلی کچھ دیر میں اس کے انکار کو کسی کھاتے میں لاتے ہاتھ منہ دھلوا کر اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا پھر کچھ دیر بعد گھر میں رکھی دوائیوں سے بخار کی گولی نکال کر اسے زبردستی کھلا کر بیڈ پر لیٹا دیا اور تب تک وہاں بیٹھی رہی جب تک بخار پوری طرح اتر نہیں گیا

"امی بتا رہی تھی تم کمرے سے باہر نہیں نکلی پورا دن۔۔۔" کام سے واپس آتے وہ جیسے کمرے میں داخل ہوا زارا سکون سے چادر اوڑھے بیڈ پر ہی بیٹھی تھی

"باہر تمہارے گھر والے آئیں ہیں مل لو ان سے جا کر کل سے دیکھ رہا ہوں یہی ڈیرہ جما لیا ہے بیڈ زیادہ پسند تو نہیں آ گیا تمہیں۔۔" صوفے پر بیٹھ کر وہ جوتوں سے پیر آزاد کروانے لگا جبکہ نظریں سامنے ہی ٹکی تھی

"مجھے نہیں ملنا کسی سے انہیں کہہ دو جا کر میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں رہا پھر کیوں آئیں ہیں یہاں۔ میرا تماشا دیکھنے ؟؟۔۔" بنا رخ موڑے ہی اس نے اونچی آواز میں کہا جو علی کو نا گوار گزری

"تمیز سے بات کرو۔ آواز ہلکی رکھو اپنی۔ شرافت سے اپنا حلیہ درست کرو اور چلو میرے ساتھ۔۔۔" خود الماری

کا ایک پٹ کھولے نا جانے کیا ڈھونڈنے میں مصروف تھا جو مل کے نا دے رہا تھا

"تمیز سے ہی بات کر رہی ہوں ورنہ اب تک وہ یہاں بیٹھے نا ہوتے۔۔۔" اگلی بات سن کر علی الماری بند کرتا تیزی سے اس کی طرف آیا

"کیا کہہ رہی تھی ہاں بولو پھر سے۔۔" اس نے ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ سختی سے پکڑ کر تھوڑا اونچا کیا تو وہ تکلیف سے کراہ اٹھی

"چھوڑو مجھے جنگلی انسان۔۔۔" زارا نے ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی مگر علی کی پکڑ میں مزید سختی آگئی

"اچھی طرح اپنے دماغ میں بیٹھا لو یہ میرا گھر ہے اور اس وقت تم میرے کمرے میں میرے نام کے ساتھ موجود ہو ،میری بیوی ہو سمجھی جو بھی اس گھر میں آئے گا تمہیں اچھا لگے یا نہیں ان کی خدمت کرنا ان کا احترام کرنا تم پر فرض ہے۔ دس منٹ ہیں تمہارے پاس جلدی سے اٹھ کر تیار ہو جاؤ۔۔" ایک جھٹکے سے اسے چھوڑ کر وہ بیڈ سے اٹھا پھر جھک کر چادر کو بھی اس پر سے کھینچ کر نیچے پھینک چکا تھا

سامنے زارا اسی کے کپڑوں میں ملبوس بیڈ پر لیٹی آنسو بہا رہی تھی کچھ دیر پہلے جو شرٹ وہ الماری میں ڈھونڈ رہا تھا وہ اس کی اپنی بیوی نے زیب تن کر رکھی تھی ساتھ جینز کو فولڈ کر کے چھوٹا کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ اپنی نظروں میں شرمندہ ہو ہی رہا تھا جب وہ آنسو صاف کرتی غصے سے کمرے سے باہر نکلنے لگی

"کہاں جا رہی ہو ؟۔۔" ہوش میں آتے وہ تیزی سے اس کے سامنے آیا

"خود تو کہا باہر جانے کو آپ کے مہمان آئے ہیں نا۔۔۔" شکوہ کرتی نگاہوں سے علی کو دیکھتے اس نے یاد کروایا تو وہ اور شرمندہ ہو گیا

"کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے تم بیٹھو میں آتا ہوں۔۔" اپنے ہاتھ سے اس کی آنکھوں سے آنسو چنتا وہ آرام سے

اس کے چہرے پر آئے بال پیچھے کرنے لگا جب وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی

"سوری مجھے دھیان دینا چاہیے تھا لیکن یاد ہی نہیں رہا تم بیٹھو میں تمہارے لیے شوپنگ کر کے آتا ہوں بلکہ ایک کام کرو مجھے لسٹ بنا دو ضروری سامان کی۔۔۔" اسے حیرت میں چھوڑتا وہ خود جا کر اس کے لیے کاغذ اور پین لے آیا

زارا چاہے جتنا بھی غصہ ہوتی سچ تو یہی تھا اس کی پاس پہننے اوڑھنے کے لیے اس وقت کچھ بھی نہیں تھا پہلی بار میں ہی کاغذ اور پین پکڑ کر جلدی سے کچھ چیزیں لکھی پھر کاغذ تہہ کر کے علی کو پکڑا دیا ساتھ ہدایت بھی کی

سنو خود پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے وہاں سیل گرل کو دے دینا وہ تمہیں سامان دے دے گی۔۔۔

"ہاں تو میرا کون سا اس کا پیپر ہے جو مجھے پڑھ کر یاد کرنا ہے۔۔۔" اس کی بات کا مطلب سمجھے بغیر کاغذ جیب میں رکھتا کمرے سے باہر نکل گیا جاتے جاتے کمال کو بھی بتا گیا ان کی بیٹی ان سے ملنا نہیں چاہتی تو وہ سر ہلا کر علی کے ساتھ ہی گھر سے باہر نکل گئے۔۔۔۔۔

****

"جان میری بات تو سنیں۔۔۔"۔ زیان کب سے انہیں اپنی بات سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جو اس کی ایک سن نہیں رہی تھی بلکہ حریم کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتی تھی

میں اپنی بچی کو یہاں نہیں رہنے دوں گی غضب خدا کا اب تم بچی کے کھانے پے بھی روک ٹوک کرو گے ایسے تو میری پھول سی بچی سوکھ کر کانٹا ہو جائے گی

میں تو سمجھ رہی تھی تم اس کا خیال رکھو گے مگر تم تو کچھ اور ہی ٹھان کے بیٹھے ہو

میری بات تو سنیں۔ اور میں نے ایسا بھی کچھ نہیں کیا جس سے آپ کی پھول سی بچی سوکھ کر کانٹا ہو جائے خدا کو مانے چھوٹی سی بحث تھی بس۔۔۔

چھوٹی سی بحث تھی تو نے اسے دھمکیاں بھی دے ڈالی؟

"کون سی دھمکی؟۔"۔ماہ جبین سے سنتے اسے شاک لگا

"آج تم کچھ زیادہ نہیں بول رہی؟ اس بات کا کیا مطلب ہے تم بتاؤ اب کیا میری بچی تم سے پوچھ کر منہ سے الفاظ نکالے گی"۔ماہ جبین نے کڑے تیور لئے زیان کو دیکھا جس کی حالت خراب ہوتی ہوئی نظر آ رہی تھی

خدا کا خوف کریں یار میری بیوی ہے کہہ دیا ہو گا تو کیا اتنی سی بات پر آپ اسے یہاں سے لے جائیں گی

"یہ اتنی سی بات ہے نا وہ اپنی مرضی سے بول سکتی ہے نا کھا سکتی ہے باقی کام بھی تم اسے سکون سے نہیں کرنے دیتے ہو گے یقیناً۔۔ تم نے اسے اس کے گھر کے بھی جانے نہیں دیا بولو بھلا فاطمہ کیا سوچے گی کیسے لوگ ہیں ہم ۔۔۔"منہ بناتے وہ رخ موڑ گئی

"اچھا میں معافی مانگتا ہوں اب خوش۔۔۔"۔زیان نے تنگ آ کر ان کے سامنے ہاتھ جوڑ لئے ورنہ وہ ٹھان کر ہی آئی تھی اس کی بیوی کو لے کر جائیں گی

میں کیسے مان لوں میرے جانے کے بعد اگر تم نے تنگ کیا تو؟

اب میں آپ کے لیے کیمرے لگوانے سے رہا ہاں البتہ اپنی بیٹی سے پوچھ لیجئے گا جیسے آج میری شکایات کر چکی ہے آگے بھی آپ کو بغیر ڈرے بتا دے گی

اور جو چاہے کھا سکتی ہے میری اتنی مجال کہاں جو اسے روکوں بس۔۔۔

ابھی جا رہی ہوں لیکن اپنی بات یاد رکھنا زیان اگلی بار علیزے کو لے کر ہی جاؤں گی اور تمہیں حویلی بھی نہیں آنے دوں گی

"جو حکم۔۔۔"۔ سر جھکا کر اس نے اپنی رضامندی دی تو ماہ جبین اسے تھپڑ رسید کرتی باہر کھڑی گاڑی میں بیٹھ گئی ۔ جیسے ہی ان کی گاڑی گھر سے نکلی زیان نے سکون کا سانس لیا

اور اندر کی جانب چل دیا علیزے سے بھی تو بات کرنی تھی

****

"علیزے دو منٹ میں باہر آؤ۔۔۔"زیان نے زور سے واشروم کا دروازہ کھٹکھٹایا کیونکہ وہ اس کے آنے سے پہلے ہی بھاگ کر خود کو اندر قید کر چکی تھی

مجھے نہیں آنا نا ہی آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔

"دروازہ نہیں کھولو گی تو مناؤں گا کیسے مجھے پتا ہے تم مجھ سے ناراض ہو۔۔۔"اب کی بار اس نے پیار سے کہا

"نہیں مجھے پتا ہے آپ ڈانٹیں گے میں کہہ رہی ہوں دادی کو بتا دوں گی دوبارہ۔۔۔۔"اس کی دھمکی سن زیان کے کان کھڑے ہو گئے

"تمہیں میں بتاتا ہوں صبر کرو تم۔۔۔۔"زیان خود سے بات کرتا جلدی سے دوسری چابی لے آیا اور جھٹ سے واشروم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا

"ہاں تو اب کیا کہہ رہی تم؟۔۔"دونوں ہاتھ باندھے اس کے چہرے کے نقوش کو غور سے دیکھ رہا تھا

"م۔۔۔میں کچھ نہیں کہہ رہی تھی آپ ان۔۔۔اندر کیسے آئے؟"زیان کی لو دیتی نظریں اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر رہی تھی

"ہاں تو تمہیں مجھ سے بہت سی شکایات ہیں نا چلو پھر آج آرام سے بیٹھ کر دور کرتے ہیں انہیں۔۔۔۔۔"زیان نے اس کی طرف قدم بڑھائے تو وہ دیوار کے ساتھ چپک گئی۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ہیں ختم ہو گئی۔۔۔۔۔"اس نے گھبرا کر نکلنا چاہا مگر تب تک وہ قریب آ چکا تھا

"ایسے کیسے ختم ہو سکتی ہیں لیٹ می ٹرائی۔۔۔۔۔۔"۔سنجیدہ تاثرات لیے جھکا اور اگلے ہی پل اسے باہوں میں اٹھا چکا تھا

"کیا کر رہے ہیں آپ پلیز مجھے نیچے اتاریں۔۔۔"۔ایک ہاتھ سے اس کی شرٹ کو تھام کر وہ پھٹی نظروں اسے دیکھنے لگی

"اب تو ممکن نہیں جب تک میں تسلی نا کرلوں کہ تمہیں مجھ سے کوئی شکایت نہیں۔۔۔۔"۔اپنی ہنسی ضبط کرتے اس نے حریم کو دیکھا جو بیہوش ہونے کو تھی

سوری اب نہیں کروں گی پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔۔اتنی جلدی ہار مان لی تم نے تو مگر میں تسلی کیے بغیر نہیں چھوڑوں گا" اسے اٹھائے جیسے ہی اس نے رخ موڑا نیچے گرے پانی سے سلپ ہوتے اپنے ساتھ اسے بھی باتھ ٹب میں گرا چکا تھا

"بس اب ہو گئی تسلی ؟"۔ چہرے سے پانی صاف کرتی وہ غصے میں اس پر طنز کے تیر چلا رہی تھی

"سوری۔۔۔۔" اب کی بار اس نے کان پکڑتے شرارتی انداز میں کہا جس پر نا چاہتے ہوئے بھی وہ زور سے ہنس دی کچھ دیر بعد زیان کی ہنسی بھی اس کی آواز میں شامل ہو گئی

****

علی دو گھنٹوں کی لگاتار شوپنگ کے بعد آخر کار گھر پہنچا تو سیدھا کمرے میں چلا آیا

شوپنگ بیگز اس نے وہی بیڈ پر ہی رکھ دئے خود کلثوم کے پاس چلا گیا۔زارا واشروم سے باہر نکلی تو بیڈ پر ڈھیر سارے شوپنگ بیگز رکھے تھے

"اس میں میرے کپڑے کہاں ہیں ؟" بیگ تقریبا خالی کرنے کے بعد بھی اسے اپنے پہننے کے لیے کچھ نا ملا

"یہ میں اپنے پہننے کے لیے نہیں لایا۔۔۔"۔سامنے بیڈ پر پڑے کپڑے اٹھا کر اس نے زارا کی آنکھوں کے سامنے لہرائے

میں ایسے کپڑے نہیں پہنتی۔۔

پتا ہے مجھے کیسے بیہودہ کپڑے پہنتی تھی تم آج سے اسی طرح کے کپڑے پہنو گی یہ پاکستان ہے تمہارا لندن نہیں جہاں اوٹ پٹانگ کپڑے پہن کر باہر نکل جاتی تھی

"تم مجھ پر اپنی مرضی نہیں تھوپ سکتے میں وہی کروں گی جو میری مرضی ہو گی۔۔۔"۔بلند آواز میں بغیر ڈرے کہتی وہ اس کے غصے کو ہوا دے رہی تھی

"اچھا۔۔کیا مرضی ہے تمہاری؟۔۔۔"اس نے زارا کی طرف مسکراہٹ اچھالتے ہاتھوں کو سکون سے سینے پر باندھ لیا

یہی کے مجھے یہاں نہیں رہنا میں واپس لندن چلی جاؤں گی وہاں میری دوست ہے وہ میری ہیلپ کرے گی میں جاب ڈھونڈ لوں گی تم نے مجھے اتنے دن اپنے پاس رکھا جتنے پیسے لگیں ہیں بتا دینا میں بھجوا دوں گی تمہیں۔

واہ تم نے پورا پلان تیار کر رکھا ہے اور جو میں تمہاری وجہ سے پھنس گیا ہوں اس کا کیا؟

"میری وجہ سے نہیں پھنسے تم ہماری شادی ہی ہوئی ہے نا اور شادی تو ٹوٹ بھی سکتی ہے آئے دن لوگ علیحدہ ہو جاتے ہیں ہم بھی ہو جائیں گے تم بھی خوش میں بھی۔۔۔۔۔۔"باقی کے الفاظ اس کے چہرے پر پڑنے والے تھپڑ کی وجہ سے زبان پر ہی دم توڑ گئے

آنکھوں میں آنسو لئے وہ گال پر ہاتھ رکھے ڈبڈبائی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جو سرخ آنکھیں لئے بلکل اس کے سامنے کھڑا تھا دونوں کے بیچ بس ایک قدم کا فاصلہ ہی تھا

آئندہ یہ خیال تمہارے ذہن میں آیا تو حشر کر دوں گا سمجھی

ہوتے ہوں گے لوگ علیحدہ لیکن میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو رشتہ بھی بناتا ہوں اسے پوری زندگی نبھاتا ہوں چاہے یہ شادی تمہاری یا میری مرضی سے نہیں ہوئی لیکن اب تم میری بیوی ہو یہی سچ ہے اس بات کو اپنے دماغ میں اچھے سے فٹ کر لو فضول بیٹھ کر دماغ میں فضول سوچیں آتی ہیں آج سے سارے گھر کے کام سنبھالو

کام کرنا نہیں آتا تو سیکھو امی سے مجھے کل سے امی کام کرتی دکھائی دی تو تمہیں شوہر بن کر دکھاؤں گا سمجھی بہت نرمی برت لی تم سے میری ہی بھول تھی تم سیدھے طریقے سے بات ماننے والی مٹی سے ہی نہیں بنی سمجھ آئی بات یا کوئی طریقہ اپناؤں۔۔۔۔۔۔" اسے بازو سے پکڑتے اس نے گرفت سخت دی

"ہا۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔۔" ڈر سے کانپتے اس نے جلدی سے گردن ہلائی اگر پہلے پتا ہوتا وہ اتنا بھڑک جائے گا تو شائد یہ بات کبھی نا کرتی

تھوڑی دیر پہلے تک تو اس کا موڈ بہت اچھا تھا بدلتے لمحے میں اس کا موڈ بھی بدل گیا

"جاؤ چینج کر کے آؤ۔۔۔" نیوی بلیو کلر کا سوٹ اٹھا کر خود ہی اسے تھما دیا تو وہ سوں سوں کرتی واشروم میں بند ہو گئی

****

"علیزے اپنا موبائل اٹھاؤ یار کب سے بج بج کر کان کھا رہا ہے پتا نہیں کس کو سکون نہیں ہے واقعی کوئی ڈھیٹ انسان ہے کب سے کال کر رہا ہے" اس وقت لاؤنج میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر میلز چیک کر رہا تھا پاس پڑا احریم کا موبائل کب سے بج بج کر اس کا سر کھا رہا تھا

امی ہوں گی میں بعد میں بات کر لوں گی آپ کال اٹھا لیں یا سائلنٹ پر کر کے ٹیکسٹ کر دیں ورنہ یہ جل جائے گی پلیز۔۔۔

جھنجھلا کر اس نے موبائل اٹھایا اس سے پہلے کہ وہ سائلنٹ پر کرتا نمبر پر نظر پڑتے ٹھٹھک کر رک گیا

سنو۔۔۔یہ نمبر کس ہے تمہارے موبائل میں سیو نہیں ہے کوئی ان نون نمبر ہے

"آپ دیکھ لیں نا پلیز۔۔۔۔"

اس کی آواز کانوں میں پڑتے اس نے آنسر کا بٹن دھکیل کر جلدی سے موبائل کان سے لگایا مگر کچھ بھی بولنے سے

خود کو باز رکھا

"ہیلو۔۔۔ہیلو۔۔۔حر۔۔۔۔۔حریم

تم۔۔۔س۔۔۔سن رہی۔۔۔ہو۔۔۔۔دیک۔۔۔دیکھو تم نے۔۔۔۔اچھاااا۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔کیا ۔۔۔۔۔م۔۔۔۔۔مجھے چھوڑ۔۔۔۔۔کر۔۔۔سر۔۔۔سے۔۔شادی۔۔۔کرلی۔۔۔۔پلیز آ۔۔۔۔جاؤم ۔۔۔۔میرے پاس میں۔۔۔۔۔تم سے پیار۔۔۔۔کرتا ہوں ہاہاہا۔۔ہاہاہا تم آؤ۔۔۔۔گی۔۔۔نا"

کال ڈراپ ہوتے زیان نے تیزی سے نمبر اپنے موبائل پر نوٹ کیا اور ایک دو لائنز لکھ کر میسج سینڈ کر دیا۔۔۔

جیسے ہی میسج سینڈ ہوا اضطرابی کی کیفیت میں دونوں موبائل ہاتھ میں تھامے آنکھیں میچ کر اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگا

اگلے بیس منٹ کے اندر اس کے موبائل کی ٹون بجی سیدھا ہوتے اس نے جلدی سے انباکس کھولا جہاں اس نمبر کی ساری ڈیٹیلز موجود تھی

شٹ میں اتنا لاپرواہ کیسے ہو گیا کیسے کیسے۔۔۔؟؟۔۔سامنے پڑی میز کو زور سے لات مارتے وہ اپنا موبائل اٹھا کر گھر میں بنے جم کی طرف چلا گیا پیچھے حریم نے کچن سے باہر جھانکا جہاں اوندھا پڑا میز اور فرش پر بکھرا کانچ اپنی قسمت پر ماتم کر رہا تھا ایک نظر زیان کو جاتے ہوئے دیکھ کر اس نے افسوس سے سر ہلایا زیان کے ساتھ ساتھ رہتے رہتے وہ بھی ان چیزوں کی عادی ہو گئی تھی جانتی تھی جب وہ غصہ ہوتا ہے کسی کو نہیں دیکھتا اس کے پیچھے جانے کا ارادہ ترک کرتی اپنے کام میں مشغول ہو گئی

****

علی نے نیند میں کروٹ بدلی تو کسی کے کھڑے ہونے کا گمان ہوا

جیسے ہی یہ احساس یقین میں بدلا لمحے کی دیر کیے بنا چادر ایک طرف کرتا اٹھ بیٹھا

یہاں کیا کر رہے ہو تم ؟

"جب جانتی ہیں تو پوچھ کیوں رہی ہیں امی ؟" ماں سے نظریں چراتا وہ سر جھکا گیا

تم نے لڑائی کی ہے اس بچی سے ؟ علی کو ان کے بچی کہنے پر حیرت کا جھٹکا لگا

"بچی نہیں ہے وہ۔۔۔۔۔" آنکھوں کو مسلتے اس نے جواب دیا

"تو کیا تم سے بڑی ہے ؟"

وہ آرام سے بیٹے کے ساتھ نیچے بیٹھ چکی تھی

"نہیں لگتا تو نہیں۔۔۔ ایک دو سال چھوٹی ہی ہو گی۔۔۔" عمر پوچھنے کی نوبت ہی نہیں آئی اس لیے وہ بیٹھا تکا لگا رہا تھا

دیکھو علی تم خود سمجھدار ہو میرا نہیں خیال تھا تم مجھے کبھی بات کرنے کا موقع دو گے کیونکہ میں نے تمہاری پرورش اسی طرح کی ہے کہ تم اپنا اچھا برا اچھے سے پہچان سکو

آج مجھے افسوس ہے اس بات کا شائد کہی کمی چھوڑ دی ہے میں نے۔۔۔

"امی پلیز۔۔۔" علی نے تڑپ کر ان کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا

تمہاری شادی عام حالات میں نہیں ہوئی میرے بچے پھر کیوں تم امید لگاتے ہو وہ عام بیویوں کی طرح پیش آئے اس وقت تم سے زیادہ وہ پریشان ہو گی جو کچھ بھی ہوا سب سے زیادہ خسارہ اس کے حصے میں آیا ہے پتا نہیں تم یہ دیکھ کیوں نہیں پاتے جس باپ سے وہ جان سے بڑھ کر پیار کرتی تھی یک دم ان سے دور ہو گئی وجہ ان کی بے اعتباری ہے

جن رشتوں میں اعتبار کی کمی ہو وہ زیادہ دیر قائم نہیں رہتے بلکہ کچے دھاگے کی مانند تھوڑا سا کھینچنے سے الگ ہو جاتے ہیں تم اس کے شوہر ہو لیکن پہلے دوست بننے کی کوشش کرو

یقین جانو جیسے ہی اسے نئے رشتے کا اعتبار اور عزت ملی سب کچھ بھول کر وہ ویسے ہی بننے کی کوشش کرے گی جیسے تمہیں پسند ہو گا نئی جگہ نئے رشتے سمجھنے کے لیے اسے وقت دو اگر وہ پھر بھی نا سمجھے تو تم مدد کرو اس کی"

امید ہے تمہارے موٹے دماغ میں بات بیٹھ گئی ہو اور ہاں آج کے بعد تمہارا بستر کمرے سے باہر نکلا تو گھر کے باہر میں خود چھوڑ کر آؤں گی۔۔۔"اس کی پیٹھ پر چپت لگاتے وہ اندر چلی گئی تو وہ سر کھجا کر تکیہ اور چادر اٹھانے لگا مگر موبائل پر میسج آتے دیکھ ساری چیزیں واپس رکھ کر وہیں بیٹھ گیا

یہ کیا ہے؟

"کیا ہے؟؟۔۔۔"وہ کمال کی بے نیازی جتاتے کندھے اچکا گیا

"اس کے اندر کیا ہے جو آپ دونوں چھپا رہے ہیں۔۔۔"گھر میں واپس آتی حریم نے مشکوک نگاہوں سے دونوں کو دیکھا

"تم گئی کیوں نہیں ہو پھر مجھ سے شکایت کرتی ہو کہیں جانے نہیں دیتا۔۔"اس کا دھیان بٹانے کو زیان جلدی سے اس کے سامنے آیا

"بات مت گھمائیں آپ کی صحبت میں رہتے یہ بھی خراب ہو گئے ہیں۔۔۔"اسے اپنی طرف اشارہ کرتے دیکھ علی گڑبڑا کر سیدھا ہوا

تمہارا بھائی کوئی کاکا نہیں ہے جو میرے ساتھ رہنے سے خراب ہو جائے گا اس کی خود کی عمر کا کالا نے والی ہو گئی ہے آپ سے تو بات کرنا فضول ہے

"حریم اس میں آفس کے اولڈ ڈوکیومنٹس ہیں آفس میں کام نہیں ہو سکتا تھا اس لیے ہم یہی لے آئے ویسے تم تو فاطمہ آنٹی کے گھر جا رہی تھی نا؟؟۔"آخر میں وہ اپنی مطلب کی بات پر آیا

ہاں وہ بھائی میں اپنا موبائل یہی بھول گئی بس وہی لینے آئی تھی۔۔۔

اچھا جاؤ لے لو پھر دیر ہو جائے گی نا تمہیں ایک کام کرنا حویلی بھی چلی جانا سب لوگ آپ کو مس کر رہے ہوں گے نا۔۔

سچ میں۔۔۔؟؟

"بتاؤ زیان سچ میں۔۔؟؟" اب کی بار اس نے بھی حریم کی طرح زیان کو دیکھتے آنکھوں سے اشارہ کیا

"ٹھیک ہے۔۔۔" چہرے پر زبردستی مسکان سجاتے اس نے ہاں میں سر ہلایا تو حریم خوشی سے اوپر کمرے کی طرف دوڑی موبائل لے کر جیسے واپس آئی ابھی تک دونوں اسی حالت میں کھڑے تھے جیسے اس کی نظر نیچے پڑی حیرت سے اس کا منہ کھل گیا نظریں باکس پر ٹکائے آہستہ قدم لیتی اس کی طرف آئی اس سے پہلے وہ اپنا ہاتھ بڑھاتی

حریم!۔۔۔ کیا تم جانا نہیں چاہتی کہو تو میں کال کر کے منع کر دیتا ہوں سب کو۔۔۔

نہیں نہیں میں جا رہی ہوں لیکن مجھے لگا یہ باکس ہل رہا ہے اس لیے۔۔۔

میری بہن یہ بہت پرانا ڈبہ ہے نا ہو سکتا ہے اس میں چوہے ہوں اس لیے تمہیں لگا ہو گا

"کیا چوہا؟؟۔۔۔" ڈر کر دو قدم پیچھے اچھلی جس پر زیان نے علی کو قہر آلود نظروں سے دیکھا

موبائل لے لیا نا جاؤ اب جو ہو گا میں دیکھ لوں گا چلو جاؤ اب قاسم بابا انتظار کر رہے ہیں تمہارا باہر

"لیکن چوہا گھر میں گھس گیا تو؟؟" اس کی اگلی بات پر زیان کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے

چوہا گھر میں گھس گیا تو میں اس کی ہڈی پسلی ایک کر دوں گا تم جاؤ شاباش۔۔۔۔

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے آپ لوگ مجھے نکالنا چاہتے ہیں یہاں سے۔۔۔ اور آپ ہمیشہ مجھے علیزے کہتے ہیں آج حریم کیوں کہا؟؟

"اُفف۔۔۔ مجھے لگتا ہے تمہارا دل ہی نہیں ہے مجھے چھوڑ کر جانے کا چلو کمرے میں واپس۔۔۔" اسے ہاتھ سے پکڑ کر کمرے کی جانب گھسیٹنے لگا جو سرخ ہوتی اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی اس وقت علی کے سامنے

زیان کا اس طرح برتاؤ کرنا اسے شرمسار کر گیا جو کب سے نظریں جھکائے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا
ایک نظر اس پر ڈالتی پھر وہ رکی نہیں تھی بلکہ بھاگتی ہوئی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی

"ہاہاہاہاہا۔۔۔۔افففف میرا پیٹ کیا چیز ہو یار تم دونوں ایک سے بڑھ کر ایک۔۔۔۔"باکس کا سہارا لیتے وہ ہنس ہنس کر نیچے گرنے کو تھا

"مرو تم عقل سے پیدل انسان۔۔۔۔"علی کو ایک طرف دھکا دیتا بگڑے تیور لیے اس بار زیان خود اس کے جانے کا یقین کر کے ہی واپس لوٹا تھا واپسی پر گارڈ کو بھی ہدایت دے چکا تھا کسی کو اندر نا آنے دے اگر کوئی آئے تو اسے انفارم کرے

****

کسی نے دیکھا تو نہیں ؟

"سو فیصد نہیں۔۔۔"۔اپنا کالر اس انداز میں جھاڑا جیسے عظیم کارنامہ انجام دیا ہو

علی اور زیان اس وقت گھر کے پیچھے والے پورشن میں موجود تھے سامنے ہی وہ بڑا سا باکس ان کے سامنے رکھا تھا
جس پر زیان کی نگاہیں ٹکی ہوئی تھی

"کھول اسے پھر۔۔۔۔"ٹرے میں رکھے شامی کباب کا ایک ٹکڑا اٹھاتے اس نے علی کو اشارہ کیا جو جلدی سے باکس کھول کر اسے الٹا کر چکا تھا جس میں سے ایک آدمی گیند کی طرح گھومتا ہوا باہر آیا جس کا منہ ہاتھ اور ٹانگیں پہلے ہی بندھی ہوئی تھیں

"ارے ارے ذرا تمیز سے یار مہمان ہے ہمارا۔۔۔"نیچے کی طرف جھک کر اس کی خوفزدہ آنکھوں میں جھانکتے وہ قہقہ لگا گیا

"مجھے لگتا ہے شائد یہ کچھ کہنا چاہ رہا ہے۔۔۔"۔ایک ہاتھ سے کھینچ کر اس کے منہ سے پٹی نیچے کرتے اس نے

بھنویں اچکائیں۔۔۔اس سارے سین سے علی بھرپور طریقے سے لطف اندوز ہو رہا تھا

میں۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا سر آپ لوگ مجھے کیوں اٹھا کر لائے ہیں وہ بھی اس طرح۔۔۔

اچھا علی اس کی تو یاداشت بھی کمزور ہو گئی ہے اسے یاد دلاؤ اس نے کیا کیا ہے تب تک میں ناشتہ کر لوں۔۔۔

"خوشی سے۔۔۔۔۔"وہ ایک ہی جست میں اٹھتا اس کے سر پر پہنچ چکا تھا اگلا آدھا گھنٹہ اس پر خوب اچھے سے اپنا ہاتھ صاف کر کے واپس جگہ پر بیٹھ گیا

"ہاں تو میاں۔۔۔کیا نام ہے تمہارا؟"زیان نے جھک کر اس کے قریب ہی بیٹھتے ہوئے سوال کیا یا شائد وہ اس کی یاداشت چیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا

ر۔۔۔رمیز۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ تمہارا کیا قصور تھا؟؟

مجھے۔۔۔مجھے معاف کر دیں سر میں تو بس چھوٹی سی غلط۔۔۔فہمی پیدا کرنا چاہتا تھا کہ۔۔۔ح۔۔

"بس آگے بڑھو۔۔۔"قہر برساتی آنکھوں کو دیکھ کر زمین پر پڑے رمیز کی جان حلق میں آگئی

میں چاہتا تھا اس سے شادی کر لوں آپ سے پہلے میں نے اسے پسند کیا تھا جب میں لندن گیا واپسی پر مجھے پتا چلا آپ نے اس سے شادی کر لی ہے تو مجھ سے برداشت نہیں ہوا اس لیے۔۔۔

اور کون کون شامل ہے اس سب میں؟؟

کوئی نہیں۔۔۔

"تو تم نہیں بتاؤ گے۔۔۔"آستین کے کف کھول کر اوپر کی طرف فولڈ کرتے مزید آدھا گھنٹہ اس کی مرمت کی جس پر علی سیٹیاں بجا کر اسے داد بھی دیتا رہا اب صورت حال کچھ یوں تھی دونوں اپنی جگہ پر بیٹھے تھے وہ نیچے زمین پر پڑا اندازہ لگا رہا تھا کوئی جسم کا حصہ سلامت بھی ہے یا نہیں۔۔۔

جگہ جگہ سے اس کے کپڑے پھٹ کر اپنی حالت پر ماتم کر رہے تھے جسم پر بھی جگہ جگہ گہرے نیلے رنگ کے نیل پڑ چکے تھے چہرے کی حالت سب سے زیادہ خراب تھی ہونٹ بری طرح پھٹ چکے تھے جہاں سے ابھی بھی خون نکل رہا تھا دایاں گال بری طرح سوجھا ہوا تھا اب تو بولنے میں بھی اسے مشکل ہو رہی تھی

ہاں تو رمیز سر کچھ یاد آیا یا کچھ اور نوش فرمائیں گے آپ۔۔

ملازمہ کو۔۔۔۔۔پیسے۔۔۔دئے تھے میں نے۔۔۔

میری بیوی کا نمبر کہاں سے لیا؟؟

ملازمہ۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔لیا تھا

"تمہارا یہ حال کس نے کیا رمیز ؟؟" علی اپنی جگہ سے اٹھ کر چوکڑی مارتے اس کے سر کی طرف بیٹھ گیا

مجھے۔۔۔۔۔ نہیں پتا۔۔۔پلیز مجھے۔۔جانے دو۔۔میں کسی کو کچھ۔۔۔ نہیں بتاؤں گا

ہاہاہاہا۔۔یہ تو بہت جلد سیکھ گیا

اچھا بتاؤ حریم تمہاری کیا ہے؟؟

"ب۔۔۔۔بہ۔۔۔۔۔" اپنی بات پوری کرنے سے پہلے ہی زیان کی پڑنے والی لات سے دوہرا ہو گیا

کوئی ضرورت نہیں رشتے داریاں بنانے کی جسے دیکھو میرا سالا بن جاتا ہے

"سن لیا اب بتاؤ حریم کون ہے تمہاری؟؟" گلے میں پھنسی ٹائی اپنے ہاتھ سے کھینچتے وہ اسے دیکھ رہا تھا

کوئی۔۔۔۔ نہیں ہے۔۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے۔۔۔۔جانے دیں

"ہم نے کون سا تمہارا اچار ڈالنا ہے" علی اسے ڈبے میں ڈال کر اس کے گھر والوں کو پارسل کر دو اور کسی کے سامنے زبان کھولے تو بیشک اسے گولی مروا دینا پولیس کو میں ہینڈل کر لوں گا

آخری بار اسے پاؤں سے ٹھوکر مارتا وہ اندر کی طرف چلا گیا پیچھے علی نے گارڈ کی مدد سے اسے ڈبے میں ڈالا اور

پارسل عمر کے حوالے کر دیا

****

کام ختم ہوتے علی کچھ دیر اس کے ساتھ رہا ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد وہ بھی اپنے گھر چلا گیا تو زیان کو بوریت ہونے لگی اس وقت حریم کی کمی اسے شدت سے کھل رہی تھی

ایک دو گھنٹے اس نے مشکل سے گزارے ہوں گے پھر بے بس ہوتے موبائل ہاتھ میں پکڑ لیا

کیا کر رہی ہو؟

کچھ نہیں۔۔۔اس کی سوچ کے برعکس اگلے ہی لمحے جواب آیا

واپس آ جاؤ۔۔

نہیں ابھی میں حویلی جانے لگی ہوں کچھ ہی دیر میں

گھر کب آؤ گی میں اکیلا بور ہو رہا ہوں

رات کو۔۔۔آپ باہر چلے جائیں گھوم پھر لیں کہیں علی بھائی کہاں گئے؟

اپنی بیوی کے پاس

"کال اٹھاؤ بات کرنی ہے۔۔"چیٹ بند کرتے اس نے نمبر ملایا موبائل لاؤڈ سپیکر پر ڈال کر خود آرام سے صوفے پر لیٹ گیا

کیسی ہو؟

"ٹھیک۔۔۔" سپیکر سے ابھرتی آواز اس کے بے قرار دل کو سکون بخش گئی

"کون ہے تمہارے پاس؟۔۔"دوسری طرف سے آتی آواز سن کر آنکھیں کھولتا وہ جھٹ سے سیدھا ہوا تھا

کوئی نہیں ہے

مجھے بیوقوف مت بناؤ کسی مرد کی آواز آرہی ہے

ہاں پڑوس والی آنٹی کا بیٹا ہے

دور رہنا اس سے زیادہ بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے

پاگل مت بنیں وہ صرف آٹھ سال کا بچہ ہے مجھ سے ملنے آیا ہے

ہے تو نا محرم نا ملنے کا اتنا دل ہے تو مجھ سے مل لینا

"پاگل آدمی "غصے سے اسے کہتی موبائل ہی بند کر گئی مگر زیان جلدی سے چینج کر کے کمرے سے باہر نکلا پھر دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی میں بیٹھ کر چابی لگائی جیسے ہی انجن سٹارٹ ہونے کی آواز آئی سپیڈ بڑھاتا گھر سے ہی باہر نکل گیا

* * * * * * * * * * *

"کہاں سے آرہے ہو تم؟۔۔۔"

علی شام کو تھکا ہارا گھر پہنچا تو کلثوم کڑے تیور لیے سامنے بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی

آفس سے آرہا ہوں امی اور کہاں سے آؤں گا

ابھی نئی نئی شادی ہوئی ہے تمہاری کچھ وقت زارا کو بھی دیا کرو مجال ہے فون کر کے خیریت ہی پوچھ لو تم

"مجھ سے یہ سب نہیں ہوتا۔ آپ تو ہوتی ہیں گھر لے جایا کریں اپنی بیٹی کو گھمانے پر مجھ سے ایسی کوئی امید مت رکھیں

اس بارے میں اور کوئی بات نہیں کرنا چاہتا میں آپ جا کر سو جائیں۔۔"انہیں گم سم سا چھوڑ کر ٹائی ڈھیلی کرتا کمرے میں چلا گیا ارادہ اس کا کمرے میں نا جانے کا تھا مگر کلثوم کے ہوتے ایسی غلطی دوہرانا نہیں چاہتا تھا جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا سامنے وہ دنیا جہاں سے بے خبر اس کے بستر سے شان سے لیٹی تھی

"بس یہی آتا ہے اس کو پتا نہیں کون سا نشہ کرتی ہے جب دیکھو دوسری دنیا میں پہنچی ہوتی ہے" نخوت سے سر جھٹک کر جلدی سے کپڑے نکال کر واشروم چلا گیا دس منٹ بعد وہ فریش سا تولیہ گلے میں لٹکا کر باہر آیا بھوک تو بہت لگی تھی مگر آنکھیں بھی نیند سے بوجھل ہو رہی تھی کھانا کھانے کا ارادہ ترک کرتے تولیہ ڈریسنگ ٹیبل پر پھینک دیا خود احتیاط سے بیڈ پر جگہ بناتا ایک طرف لیٹ گیا

****

صبح زارا کی آنکھیں کھلی تو اپنے آپ کو کسی کے حصار میں قید پایا علی کا ایک ہاتھ اس کے اوپر سے گزر کر بیڈ پر رکھا تھا اسی وجہ سے وہ اٹھ نہیں پا رہی تھی ساتھ غصہ الگ وہ یہاں کیا کر رہا ہے

"جب جانتی ہو تو ہار کیوں نہیں مان لیتی ؟۔۔۔"۔اس کے بار بار خود کو چھڑانے کی کوشش پر ہی علی جاگ گیا تھا پہلے تو وہ خود حیران ہوا اپنی حرکت پر پھر زارا کا چہرہ دیکھ مزہ آنے لگا تو سونے کی ایکٹنگ کرنے لگا

"یہ کیا بدتمیزی ہے چھوڑو مجھے۔۔۔۔"غصے سے لال ہوتے اس نے علی کی طرف چہرہ کیا ایسا کرتے وہ اس کے بہت قریب ہو گئی تھی

"معذرت چاہتا ہوں مجبوری تھی امی نے رات ہی ڈانٹ کر کمرے میں جانے کا کہا میں کیا کرتا پھر۔،۔"وہ بھی اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جہاں غصہ بھرا تھا

"امی نے یہ بھی کرنے کو کہا تھا؟"سوال پوچھتے اس نے اپنے اوپر رکھے اس کے بازو کی طرف اشارہ کیا تو دوسری جانب وہ فلک شگاف قہقہ لگاتا اٹھ بیٹھا

"نہیں یہ امی کے بیٹے کی کرامات ہیں اس میں ان کا کوئی ہاتھ نہیں۔۔مجھے لگا تم ڈر جاؤ گی رات کو اس لیے بس ۔۔۔"اب کی بار وہ جان کر اسے چڑا رہا تھا

"مجھے پروٹیکشن کی ضرورت نہیں خاص طور پر اس قسم کی۔۔" بگڑے تیور لئے وہ جھٹ سے اٹھی

۔۔۔۔بکھرے بال سمیٹ کر الماری کھولی جو سوٹ ہاتھ آیا وہی پکڑ کر واشروم چلی گئی لیکن دروازہ اتنی زور سے بند کیا کے علی نے دونوں ہاتھ کان پر رکھے

زیان کمرے میں آیا تو سامنے ہی وہ بیڈ پر لیٹی آنکھیں بند کیے ہوئے تھی کل کی نسبت آج اس کا چہرہ زرد کی مانند ہو رہا تھا

حریم کے لیے اس نے کچھ ہلکا بنوا لیا تھا صبح سے ہی اس کی طبیعت خراب تھی جو بھی کھاتی قے کی صورت باہر نکل جاتا ایک دو بار اسے ڈانٹ بھی چکا تھا وہ اپنا خیال کیوں نہیں رکھتی

"علیزے تھوڑا سا کھا لو پھر دوائی بھی لینی ہے چلو شاباش تمہیں دوائی دے کر مجھے ہسپتال سے رپورٹس بھی کلیکٹ کرنی ہے۔۔۔" اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے اس نے بیٹھنے میں مدد کی تو حریم تکیہ کا سہارا لے کر بیٹھ گئی کچھ دیر پہلے ہی ڈاکٹر چیک اپ کر کے زیان اس کی رپورٹس ہوسپٹل سے کولیکٹ کرنے کا کہہ کر جا چکی تھی

"میرا دل نہیں کر رہا آپ رہنے دیں میں تھوڑی دیر میں کھا لوں گی۔۔۔" ہاتھ سے باؤل کو پرے کرتے اس نے زیان سے التجا کی

کمزوری کے باعث اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا

"جانتا ہوں مگر تھوڑا سا کھانا پڑے گا نا ایسے میں دوائی کیسے دوں گا تمہیں چلو شاباش منہ کھولو۔۔۔"۔ خود ہی چمچ بھر کر اس کے منہ کی طرف لاتے اس نے آنکھوں سے اسے کھانے کا اشارہ کیا جو برے برے منہ بنا کر چہرہ دوسری طرف پھیر لیتی

"علیزے تنگ مت کرو یار کھا لو جلدی سے۔۔"۔ اب کی بار زیان کو اکتا تا دیکھ اس نے زہر مار کر ہی لیا مگر کھانا حلق سے نیچے جانے سے پہلے وہ منہ پر ہاتھ رکھتی واشروم بھاگ گئی۔۔۔

زیان نے پریشانی سے باول ایک طرف رکھا خود کمرے میں ٹہلنے لگا جیسے ہی حریم تولیے سے ہاتھ اور چہرہ صاف

کرتی باہر آئی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اسے باہوں میں اٹھاتا ہسپتال لے گیا شائد اس میں اتنی ہی ہمّت تھی اب وہ علیزے کو مزید تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا

****

"اٹھو بھی اب۔۔۔۔" علی نے زور سے اسے پکڑ کر ہلایا جو آنکھیں کھول کر پھر سے بند کر لیتی جیسے اس سے زیادہ اہم کوئی کام ہے ہی نہیں

"کیا ہے سونے تو دو صبح صبح عذاب کی طرح روز نازل ہو جاتے ہو۔۔۔۔" جھنجھلا کر کہتی وہ دوبارہ چادر اوڑھ کر اپنا چہرہ چھپا گئی

"لوگوں کی بیویاں صبح صبح اٹھ کر بھاگتے بھاگتے کام کاج کرتی ہیں شوہر کے سارے کام اپنے ہاتھ سے کرتی ہیں میری بیوی ہے گھوڑے گدھوں سے شرطیں لگا کر سوتی ہے تمھارا نام زارا کس نے رکھ دیا تم پر تو لوٹیری مہارنی سوٹ کرتا ہے

"الماری کا پٹ زور سے بند کرتے اس نے لیٹی ہوئی زارا کو سنایا۔۔

"میرا نام مت بگاڑو۔۔۔" ذرا سی آنکھیں کھول کر اس نے پاس پڑا تکیہ علی کی طرف اچھالا جو بروقت ایک طرف ہو گیا

سنو۔۔۔ ایک شعر آرہا ہے دماغ میں۔۔۔

عرض کیا ہے۔۔۔۔

عرض کیا ہے۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میں خود ہی کہہ دیتا ہوں۔۔

"ارشاد۔۔۔ ارشاد۔۔۔۔" بولنے کے ساتھ ساتھ اس نے اپنا کندھا بھی تھپتھپایا تھا

"پتا نہیں میرے کس گناہ کی سزا ہو تم۔۔" خود کی شان میں مزید کوئی قصیدے سننے کی اس میں ہمت نہیں تھی اس لیے جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی

"گناہ کہہ کر خود کے لیے دوزخ مت کماؤ کسی اور سے شادی کر لی تو۔۔۔۔" بات ادھوری چھوڑ کر وہ اس کا چہرہ دیکھنے لگا جہاں پریشانی تو کیا اس کی فکر میں ایک لکیر بھی نا آئی تھی

"کل کے کرتے آج ہی کر لو سمجھے میرے کان مت کھاؤ۔۔"

نیند سے ڈوبی آواز میں وہ آنکھیں بند کیے ہی اس کی باتوں کا جواب دے رہی تھی

"ایک سنبھلتی نہیں محترمہ دوسری کی بات کرتی ہیں شرٹ پریس کر دو مجھے امی کو نہیں کہہ رہا میں ۔۔۔۔" ۔شرٹ کا گولہ بناتے اس نے بیڈ کی طرف اچھالی جو ٹھیک زارا کی گود میں جا کر گری۔۔۔۔

ایک دو منٹ شرٹ کو اچھے سے نہارنے کے بعد وہ غصے سے اٹھی بالوں کو جوڑے کے سٹائل میں باندھ کر بیڈ پر پڑی شرٹ اٹھائی اور کمرے سے باہر جانے لگی

"سنو۔۔۔کمرے میں ہی کر لو باہر جانے کی ضرورت نہیں۔۔۔" اس کی اگلی بات سن کر تلملاتی ہوئی شرٹ کو مروڑتی بیڈ پر پھینکتی پھر سے باہر جانے لگی

کہاں جا رہی ہو؟

مسئلہ کیا ہے آپ کو۔؟؟ شرٹ کیسے پریس کروں استری نیچے ہو گی مجھے جادو کرنا بلکل نہیں تھا

کمرے میں رہ کر کرو جو کرنا ہے کمرے سے باہر جانے کی ضرورت نہیں

کیوں باہر ایسا کیا ہے ؟۔۔

"کچھ نہیں جو کہا ہے وہ کرو میں آفس دیر سے جانا افورڈ نہیں کر سکتا ویسے بھی زبان نہیں آ رہا۔ ایسا کرو الماری سے نئی استری نکال لو۔۔" موبائل سے نظر ہٹا کر بتاتا وہ دوبارہ مصروف ہو گیا جبکہ زارا پیر پٹختی بیڈ کی طرف آ کر

شرٹ استری کرنے لگی

"یہ لو۔۔۔"۔ اگلے پانچ منٹ میں شرٹ استری کر کے اس کے ہاتھ میں دی جو بلکل پرفیکٹ تھی ڈھونڈھنے پر بھی اسے ایک بل نا ملا

"مجھے تو لگا تھا مجھے پھوہڑ بیوی ملی ہے تم نے تو کمال کر دیا۔۔۔" حیرت سے شرٹ کو گھما گھما کر دیکھتا وہیں بیٹھے بیٹھے شرٹ تبدیل کرنے لگا تو وہ رخ موڑ گئی مگر کہا کچھ نہیں۔ اس کا ارادہ کمرے سے باہر جانے کا تھا جب علی کی اگلی حرکت پر بوکھلا کر رہ گئی

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟۔۔۔" ماتھے پر بل ڈالے خود کو چھڑوانے کے لیے ہلکان ہو رہی تھی علی کے دونوں ہاتھ اس کی کمر پر تھے

"بدتمیزی تو کوئی کی ہی نہیں میں نے۔۔۔" کندھے اچکا کر وہ غور سے اس کے چہرے کے نقوش ازبر کر رہا تھا جہاں دونوں طرف سے سنہری بالوں کی کچھ لٹیں نکل کر چہرے کا طواف کر رہی تھی بھوری آنکھیں خوف سے پھیلی تھی جن میں کچھ دیر پہلے والی نیند کی خماری اب کہیں دور جا سوئی تھی نازک سے گلاب کی پنکھڑی سے لب جو باہم ایک دوسرے میں پیوست تھے ایک چیز کا اضافہ جو علی کی حرکت کی وجہ سے ہوا تھا وہ تھے ماتھے پر پڑے کچھ بل

"یہ سب کس زمرے میں آتا ہے پھر۔۔۔؟" اس کا اشارہ اپنی طرف تھا جو زیان کے سینے سے لگی کھڑی تھی وہ سکون سے کھڑا اسے گھورنے میں مصروف تھا

یہ بدتمیزی نہیں حفاظت کے زمرے میں آتا ہے میں نہیں چاہتا کوئی میرے علاوہ میری لوٹیری کو اس حال میں دیکھے جانتا ہوں تمہارے لیے کوئی بڑی بات نہیں مگر میرے لیے ہے۔۔

غصے سے اٹھنے کی وجہ تم یہ تک بھول گئی تمہارے گلے میں دوپٹہ نہیں ہے اس لیے تمہیں کمرے سے باہر جانے

سے روک رہا تھا شادی سے پہلے جیسے تھی جس حال میں رہتی تھی کوئی فرق نہیں پڑتا مگر اب تم میری عزت ہو میری عزت کو کوئی میلی نگاہ سے دیکھے مجھے گوارا نہیں۔ اپنی غلطی تسلیم کرتا ہوں ان بیتے دنوں میں تمہارے ساتھ بہت برا پیش آیا مگر حالات ہی کچھ ایسے تھے

کوشش کر رہا ہوں اچھا شوہر بننے کی مگر کامیابی تبھی ممکن ہے جب تم بھی اس رشتے کو دل سے قبول کرو زیادہ نہیں بس تھوڑی سی جگہ چاہیے مجھے تمہارے دل میں

باقی کی کہیں اور بنانے کا ارادہ ہے؟

"نا۔۔۔ میری لوٹیری تم دروازہ کھولو تو باقی کی جگہ میں خود ہی بنالوں گا" وہ جو حیرت سے اس کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی یہ جاننے کے لیے کہیں وہ نیند میں تو نہیں اس کے آنکھ مارنے پر بری طرح سٹپٹا کر نظریں جھکا گئی

"شام کو ملتے ہیں اب مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔" زارا کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے اس نے پہلی بار اپنے لمس سے اسے روشناس کروایا پھر نرمی سے اسے خود سے علیحدہ کیا ایک بھرپور نگاہ اس کے کانپتے سراپے پر ڈال کر لبوں پر مسکراہٹ سجائے وہ کمرے سے باہر نکل گیا تو زارا نے خود کو گرنے سے بچانے کے لیے بیڈ کا سہارا لیا

پسند تو اسے پہلے دن سے ہی کرتا تھا مگر خود پر لگا الزام اور زبردستی کی شادی کی وجہ سے اس کا دماغ گھوم گیا تھا کچھ پل تنہائی میں سوچنے کے بعد اسے احساس ہوا جو وہ کر رہا ہے بلکل غلط ہے ناانصافی اس کے ساتھ ہوئی تھی تو اس سے بڑھ کر زارا کے ساتھ ہوئی تھی زندگی میں تو وہ پہلے ہی اسے شامل کر چکا تھا اب اسے زارا کے دل میں خود کے لیے جگہ بنانی تھی

****

"کیا کہا ڈاکٹر نے؟۔۔۔" چیک اپ کے بعد زیان اکیلے میں ڈاکٹر سے بات کر کے آیا تھا حریم کو اس نے کچھ نہیں بتایا تھا اس لیے وہ کار میں بیٹھی اس سے پوچھ رہی تھی

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے اب ؟۔۔۔" اس کی بات کو نظر انداز کرتے اس نے سوال کیا

"یہ کیا بات ہوئی میں نے کچھ پوچھا ہے آپ سے میری بات کا جواب دیں پہلے۔۔۔۔" اپنی طبیعت سے ہٹ کر وہ بری طرح چڑ کر بولی

ریلکس یار رپورٹس نہیں آئی ابھی شام تک آئیں گی کوئی پرابلم ہو گئی تھی شائد

تو یہ سب پہلے نہیں بتا سکتے تھے ؟۔۔۔۔۔

"سوری آئندہ خیال رکھوں گا۔۔۔۔" زیان نے سادہ لہجے میں اسے جواب دیا مگر وہ اسے اتنی ہی زور کا شاک لگا

آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ؟

"ہاں کیوں ؟۔۔۔۔" جانتا تھا حریم نے کیوں یہ بات پوچھی مگر پھر بھی اسی سے سننا چاہ رہا تھا

کچھ نہیں ویسے ہی۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔۔" زیان نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

کچھ کھاؤ گی ؟۔۔۔

نہیں دل نہیں کر رہا

"آئس کریم بھی نہیں ؟۔۔۔" جانتا تھا اس کا جواب تبدیل ہو گا اس بار

ٹھیک ہے لے آئیں تھوڑی سی کھا لو گی۔۔۔۔

"بیٹھو میں لے آتا ہوں۔۔" آئس کریم پارلر کے باہر گاڑی کھڑی کرتے اس نے حریم کو کہا جو سر ہلا کر باہر دیکھنے لگی جہاں ایک بچی رخ موڑے کھڑی تھی چہرے سے صاف لگ رہا تھا ناراضگی کا اظہار کر رہی ہے

ایک آدمی بھی اس کے ساتھ کھڑا تھا جو کان پکڑے معافی مانگ رہا تھا مگر شائد وہ معاف کرنے کے موڈ میں نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

اس کی کیوٹ سی حرکتوں کو دیکھ کر حریم کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی یہ چیز گاڑی میں بیٹھتے زیان نے بھی دیکھی تھی جو خود بھی مسکرا رہا تھا

"آپ کو بچے پسند ہیں ؟۔۔۔" اگلا سوال سنتے اس نے ہاں میں سر ہلایا اور دونوں آئس کریم اسے پکڑا دی خود گاڑی ڈرائیو کرنے لگا

"دو ایک ساتھ کیسے کھاؤں ؟۔۔"۔ہاتھ میں دو کپ پکڑے اس نے زیان سے پوچھا

اپنے علاوہ بھی کسی کا خیال کر لیا کرو میں تمہیں بیٹھ کر دیکھنے سے تو رہا اس لیے دو لایا ہوں۔۔۔

"یہ لیں پھر۔۔۔۔" حریم نے ایک آئس کریم اس کی طرف بڑھا دی

یار گاڑی چلا رہا ہوں کیسے کھاؤں گا ایک کام کرو تم کھلا دو مجھے۔۔

"میری پگھل جائے گی۔۔" مطلب صاف انکار تھا

"نہیں پگھلتی ایک کھول لو دونوں ایک ساتھ کھائیں گے پھر دوسری کھول لینا جلدی کرو اب۔۔۔۔"

کہتے ساتھ ہی اس نے منہ کھولا تو حریم منہ بناتی اسے آئس کریم کھلانے لگی اور خود بھی کھانے لگی

****

"اواو۔۔۔۔بھائی خیر تو ہے بیوی کے ہوتے ہوئے مجھ پر اتنا پیار کیوں برسا رہا ہے ۔۔۔"علی نے شرارت سے زیان سے کہا جو پچھلے دس منٹ سے بغیر وجہ بتائے اس کے گلے لگا کھڑا تھا

"تو یقین نہیں کر سکتا میں کتنا خوش ہوں علی۔۔۔"زیان نے خوشی سے اس کا گال چوم لیا تو علی زور سے اسے دھکا دے کر گال رگڑنے لگا

کیا کر رہا ہے تو ؟۔۔۔

"پیار کر رہا ہوں اور کیا۔۔۔"وہ

بھی اول درجے کا ڈھیٹ ثابت ہوا بغیر شرمندہ ہوئے اسے جواب دیا

"وجہ بتائے گا کون سی لوٹری لگ گئی ہے تیری۔۔"۔ علی نے تپ کر سوال کیا آج سے پہلے بھی زیان خوش ہوتا تھا مگر اس طرح کبھی نہیں کرتا تھا کہ پاگل ہی ہو جائے آج کچھ خاص بات تھی اس کا اندازہ اسے اچھے سے ہو چکا تھا

تو ماموں + چاچو بننے والا ہے۔۔۔

"کیا؟۔۔۔"اس کی حیرت پر زیان نے سر ہلا کر تصدیق کی تو علی اٹھ کر اس کے گلے لگ گیا

"کب پتا چلا تجھے۔۔؟؟"زیان سے علیحدہ ہوتے اس نے سوال کیا

کل جب علیزے کو لے کر گیا تھا تب ڈاکٹر نے آگاہ تو کیا تھا مگر کچھ کنفرم نہیں تھا اس لیے علیزے کو بھی نہیں بتایا شام کو رپورٹس لینے گیا تو مجھے خوشخبری ملی تو سوچ نہیں سکتا ایسا لگ رہا ہے میری دنیا مکمل ہو گئی ہے

چاہتا تو میں بھی تھا کہ مجھے پاپا کہنے والا کوئی دنیا میں آئے مگر دو مہینے کے کم عرصے میں مجھے یہ خوشخبری نصیب ہو گی اس کی امید میں نے بلکل نہیں کی تھی

چٹاخ۔۔۔ کی آواز کے ساتھ زیان جو کسی اور دنیا میں پہنچ گیا تھا جھٹکے سے باہر آیا

"یہ کیا حرکت تھی؟"گال پر ہاتھ رکھے اس نے علی کو حیرت سے دیکھا

تو نے کہا تجھے رات پتا چلا اور تو اب مجھے بتا رہا ہے اور میرے تو رشتے بھی دو دو نکلتے ہیں

چل اب یہ بتا میری بہن کو بتا دیا تو نے؟

زیان کی نا میں سر ہلانے پر وہ پھر سے اپنی حرکت دوہرا چکا تھا

میری بہن کو اس خبر سے انجان کیوں رکھا تو نے یہی سزا ہے تیری۔۔۔

یو ایڈیٹ اس کے لیے سرپرائز پلان کیا ہے میں نے اس لیے نہیں بتایا گھر والوں سے پہلے میں تجھے بتا رہا ہوں تو اس طرح مبارک دے رہا ہے

"اوہ۔۔۔پہلے بتانا چاہیے تھا سوری یار میں جذباتی ہو گیا تھا اس لیے ہو گیا تو جانتا تو ہے میں کتنا جذباتی بندا ہوں ۔۔۔۔" زیان کو اپنی طرف آتا دیکھ جلدی سے دانت نکالتا معذرت کرنے لگا

"ابھی جذبات نکالتا ہوں تیرے اور فکر مت کر اچھے سے نکال دوں گا آج سارے" اس کے بعد جو علی کا حشر زیان کے ہاتھوں ہوا وہ کان پکڑ کر توبہ چکا تھا آج کے بعد زیان سے پنگا نہیں لے گا

****

" قاسم بابا پلیز عمر کو بولیں مجھے کچھ کھانے کو لا دے" کمزوری کی وجہ سے مشکل سے چلتی وہ کمرے سے باہر آئی

"جی بیٹا آپ بیٹھیں میں ابھی کہہ دیتا ہوں۔۔۔"

حریم کو پیار سے کہتے وہ وہاں سے چلے گئے تو وہ سیڑھیاں اترتی نیچے باغ کی طرف چلی گئی جہاں گلاب کے علاوہ ہر طرف مختلف قسم کے خوبصورت پھول لگے تھے وہاں کی ہوا میں بیٹھ کر بھی اسے سکون ملتا تھا

جب سے اسکی طبیعت خراب ہوئی تھی زیان تو بیڈ سے نیچے ہی نہیں اترنے دیتا تھا آج موقع ملتے وہ کمرے سے باہر آگئی اسے لگا باہر جائے گی تو دھیان بھی بٹ جائے گا ورنہ تو یونہی کمرے میں لیٹے لیٹے طبیعت ٹھیک ہونے کی جگہ مزید خراب ہو جائے گی

عمر قاسم بابا کے کہنے پر ہی اس کے لیے کھانا لیے باہر آگیا

"بھابی یہ لیں کچھ اور چاہیے تو بتا دیجیئے گا۔۔۔" پاس کھڑے ہوتے اس نے ادب سے پوچھا اس سے پہلے کے حریم جواب دیتی دو گاڑیاں آگے پیچھے گھر میں داخل ہوئی ساتھ ہی اس کے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ بکھر گئی

"السلام علیکم۔۔۔۔" حریم نے پاس جاتے سب کو گرمجوشی سے سلام کیا جس پر سب نے بلند آواز میں جواب دیا

ایک گاڑی میں ماہ نور اور ولید تھے دوسری میں ماہ جبین اور فاطمہ تھے

"طبیعت کیسی ہے تمہاری؟؟" ہمیں تو آج ہی پتا چلا کہ تم بیمار ہو تو ملنے آگئے تمہارے اس ناکارہ شوہر کو فرصت ہی

نہیں ملتی گھر والوں سے بات کر کے آگاہ ہی کر دے۔۔۔"۔ماہ جبین ناراضگی کا اظہار کرتی حریم کو لیے باقی سب کے ساتھ باغ میں ہی بیٹھ گئی ساتھ ہی عمر کو چائے لانے کا حکم بھی جھاڑ دیا

"جب آجائیں گے تو آپ ڈانٹیے گا انہیں میں آپ کے ساتھ ہوں۔۔۔۔"پیار سے ان کے گرد حصار کھینچ کر لاڈ کرتے اس نے مسکرا کے ماہ نور کو دیکھا جو خود بھی ہنس رہی تھی

"ویسے زیان ہے کہاں ؟۔۔۔"ولید نے حریم سے سوال کیا

وہ دراصل علی بھائی سے ملنے گئے ہیں انہیں کچھ کام تھا ضروری۔۔

"ایسا کیا کام تھا جو تمہیں چھوڑ کر چلا گیا۔۔"ماہ جبین نے اسے گھور کر دیکھا تو حریم کندھے اچکا گئی

کافی دیر بات چیت کرنے کے بعد حریم کو پہلے سے کافی بہتر لگنے لگا تھا ورنہ تو اس سے اٹھنا بھی مشکل ہوتا اس لیے ماہ نور کے بار بار کہنے پر بھی وہ آرام کرنے نہیں گئی تھی

وہی بیٹھ کر انہیں کمپنی دیتی رہی تب ایک گاڑی گھر میں داخل ہوئی جس میں سے زیان باہر آیا وہ دور سے ہی ان سب کو وہاں بیٹھے دیکھ چکا تھا پھر بھی نظر انداز کرتا اندر کی طرف چلا گیا وہاں سے اس کی واپسی آدھے گھنٹے بعد ہی ہوئی تھی

"مل گئی فرصت ؟۔۔"جیسے ہی وہ اپنی مخصوص چال چلتا ان کی طرف آیا ماہ جبین نے اس پر طنز کیا تو زیان نے فورا کان پکڑ لیے وہی باقی سب اس کی حرکت پر ہنس دئے

"بہت ضروری کام تھا اس لیے گیا تھا۔۔۔"وضاحت دیتا وہ ولید کے ساتھ پڑی خالی کرسی پر بیٹھ گیا تو قہقہ لگانے کے ساتھ ساتھ کچھ لوگ حیران تھے کچھ کے چہروں پر مسکراہٹ رقص کرنے لگی

علیزے تم آرام کر لو پلیز جانتا ہوں آج تم نے تھوڑا سا بھی ریسٹ نہیں کیا ہوگا اب تمہیں خود کا زیادہ خیال رکھنا ہے

"مگر۔۔"اس کی باتوں پر غور کیے بغیر ہی اس نے احتجاج کرنا چاہا

"علیزے جاؤ ابھی پلیز۔۔"اس بار نے جان کر سختی سے اسے جانے کا کہا

"علیزے زیان ٹھیک ہی کہہ رہا ہے بیٹا ہم لوگ ابھی یہی پر ہی ہیں باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی آپ کی صحت زیادہ اہم ہے جاؤ شاباش۔۔"

ماہ نور نے زیان کا سخت لہجہ دیکھتے اسے کہا تو خفا ہو کر کمرے میں چلی گئی

****

"آپ کا کام ہو گیا امی بتا رہی تھی زمینوں کا کوئی مسئلہ ہے؟"سامنے پڑا حریم کا آدھ چھوڑا کپ اٹھا کر وہ گھونٹ گھونٹ پینے لگا

"نہیں ابھی تک تو نہیں ہوا کوشش جاری ہے کچھ لوگ ہیں تو راستے میں پریشانی کھڑی کر رہے ہیں دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔۔۔"حیرت کے سمندر میں غوطہ لگاتے ولید نے زیان کو جواب دیا

ایک کام کیجئے آپ مجھے پیپرز دے دیجیے زمین کے میں دیکھ لیتا ہوں۔۔

نہیں زیان تم حریم پر توجہ دو اسے ابھی تمہاری ضرورت ہے باقی یہ مسئلہ ہے تو اس کا حل بھی ہو گا۔۔

جانتا ہوں آج تک بیٹے کا کوئی فرض نہیں نبھا سکا مگر موقع دے گے تو یقین دلاتا ہوں امید پر پورا اتروں گا۔۔

ایسی کوئی بات نہیں زیان تم میرے بیٹے ہو مجھے کوئی گلا نہیں تم سے شائد جو بھی ہوا اس میں ہماری بھی غلطی تھی جب تمہیں سب سے زیادہ ہماری ضرورت تھی ہم اپنی زندگی میں مصروف تھے افسوس اس بات کا ہے ہمیں غلطی کا احساس بہت دیر سے ہوا اب تک تم ہم سے دور جا چکے تھے

"بیٹا مانتے ہیں تو آپ کے کندھے کا بوجھ مجھے دے دیجیے۔۔"ولید کے الٹے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اس نے اصرار کیا

"ٹھیک ہے جیسا تم کہو۔۔۔" ولید نے مسکرا کر حامی بھری

"یہ سب تو ہوتا رہے گا مجھے یہ بتاؤ علیزے سے کیا کہہ رہے تم کیا جو میں سوچ رہی ہوں ویسا ہی ہے؟۔۔۔" ماہ جبین کی نظریں زیان پر ہی ٹکی تھی جو ان کی بات سن کر ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا تھا

"اگر میں کہوں ہاں تو۔۔" ۔ ہنستے ہوئے ان کی بات پر یقین کی مہر لگا گیا تو سب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے

ماشاءاللہ۔۔ اللہ خوشیاں نصیب کرے بہت مبارک خبر دی ہے تم نے تو دل خوش کر دیا زیان کی بلائیں لیتے انہوں نے اس کا ماتھا چوما

ان سے الگ ہوتے سب نے اسے مبارک باد دی یہاں تک کے ماضی کے دئے ہوئے زخموں کو بھول کر ماہ اور ولید کے بھی گلے لگا تھا جس پر دونوں نے اسے دل سے آنے والی خوشیوں کی دعا دی

* * * * * * * * * * * * * * * *

سب کے ساتھ کتنا اچھا محسوس کر رہی تھی جب زیان نے اسے وہاں سے جانے کا کہا
اوپر اس کے سخت رویے پر وہ روتی ہوئی اندر آگئی جیسے ہی نم آنکھوں سے دروازہ دھکیلا پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا

اندھیرے میں ہاتھ مار کر لائٹ کا بٹن نیچے کیا تو سامنے پورا کمرہ کوئی اور ہی دنیا کا منظر پیش کر رہا تھا ہر طرف رنگ برنگے غبارے لٹک رہے تھے سامنے ہی بیڈ پر دو بڑے سائز کے ٹیڈی بیر رکھے تھے جن کے ہاتھ میں ایک بورڈ تھا جسے دیکھ کر اسے
شدید قسم کا جھٹکا لگا

* * * * * * * * * * * * *

"کیسا لگا سرپرائز ؟۔۔۔" زیان نے پیچھے سے باہیں پھیلا کر اسے اپنے حصار میں لیا۔۔

"یہ سب کیا ہے اور کیسے ہو گیا۔۔۔" سامنے بورڈ پر لکھے الفاظ دیکھ کر وہ بے ساختہ کہہ گئی

حریم کی بات کا جواب زیان کے قہقے کی صورت نکلا تو وہ شرمنگی سے چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی

"یہ ایک خوبصورت حقیقت ہے جو ہماری زندگی میں آنے والی ہے اور رہی بات کیسے ہو گیا تو جان ابھی بتا دیتا ہوں یہ میں تمہیں۔" اگلے ہی لمحے وہ اس کی گردن پر بوسہ دیتے مزید گستاخیوں پر اتر آیا جس سے حریم کی جان ہوا ہونے لگی

"زیان چھوڑیں مجھے" حریم نے اس کے ہاتھ پیچھے ہٹا کر خود سے دور کرنے کی کوشش کی مگر وہ دوبارہ اس کا رخ موڑ تا اپنے حصار میں لے گیا حریم کی حالت دیکھ کر اپنے دل کو قابو کر تا بڑھتی گستاخیوں پر بندھ باندھ گیا مگر اسے خود سے دور کرنے کی غلطی نہیں کی لیکن

قسمت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا جب باقی سب بھی آندھی طوفان کی طرح کمرے میں داخل ہوئے جنہیں وہ باہر کھڑا کر کے بھول گیا تھا۔ ناچار زیان حریم سے کچھ فاصلے پر ہو گیا سب نے باری باری حریم کو مبارک باد دی جس پر وہ شرما کر نظریں جھکا دیتی

"میری زندگی کا سب سے حسین تحفہ مجھے دینے کا شکریہ علیزے" موقع ملتے زیان نے جھک کر اس کے کان میں پیار بھری سرگوشی کی تو اس نے بھی شرما کر اس کے کندھے پر سر لیا جس پر اس نے حریم کے کندھوں پر اپنا بازو پھیلایا وہی باقی سب قہقہ لگاتے اپنی آنکھیں بند کر گئے

"امی کھانا بن گیا ہے لگا دوں میں" گلے میں ڈالے ڈھیلے سے دوپٹے سے اپنے پانی والے ہاتھ صاف کرتی وہ مسکراتی ہوئی کچن سے باہر آئی۔۔

"واہ میری بیٹی نے بنا لیا کھانا چلو لگاؤ پھر دیر کیسی علی بھی آ گیا ہے سب مل کر کھانا کھائیں گے آج۔۔۔" زارا کے سر

پر ہاتھ رکھتے انہوں نے پیار سے کہا تو وہ واپس کچن میں چلی گئی

یہ ان کے پیار کا ہی نتیجہ تھا کہ زارا بہت جلد ایڈ جسٹ ہو گئی تھی پہلے کی طرح بات بات پر علی سے بحث بھی نہیں کرتی تھی جب علی چلا جاتا تو گھر کا کام بھی کرتی تھی یہ الگ بات تھی کچھ چیزیں اسے ٹھیک سے کرنا نہیں آتی تھی مگر کلثوم اس پر بھی اس کی تعریف کرتی

وہ جو بچپن سے ہر رشتے کے لیے ترسی ہوئی تھی علی کے بہانے اسے ماں مل گئی تھی

خود سے زیادہ ان کا خیال رکھتی تھی یہ باتیں علی بھی نوٹ کر چکا تھا

"ارے آؤ علی آج کا کھانا میری بیٹی نے بنایا ہے۔۔۔" علی کو اپنی طرف آتا دیکھ وہ بول پڑی تھی

"اللہ خیر کرے ویسے چائے تو ٹھیک ٹھاک بنا لیتی ہے دیکھتے ہیں کھانا بنانے کا ہنر ہے کے نہیں؟۔۔" دستر خوان پر بیٹھتے اس نے پلیٹ میں اپنے لیے قورمہ اور روٹی نکالی ساتھ کلثوم کی پلیٹ میں بھی کھانا چن دیا یہ اس کی بچپن کی عادت تھی

"تمہیں دوں کھانا؟۔۔" زارا کی پلیٹ میں کھانا ڈالنے سے پہلے اس نے پوچھنا بہتر سمجھا

(میرے ہاتھ کون سا ٹوٹے ہوئے ہیں بڑا آیا)

"میں خود لے لوں گی۔۔۔" منہ پھلا کر کہتے اس نے اپنے لیے تھوڑے سے چاول نکال لئے وہ جو انتظار میں بیٹھا تھا اس کی شکل دیکھ کر اپنی ہنسی ضبط کرتا اوکے کہہ کر کھانا کھانے لگا

"زارا بیٹا بہت اچھا بنا ہے کھانا۔۔۔" اگرچہ کھانے میں نمک تھوڑا زیادہ تھا مگر وہ کھانے لائق تھا وہ جانتی تھی زارا کو پاکستانی کھانے بنانے نہیں آتے پہلی بار کی کوشش کے حساب سے کھانا بہت اچھا بنا تھا

"شکریہ امی۔۔"۔ خوش دلی سے انہیں شکریہ کہتی علی کو دیکھنے لگی جو خاموشی سے بیٹھا کھا رہا تھا

"کھا بھی لو اب ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔" اسے کھانا نا کھاتے دیکھ علی ٹوک کر ہاتھ صاف کرنے لگا

"تمیز نام کی چیز ہی نہیں ہے بندہ کچھ بول ہی دے اکڑو کہیں کا"۔ دل میں سوچتی بے دلی سے کھانا کھانے لگی

****

"امی آپ لوگ کل تیار رہیے گا زیان کی طرف جانا ہے۔۔۔" کھانا سے فارغ ہوتے علی ماں کے کمرے میں آیا جہاں زارا پہلے سے موجود تھی مگر اس کی طرف ایک بار بھی دیکھنا اس نے گوارا نا کیا۔۔

خیریت تو ہے بیٹا؟

"جی امی بلکہ خوشخبری ہے ان کے ہاں چھوٹا مہمان آنے والا ہے"

بات کرتے اس کے چہرے سے خوشی صاف جھلک رہی تھی

اللہ خوشیاں نصیب کرے میرے بچوں کو۔ ضرور چلیں گے ساتھ کچھ گفٹس بھی لے آنا تم آتے ہوئے ۔۔۔

"جی لے آؤں گا اور ٹائم پر تیار ہو جایئے گا آپ دونوں۔۔۔"

ایک نگاہ دنیا جہاں سے بے خبر بیٹھی بیوی کو دیکھتا کمرے سے باہر چلا گیا

پہلے تو زارا کا دل کیا منع کر دے اسے کہیں نہیں جانا مگر وہ زیان کو بھائی مانتی تھی تو بھائی کی خوشی میں بہن نا جائے ایسا کیسے ہو سکتا تھا ویسے اس کی پہلے والی حرکت کی وجہ سے زارا جان بوجھ کر اس سے بات نہیں کر رہی تھی اسے لگا وہ منائے گا اس سے بات کرنے کی کوشش کرے گا مگر سارے خوابوں پر کوسوں پانی پھر گیا جب علی بھی اس سے بات کرنا ترک کر چکا تھا بس ضرورت کے وقت ہی اسے مخاطب کرتا جس پر رہ رہ کر زارا کو تپ چڑھ جاتی

****

"علیزے اپنا بہت خیال رکھنا بچے۔ وقت پر کھایا پیا کرو نماز کی پابندی کیا کرو جو کچھ تم کرو گی بچے پر بھی اس کا اثر ہو گا"

صبح ہی فاطمہ اس کے پاس آئی تھی جواب بیٹھی اسے نصیحت کر رہی تھی اور علیزے ان کی ہر بات پر بس مسکرا کر

سر ہلا دیتی

جب سے یہ بات سب کو پتا چلی تھی ہر آدھے گھنٹے بعد کوئی نا کوئی فون کر کے اسے نصیحت کرتا یہ نہیں کرنا وہ نہیں کرنا ایسے کرنا یہ مت کھانا وہ مت کھانا۔ سب سے زیادہ زیان نے حد کر دی تھی وہ ٹائم ٹیبل بنا کر کمرے کی دیوار پر لگا چکا تھا ہر گزرتے گھنٹے میں ساتھ تاکید بھی کرتا وقت پر کھایا پیا کرے۔ ان سے بڑھ کر حریم کو عمر پر ترس آتا تھا بیچارا صبح سے بھاگ دوڑ کرنے لگتا شام تک اس کے کام ہی ختم نہیں ہوتے تھے

"تم سن رہی ہو یا بس سر ہی ہلا رہی ہو۔۔۔"۔ اپنی باتوں پر دھیان نا دینے پر فاطمہ نے اسے آنکھیں دکھائی تو وہ ہنس کر ان کے گلے لگ گئی

"امی زیان ہیں نا میرے ساتھ پریشان نا ہوں۔ میں بھول بھی جاؤں تو وہ یاد کروا دیں گے"

اس کی بات سن کر فاطمہ بھی ہنس دی کیونکہ وہ حریم کی بات کو جھٹلا نہیں سکتی تھی

****

کلثوم کے کمرے سے نکل کر کافی دیر وہ باہر بیٹھی ٹھنڈی ہوا کا مزہ لیتی رہی احساس تو تب ہوا جب گھڑی پر وقت دیکھا جو بارہ کا ٹائم دکھا رہی تھی

"اُفف۔۔۔"ماتھے پر ہاتھ مارتی جلدی سے کمرے میں گئی آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر جھانکا تو لائٹ جل رہی تھی جبکہ علی لائٹ اوف کر کے سونے کا عادی تھا سامنے بیڈ پر دیکھا تو وہ سینے پر بازو باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کی نظریں خود پر جمی دیکھ وہ جلدی سے سیدھی ہوتی کمرے میں داخل ہوئی اور دروازہ بند کر کے بیڈ کی طرف آ گئی

۔۔۔

"اتنی دیر کیوں کر دی؟۔۔۔"

علی کے سنجیدہ ہو کر سوال پوچھنے پر کچھ پل حیران ہوئی مگر جلد ہی تاثرات نارمل کرتی بیڈ کے درمیان میں کشن

لگانے لگی یہ کام وہ تب سے انجام دے رہی تھی جب سے اس نے خود کو اس کے حصار میں پایا تھا

"روز تو یہ سوال نہیں کرتے آپ آج کوئی خاص بات ہے؟۔۔"

اپنے اوپر چادر سیدھی کرتی ایک جتاتی نظر اس پر ڈال گئی

"جو پوچھا ہے اس کا جواب دو؟۔۔۔"ایک لمحے میں لہجہ سرد ہوا

"باہر بیٹھی تھی ہوا میں وقت کا پتا نہیں چلا۔۔۔"اس کا موڈ بدلتا دیکھ وہ جلدی سے سچ کہہ گئی ورنہ انجام پہلے ہی دیکھ چکی تھی

"آئندہ میرے کمرے کے آنے کے بعد تم زیادہ دیر باہر نہیں رہو گی۔ کب سے انتظار کر رہا ہوں تم اچھے سے جانتی ہو مجھے صبح آفس بھی جانا ہوتا ہے۔۔۔۔"

اپنی روز کی بدلتی عادتوں سے وہ پریشان ہو چکا تھا پچھلے ایک ہفتے سے ہی یہی حال تھا جب تک زارا کمرے میں نا آتی اسے نیند نہیں آتی تھی چاہے اس نے کبھی ظاہر نہیں کیا تھا مگر سوتے ہوئے بھی اس کا منتظر رہتا تھا جیسے ہی احساس ہوتا وہ سونے کے لیے لیٹی ہے تب وہ سکون سے آنکھیں بند کرتا تھا

"ہاں تو آپ سو جائیں میں کون سا آپ کی باہوں میں سوتی ہوں جو نیند نہیں آ رہی۔۔۔"

اپنی کہی بات کا احساس اسے تب ہوا جب علی کی شوخ نگاہوں اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گئی

"ویسے اس میں کوئی برائی بھی نہیں ہے۔۔۔"۔اس سے پہلے کے وہ درمیان کی سرحد توڑ کر اس کی طرف آتا زارا نے جھٹ سے کشن پر ہاتھ رکھ کر اسے روکا مگر وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا کشن پر رکھے اس کے ہاتھ کو تھام کر ایک جھٹکے میں خود سے لگا گیا جس پر اس کی روح فنا ہونے کو تھی

"اب بولو کیا کہہ رہی تھی تم؟۔۔۔۔"سنہری بالوں میں ہاتھ چلاتے اس نے زارا کا چہرہ تھوڑا اوپر کیا

ک۔۔۔کچھ نہیں ک۔۔۔کہا

میں نے تو سنا کوئی میری باہوں میں سونے کی بات کر رہا تھا

"میں نے کب کہا ایسا جھوٹ مت بولیں۔۔۔" چند لمحوں کے لیے پلکوں کی باڑ اٹھا کر پھر سے جھکا گئی مگر اس کی ادا سامنے والے کے دل میں اتر گئی

"مجھے سونا ہے۔۔۔۔" ہلکی آواز میں منمنائی

"ہاں تو میں بھی حاضر ہوں۔۔" علی نے اسے چھوڑ کر باہیں پھیلا لی جس پر وہ ایک ہی جست میں بیڈ سے نیچے اتر گئی اس کی حالت دیکھ کر علی نے مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی اور آرام سے اسے اپنی جگہ لیٹنے کا کہہ کر خود دوسری طرف کروٹ لیتے سوتا بن گیا۔ جانتا تھا جب تک وہ سوئے گا نہیں زارا بیڈ پر نہیں آئے گی ۔۔۔ پھر ہوا بھی یہی جب علی کے سانس لینے کی آواز اس کے کانوں میں پڑی پوری تسلی کرنے کے بعد وہ اپنی جگہ پر لیٹی ایک بار پھر اپنی بات کو سوچتے وہ خفت سے سرخ پڑ گئی

"اُف زری مرے گی کسی دن تو۔۔" خود سے بڑبڑا کر وہ چادر منہ تک تان گئی مگر ساتھ سوئے وجود کو ہنسنے پر مجبور کر گئی

****

"مجھے نہیں پتا جو دل میں آئے کریں میرا دماغ مت خراب کریں۔۔۔" غصے سے سرخ ہوتے حریم نے اپنے شوہر کو دیکھا جو پچھلے چار گھنٹے سے اسے مسلسل پریشان کر رہا تھا

ہر تھوڑی بعد یہی سوال علیزے میں جاؤں کے نہیں؟ اگر وہ کہتی چلیں جائیں تو خفا ہو کر کہتا تم دونوں کو مس کروں گا میرا دل نہیں لگے گا

ایک بار اس نے کہا نا جائیں تو آگے سے جواب آیا بابا کیا سوچیں گے خود ہی کہہ کر مکر گیا اچھا نہیں لگے گا

"اچھا آخری بار پکا جو تم کہو گی وہی ہو گا۔۔"۔ اس کے کندھے پر تھوڑی رکھتے وہ بچوں کی طرح حرکتیں کر رہا تھا

ٹھیک ہے پھر چلیں جائیں کام ختم کر کے جلدی آجائیے گا

تم اکیلی کیسے رہو گی یار میں ہر وقت بے چین رہوں گا تم نے کھانا کھایا کے نہیں تم کیا کر رہی ہو

"زیان جائیں یہاں سے پلیز مجھے کوئی بات نہیں کرنی کب سے مجھے تنگ کر رہے ہیں آپ پہلے ہی میری طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔۔۔"۔علیزے نے چڑ کر اسے خود سے دور کیا جو زور زور سے ہنس رہا تھا یہی بات اسے مزید غصہ دلا رہی تھی

زیان جان کر اسے تنگ کرتا تھا اپنی حالت کے پیش نظر حریم کی طبیعت میں چڑچڑا پن آ گیا تھا اور زیان کا کہنا تھا جب وہ غصہ کرتی ہے اسے اور بھی پیاری لگتی ہے

"مجھے نہیں بات کرنی آپ جان کر مجھے تنگ کرتے ہیں مجھے نہیں رہنا یہاں میں تائی امی کو فون کرتی ہوں لے جائیں مجھے۔۔۔"۔اسے ہنستا دیکھ آنکھوں میں نمی لیے وہ ماہ کا نمبر ڈائل کرنے لگی

"اچھا سوری بس لاسٹ ٹائم تھا سچی اب نہیں کروں گا پرومیس۔۔۔"اپنی جان کی آنکھوں میں آنسو آتا دیکھ جلدی سے سنجیدہ ہو گیا

زیان تو بس مذاق کر رہا تھا اسے کیا پتا تھا حریم رونے لگ جائے گی آج سے پہلے بھی وہ اسے بری طرح تنگ کر چکا تھا مگر کبھی اس طرح کا ریکشن دیکھنے کو نہیں ملا تھا

"نہیں مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔"سوں سوں کرتی وہ رخ موڑ کر بیٹھ گئی مطلب صاف تھا زیان نے اسے ناراض کر دیا تھا

"اچھا لو کان پکڑ لئے بس لیکن اسطرح تو مت کرو پلیز آنسو بہانہ بند کرو یار آج کے بعد کبھی نہیں کروں گا ۔۔۔۔"سچ میں کان پکڑ کر اس کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ گیا

"مجھے دادی کے پاس جانا ہے بس۔۔۔۔"ضدی لہجے میں کہتی وہ اب زیان کو پچھتانے پر مجبور کر رہی تھی

اچھا ز مینوں پر جانے سے پہلے تمہیں وہاں چھوڑ دوں گا رہ لینا ٹھیک ہے ابھی نہیں پلیز۔۔۔

"مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی میری کوئی بات نہیں مانتے مجھے تنگ بھی کرتے ہیں میرا خیال بھی نہیں کرتے ۔۔۔ ً"روتے ہوئے زیان کو باتیں سناتی کمرے سے باہر نکل گئی

پیچھے زیان نے ایک پل حیرت سے اس کی باتوں کو سوچا کب اس نے علیزے کا خیال نہیں رکھا مگر جلد سوچوں سے باہر آتے وہ علیزے کے پیچھے بھاگا تھا کہیں وہ سچ میں نا حویلی چلی جائے

"امی آپ تیار ہو جائیں تب تک میں بھی فریش ہو کر آتا ہوں" وہ پھلوں، مٹھائیوں اور کھلونوں کے شاپرز ٹیبل پر رکھتا ماں کو کہنے لگا

مجھے کون سا سجھ سنگھار کرنا ہے بس کپڑے بدلنے ہیں تم جا کر تیار ہو جاؤ میں یہ سب دیکھ لیتی ہوں

"تو کیا کریں نا کس نے منع کیا ہے" علی نے مذاق سے انہیں چھیڑا

میں بھلا کیا کروں گی یہ سب کر کے۔ اپنی بیوی کو دیکھ جا کر۔ باتوں میں لگا دیا مجھے پھر خود ہی کہو گے دیر ہو گئی

"جو حکم سرکار۔۔۔" ادب سے سر جھکا تا ماں کو آنکھ مار کر کمرے کی طرف چلا گیا۔ پیچھے کلثوم اپنی نم ہوتی آنکھوں کو دوپٹے کے پلو سے صاف کرنے لگی علی انہیں ہمیشہ اپنے والد کی یاد دلا جاتا تھا

****

"تیار ہو گئی ت۔۔۔" عجلت میں کمرے میں داخل ہوتے جہاں وہ خود سکت ہو گیا وہی زبان سے نکلنے والے الفاظ بھی دم توڑ گئے سامنے ہی وہ ریڈ کلر کی پیروں تک آتی فراک اور چوڑی دار پاجامے میں ملبوس تھی دوپٹے کا کچھ سرا کندھے پر تھا آدھے سے زیادہ اس کے بازو سے ہوتا ہوا زمین پر لٹکتا اپنی حالت پر ماتم کر رہا تھا خوبصورت سنہری بال اس نے آج کھلے چھوڑ دئے تھے آگے کے کچھ بالوں کو چہرے پر آنے سے روکنے کے لیے ٹویسٹ دے کر ایک طرف کر دیا تھا

"بس پانچ منٹ تب تک آپ تیار ہو جائیں۔۔۔" مصروف انداز میں کہتی دوبارہ آئینے میں دیکھتی لپسٹک لگانے کے بعد مسکارا لگانے لگی

"کیا ہوا جائیں نا۔۔۔" اسے وہیں جمے دیکھ کر اس نے دوبارہ کہا تو وہ اپنی بے قابو ہوتی نظریں چرا کر جلدی سے واشروم میں چلا گیا

"توبہ پتا نہیں کیا چیز ہے جب بھی دیکھتا ہے کنفیوز کر دیتا ہے اب کوئی بتائے اتنا گھور کر دیکھنے کی کیا ضرورت ہے" کانپتے ہاتھوں کو نارمل کرتی پھر سے اپنا ہاتھ چلانے لگی آج پہلی بار وہ اس طرح مکمل تیار ہوئی تھی آخری بار وہ زیان ولیمہ پر اس طرح تیار ہوئی تھی وہ بھی ماہ کے کہنے پر

دس منٹ کے وقفے کے بعد علی واشروم سے باہر آیا تو اس نے وائٹ کلر کا قمیض شلوار پہن رکھا تھا سفید رنگت کے ساتھ ہلکی داڑھی اسے اور پرکشش بنا رہی تھی۔ زارا نے آئینے میں ایک نظر اسے دیکھا مگر اس کی نظریں خود پر جمی دیکھ ہڑبڑا کر خود کو مصروف ظاہر کرنے لگی۔۔

(یا اللہ اتنا پیارا بنانے کی کیا ضرورت تھی دیکھو تو سہی کیسے تیار ہو کر آیا ہے ضرور لڑکیوں کو ایمپریس کرنا ہو گا)

"فکر مت کرو میری لوٹیری شادی سے پہلے کسی کو امپریس نہیں کیا اب تو خیر سے بیوی والے ہیں" علی نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے جھمکا لے لیا اور خود ہی ذرا سا جھک کر اس کی مدد کرنے لگا

"ہو گیا۔۔۔" ریشمی سنہری بالوں کو ہونٹوں سے چھوتے وہ آرام سے خود ہی پیچھے ہٹ گیا جبکہ اس کی اتنی سے قربت پر وہ بے ہوش ہونے کو تھی

"ہمیں دیر ہو رہی ہے چلنا چاہیے۔۔"۔ اس سے بچنے کا بس یہی طریقہ تھا

"ٹھہرو۔۔" ابھی وہ مڑی تھی کہ علی نے آواز دے کر روک لیا

"جی۔۔۔" وہ جو جانے کا پر تول رہی تھی بنا رخ موڑے ہی جواب دیا

واپس آکر مجھے کف لنکس دو۔۔۔

"اچھا۔۔۔"لمبا سانس خارج کرتی جلدی سے واپس آئی پھر ڈریسنگ کی دراز کھولی جس میں باکس رکھا تھا اسی میں کف لنکس تھے۔۔۔

"یہ والے نہیں دوسرے نکالو۔۔۔"۔زارا نے سوٹ کے حساب سے کف لنکس نکالے مگر اس نے منع کر دیا تو نا چار وہ دوسرے نکالنے لگی

"یہ نہیں۔۔۔"۔اسے اپنی نظروں کے حصار میں رکھے بغیر دیکھے کب سے ایک کے بعد ایک ریجیکٹ کر رہا تھا

"پھر ایک کام کریں ایسے ہی سیفٹی پنز لگا لیں کیونکہ پورا باکس خالی ہو چکا ہے۔۔۔۔"وہ جو پہلے ہی اس کی لو دیتی نظروں سے خائف تھی مزید تپ گئی

"اچھا اپنی پسند کے دے دو۔۔۔۔"اگلی فرمائش پر اس نے غصے سے ایک نگاہ علی پر ڈالی جو دلچسپی اسے دیکھنے میں مہو تھا پھر باکس میں سے وہی

کف لنکس نکالے جو اس نے سب سے پہلے نکالے تھے

مجھے یہ پسند ہیں۔۔۔

"لگا دو۔۔۔"ہاتھ آگے کرتے وہ مزید اس کے قریب ہوا تو وہ گھبرا کر ایک قدم پیچھے کو سرک گئی اور کانپتے ہاتھوں سے جلدی جلدی کف لنکس لگانے لگی

اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتا کلثوم نے دروازہ کھٹکھٹا کر دونوں کو نیچے بلایا جس پر زارا خدا کا شکر کرتی ان کے ساتھ ہی باہر نکل گئی

****

"مبارک ہو آپ کو بھائی۔۔۔۔"زارا نے چہکتے ہوئے زیان کو مبارک باد دی تو اس نے بھی خیر مبارک کہتے اس

کے سر پر ہاتھ رکھا پھر کلثوم سے پیار لیتا وہ علی کے ساتھ بیٹھ گیا

"زیان اب تم حریم کا اچھے سے خیال رکھنا بیٹا۔۔۔" اسے اپنے ساتھ لگاتے انہوں نے زیان کو کہا

"یہ بھی کہنے کی بات ہے اپنی جان سے بڑھ کر پیاری ہے مجھے آپ کی بیٹی۔۔۔" سب کے سامنے کھلے اظہار پر جہاں وہ سرخ پڑ گئی وہی علی نے اسے کہنی مار کر احساس دلایا کے کہاں بیٹھا ہے۔۔۔

"کچھ تو شرم کر۔۔۔" علی نے اس کے کان میں سرگوشی کی

"کیا کروں یار نادان دل ہے بیچارہ سمجھتا نہیں۔۔۔" اسی کے انداز میں سرگوشی کرتے زیان نے اسے دیکھ کر آنکھ ماری تو وہ افسوس سے سر ہلانے لگا

****

علی اور زیان باہر چلے گئے تو زارا کو حریم سے باتیں کرنے کا موقع مل گیا خوب باتیں کرتے وہ خود بھی ہنسی اور ساتھ حریم اور کلثوم کے پیٹ میں بھی درد کر دیا۔۔ جیسے ہی کھانے کا وقت ہوا تو علی اور زیان بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے

۔۔۔۔

سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا سوائے دو لوگوں کے ایک زیان جو حریم کی ناراضگی سے پریشان تھا دوسرا علی جو زارا کو اس روپ میں دیکھتے خود پر مشکل سے بندھ باندھے ہوئے تھا۔۔۔

کھانے سے فارغ ہوتے حریم اٹھ کر باہر آ گئی شام کا وقت تھا ہلکی ٹھنڈی ہوا گرمی کے موسم میں سکون دے رہی تھی اس سے پہلے وہ خدا کی قدرت سے مزید لطف اٹھاتی زیان علی اور زارا
بھی باتیں کرتے وہاں آ گئے

****

"آنٹی کہاں ہیں؟۔" انہیں باہر آتا دیکھ حریم نے سوال کیا

"اندر بیٹھی ہیں وہ کہہ رہی تھی باہر نہیں آنا چاہتی اس لیے ہم آ گئے۔ ویسے کتنا اچھا موسم ہے نا آج۔۔؟" زارا حریم کے ساتھ بیٹھتی خوشی سے بولی تھی

"ہاں یہ تو ہے۔۔"۔ زیان نے سر ہلا کر اس کی بات کی تصدیق کی

"موسم تو واقعی اچھا ہے کیوں نا اس موسم کا مزہ دوبالا کیا جائے ؟۔۔" علی نے زیان کو دیکھ کر بھنویں اچکائیں تو وہ اس کی حرکت پر مسکرا دیا

"کیا مطلب ؟۔۔۔" حریم نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا

"ہم گیم کھیلتے ہیں ٹروتھ اور ڈیئر بہت مزہ آئے گا ہاں جو لوگ ڈرپوک ہیں وہ ڈر کر بھاگ جائیں گے" ایک جتاتی نظر سامنے بیٹھی ہمسفر پر ڈال کر حریم کو دیکھنے لگا جس پر زارا اس کا طنز سمجھ کر سیخ پا ہو گئی ہارنا تو اس نے بھی کبھی سیکھا نہیں تھا اب تو بات عزت کی تھی خود کو ڈرپوک کہلوانا اسے کہاں منظور تھا اس لیے گیم میں شامل ہو گئی

****

چاروں اس وقت باہر کی ٹھنڈی ہوا کا مزہ لیتے ہوئے آمنے سامنے کچھ اس طرح بیٹھے تھے زیان کے سامنے حریم ور علی کے سامنے زارا بیٹھی اس کے ہوش اڑا رہی تھی

میز کے بیچو بیچ ایک بوتل رکھ کر کھیل کا آغاز کیا گیا جس پر علی نے مسکرا کر بوتل گھمائی جو سیدھا حریم پر رکی

"کون سوال پوچھے گا؟۔۔" علی نے بلند آواز میں کہا

"میں۔۔۔" زارا اور زیان ایک ساتھ بولے تو حریم اور علی کی ہنسی نکل گئی

"میں پوچھوں گی ورنہ تو زیان بھائی اپنی معصوم بیوی کی شکل دیکھ کر ہی انہیں بخش دے گیں" جس انداز میں زارا نے کہا پہلے تو زیان کو ہنسی بہت آئی پھر اسے اجازت دے دی

ہاں تو پرنسسز ٹروتھ اور ڈیئر؟

"ٹروتھ۔۔" آپشن کا انتخاب کر کے اب وہ اس کی جانب سوال کی منتظر تھی

آپ بتائیں اگر کبھی آپ کو اولاد اور پیار کے درمیان کسی ایک کو چنا پڑے تو کسے چنے گی آپ؟

"یہ کیسا سوال ہوا بھلا؟۔۔۔" حریم نے خفگی سے زیان کی طرف دیکھا جو مسکرا کر کندھے اچکا گیا حریم تو بس اسے گھور کر رہ گئی

جواب دیں جلدی دیکھیں زیان بھائی بھی منتظر ہیں

نہیں میں ڈیئر کھیلوں گی۔۔

یہ تو چیٹنگ ہے آپ نے ٹروتھ چوز کیا تھا

"ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں پھر۔" اس سے پہلے کے وہ کھڑی ہوتی علی نے اس کی بات مان لی

" چلیں ٹھیک ہے مگر اس بار آپ مکر نہیں سکتی اوکے تو ڈیئر یہ ہے آپ کو ابھی اسی وقت ہمارے سامنے زیان بھائی سے اپنا پیار کنفیس کرنا ہے"

" مگر۔۔۔" حریم کو پھر سے ٹال مٹول کرتا دیکھ علی نے اس سے ناراض ہونے کی ایکٹنگ کی تو وہ خاموش ہو کر بیٹھ گئی۔ بہت سوچ بچار کے بعد اس نے اپنا منہ کھولا اور زباں سے لفظ ادا کیے

پاس آؤ ایک التجا سن لو

پیار ہے تم سے بے پناہ سن لو

ایک تمہی کو خدا سے مانگا ہے

جب بھی مانگی کوئی دعا سن لو

ابتدا عشق ہی ہوئی تم سے

تم ہو چاہت کی انتہا سن لو

تم ,صرف تم ,ہو زندگی میری

سچ ہے سچ ہے باخدا سن لو

یہاں کوئی نہیں میرا اپنا

تم رہو گے میرے صدا سن لو

"اوے ہوئے کیا بات ہے ۔۔۔" حریم نظریں جھکائے بیٹھی تھی جب زارا نے اسے خوشی سے گلے لگالیا

علی کی نظریں اس وقت زیان پر جمی تھی جو پتا نہیں کس دنیا میں کھو گیا تھا

"ختم ہو گیا میرے بھائی ہوش میں آجا" زیان کو ایک مکا رسید کرتے علی نے پھر سے بوتل گھمائی اس بار زیان کی باری تھی۔۔

حریم تجھ سے کچھ پوچھنے سے رہی زارا پہلے ہی پوچھ چکی ہے اب میری باری بتا ٹروتھ اور ڈیئر؟

"ڈیئر۔۔۔" کب سے جمی اپنی نظریں حریم سے ہٹا کر وہ علی کی طرف متوجہ ہوا

جو میں بولوں اسے ریپیٹ کر۔۔۔

میں زیان شاہ پورے ہوش و حواس میں مانتا ہوں

"میں زیان شاہ پورے ہوش و حواس میں مانتا ہوں"

میں پاگل ہوں میرا دماغ خراب ہے

"میں پاگل ہوں میرا دماغ خراب ہے" چبا چبا کر کہتا وہ علی کو ایسے دیکھ رہا تھا گویا سالم ہی نگل جائے جبکہ وہ حریم اور زارا سمیت دانت نکالنے میں مصروف تھا

"تیرا ہو گیا ہو تو آگے کھیلیں۔۔۔" ایک نظر علی پر ڈال کر اس بار زیان نے خود ہی بوتل گھمائی جو زارا پر آ کر رکی

جس سے لڑ جھگڑ کر علی نے پوچھا

ٹروتھ اور ڈیئر؟

ڈیئر۔

"اوکے گانا سناؤ ہمیں یہ رہا تمہارا گٹار۔۔۔" کرسی کے پیچھے سے ہاتھ لے جا کر نا جانے کہاں سے وہ واقعی اس کا گٹار اٹھا لایا تھا

ایک پل لگا تھا زارا کو سب سمجھنے میں اس نے جان بوجھ کر اس گیم کو چنا تھا تا کہ اس سے گانا سن سکے ایک دفعہ پہلے بھی اس سے اپنی خواہش کا اظہار کر چکا تھا جو وہ سرے سے ہی انکار کر چکی تھی

گٹار ہاتھوں میں لے کر ایک نظر اسے دیکھتے اس نے ہاتھوں کو حرکت دی اور اگلے ہی لمحے میوزک کے ساتھ ساتھ اس کی آواز کا جادو بھی ہوا میں بکھر گیا

تینوں تکیا ہوش ہی بھل گئی

گرم گرم چاہ ہاتھ تے ڈل گئی

ہاتھ تے ڈل گئی چاہ سجنا

ایسی تیری نگاہ سجنا

جاندی جاندی دسدی جا تو

دل وچ کی تیرے

دل دے وچ کی تیرے

میں سنیا اچیاں دیواراں رکھیاں

نی تو دل دے چار چوپیرے

نالے سانمبھ کے رکھ لے اے

کوئی دل اچ نہ لالے ڈیرے

میں سنیا پہلاں وی دل ٹٹیا

دل ٹٹیا تیرا اک واری

تاں ہی دل دی دیواراں تے

تو اک نہ بنائی باری

میرا ابھی دل اڑنا چاہے

پر میں ڈرنی آں

میں اڑاتے میں ہواواں نال لڑنی آں

خواب اپنے اپنی آنکھیاں وچ سمبھالے میں

اسے لئی تے دل تے لالے تالے میں

میں اچیاں اچیاں دیواراں رکھیاں

اس دل دے چار چویرے

نالے سانمبھ کے رکھنی آں

کوئی دل تے نالالے ڈیرے

تے میرا پہلاں وی دل ٹٹیا

ہائے ٹٹیا میرا اک واری

تایو دل دی دیواراں تے میں اک نہ بنائی باری

تیرے لئی تے ساری دنیا

نال لڑلاں گے

تو جیے تے تیری آئی

آپ مرلاں گے

ہو تو جیے تہ تیری آئیی

آپ مرلاں گے

تو جیے تہ تیری آئی

آپ مرلاں گے

تو کر کے اچیاں دیواراں رکھ لے

اس دل دے چار چویرے

بھاویں سانمبھ کے رکھ لے دل تیرے دل اچ میں لانی ڈیرے

تہ میرا پہلاں وی دل ٹٹیا

ہائے ٹٹیا میرا اک واری

تایو دل دی دیواراں تہ

میں اک نہ بنائی باری

جیسے ہی گانا ختم ہوا اس نے اپنی بند کی ہوئی آنکھیں کھولی حریم اور زیان نے خوشی سے تالیاں بجاتے اسے دل سے داد دی جس پر وہ صرف مسکرا کر رہ گئی جان تو اس کی سامنے بیٹھے شخص سے جا رہی تھی جو اپنی نظروں کی تپش سے اس کی جان ہلکان کر رہا تھا

آخری باری علی کی تھی اس نے بھی ٹروتھ چوز کرنا چاہا مگر زیان نے اسے اپنی باتوں میں لے کر جان کر ڈیئر چوز کرنے پر مجبور کر دیا

"اچھا بتاؤ کیا کرنا ہے؟" ہار مانتے اس نے ٹاسک جاننا چاہا

"تم ساتھ والے بنگلے میں جاؤ وہاں سے امرود توڑ کر لاؤ ہم سب کے لیے۔۔" زیان نے دائیں طرف بنے بنگلے کی طرف اشارہ کیا

"بس اتنی سی بات۔۔۔۔" علی نے خوشی سے کھڑا ہو کر اپنا کالر جھاڑا یہ تو اس کے دائیں ہاتھ کا کھیل تھا بنا سوچے سمجھے دیوار پر چڑھ کر اس نے بنگلے میں چھلانگ لگا دی

اندر جا کر اسے پتا چلا وہ گھر بلکل خالی تھا گھر پر بڑے سے تالے لگے تھے زیان کی عقل پر ماتم کرتا خوشی خوشی پانچ امرود توڑ کر جیسے ہی درخت سے نیچے اترا بڑا سا کالے رنگ کا کتا منہ کھولے اس کے نقش قدم پر چل پڑا اچھر کیا تھا امرود گئے بھاڑ میں وہ زیان کو زور زور سے گالیاں دیتا چیخیں بھی مار رہا تھا جو دیوار کے اس پار بیٹھے لوگ آسانی سے سنتے ہوئے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھے دوسری جانب علی مشکل سے اپنی جان بچا کر ہانپتا ہوا دوبارہ دیوار پھیلانگ کر وہی زمین پر ڈھیر ہو گیا۔۔

اس کی یہ حالات دیکھ ایک پل کے لیے حریم اور زارا بھی پریشان ہو گئی تھی مگر زیان کے اشارے پر کہا کچھ نہیں

۔۔۔

بنا آواز کے اس کی بہت سی فنی تصویریں لینے کے بعد سب نے مل کر اس کا خوب ریکارڈ لگایا اس نے بھی جی بھر کر زیان پر اپنی دل کی بھڑاس نکالی

ہنسی کھیل میں وقت کیسے بیت گیا کسی کو خبر بھی نا ہوئی

آخر علی نے وقت دیکھ کر زیان سے اجازت لی تو اس نے اپنی گاڑی کی چابی اسے تھما دی رات کا وقت تھا بغیر گاڑی

کے جانا اسے مناسب نہیں لگا جو کافی دیر بعد اس کی بات مان کر زارا اور کلثوم کو گاڑی میں گھر لے آیا

****

"کیا ہوا ہے تمہیں؟۔۔۔۔۔"

علی کمرے میں داخل ہوا تو آگے کمرہ طوفان کی ضد میں تھا زارا ہر چیز اٹھا اٹھا کر یہاں وہاں پھینک رہی تھی اس کا موڈ گاڑی میں بھی اوف تھا یہ بات وہ نوٹ کر چکا تھا

کچھ نہیں ہوا آپ سے مطلب۔ ایک ہی کام آتا ہے آپ کو گھورنا بس۔۔

"بات کیا ہے بتاؤ گی تو پتا چلے گا نا" قمیض کے آستین فولڈ کرتا وہ مصروف سا اس کی طرف ہی آ گیا

"کچھ نہیں ہوا ہٹو۔" اسے اپنے راستے سے ہٹاتی آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی تو علی خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ گیا

"اتنی محنت سے تیار ہوئی یہ نہیں بندہ تعریف کر دے شان گھٹتی ہے اس سے تو جناب کی۔ اس دن میں نے کھانا بنایا مجال ہے ایک لفظ نکالا ہو منہ سے۔" اسے لگا خود سے بات کر رہی ہے مگر آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ علی کو سنائی دے گئی

"ادھر دیکھو۔" بیڈ سے اٹھ کر اس کی طرف آتے اس نے زارا کو بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا

"کیا ہے؟۔۔" زارا نے پھاڑ کھانے والے انداز میں پوچھا

یہ سب اس لیے ہے کہ میں نے تمہاری تعریف نہیں کی؟۔۔۔

"مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کی تعریف کی دوسروں کے شوہر ہوتے ہیں جو ان کی تعریفیں کرتے ہیں آپ کے لیے کچھ بھی کرو کوئی فرق نہیں پڑتا کبھی منہ سے ایک لفظ بھی نکالا ہے آپ نے میرے لیے۔ نہیں اس تو آپ کی شان میں کمی ہو جائے گی نا۔۔۔" اتنے دنوں سے اس کے اندر پلتا دکھ کھل کر باہر آ گیا

"بس اتنی سی بات۔" اس سے پہلے کہ زارا سمجھ پاتی وہ شوخ سی گستاخی کر گیا۔ کافی دیر بعد علی نے اسے خود سے الگ

کیا تو اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو سنبھالتی زارا بھاگ کر واشروم میں بند ہو گئی

"ہاہاہاہا۔۔۔اتنی سی تعریف تم سہہ نہیں پاتی پھر شکوے کرتی ہو یار کے میں تعریف نہیں کرتا۔۔۔"شوخ ہوتے اس نے باہر سے ہی ہانک لگائی جو دروازے سے لگی خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی اس کی بات سن کر مزید سرخ ہو گئی

****

"یار علیزے اب تو جا رہا ہوں پلیز مان جاؤ ایک کام کرنا اپنی نار ضگی بعد میں کنٹینو کر لینا۔۔۔"کتنی بار اس کی منتیں کر چکا تھا جو مان کے نہیں دے رہی تھی

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔"اس کے مان جانے پر زیان نے سکون کا سانس لیا

"چلو پھر میں تمہیں حویلی چھوڑ کر وہی سے نکل جاؤں گا۔"زیان نے بیگ کی زپ بند کرتے اسے آفر کی جو وہ منہ بناتی ہوئی انکار کر گئی

"آپ جلدی آجایئے گا پھر اکٹھے حویلی جائیں گے وہاں رہوں گی تو جانتے ہیں مجھے نیند نہیں آئے گی۔۔۔"

شادی کے تین مہینے میں ہی زیان نے اسے بری عادت لگا دی تھی اسے رات کو کہیں رکنے نہیں دیتا تھا پہل تو وہ ناراض ہو جاتی تھی مگر اب خود بھی اس کا دل نہیں لگتا تھا

"ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا ہمارے بے بی کا بھی۔ میں جلدی کام ختم کرنے کی کوشش کروں گا۔"اپنے ساتھ لگاتے زیان نے اس کے سر پر اپنے لب رکھے جو مشکل سے آنکھوں کی نمی کو اندر دھکیل کر اسے باہر تک چھوڑ کر آئی تب تک وہاں کھڑی رہی جب تک اس کی گاڑی بیرونی گیٹ سے باہر نکلتی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو گئی

****

فجر کی اذان کے وقت علی کی آنکھ کھلی تو اٹھ کر بیٹھ گیا اس کا ارادہ مسجد جانے کا تھا ایک نظر اپنے ساتھ سوئے وجود

پر ڈال کر اپنے پیمان پڑتے دل کو کوستا جلدی سے فریش ہو کر مسجد چلا گیا

مسجد سے گھر آتے وہ کمرے میں داخل ہوا تو سامنے وہ ابھی بھی دنیا جہاں سے غافل سوئی ہوئی تھی اسے دیکھ کر ایک بار پھر سے اس کے دل نے ہارٹ بیٹ مس کی گزرتے وقت کے ساتھ یہ بات اچھی طرح جان چکا تھا زارا بری طرح اس کے دل پر قابض ہو چکی ہے مگر یہ بات نہیں جانتا تھا زارا کے دل میں اس کے لیے کیا فیلنگز ہیں کل رات کے اس کے رویے کے بعد وہ سمجھ چکا تھا اس کے دل میں بھی اپنی محبّت کا جھنڈا گاڑ چکا ہے۔اس کے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لئے آگے بڑھ کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

"کیا چیز ہو تم ؟"سوچتے ہوئے خود بھی ہنس پڑا پھر ایک ہاتھ سے اس کے چہرے کے نقوش کو چھو کر دیکھنے لگا جیسے ہی اس نے اپنی انگلی سے نرمی سے اس کے لب چھوئے وہ کسمسا کر آنکھیں کھولتی اسے دیکھنے لگی

کیا کر رہے تھے یہ ؟۔۔۔

"خود تو کہتی ہو تعریف نہیں کرتا تو یار وہی کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔"اپنی ہنسی کو قابو کرتے اس نے زارا کا خفت سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھا

"اس سے پہلے بے ہوش ہو جاؤ اٹھو بریک فاسٹ بناؤ میرے لیے اور آج واپسی پر میرا پورا ارادہ ہے تمہاری جی بھر کر تعریف کرنے کا۔۔"شوخ نگاہوں سے دیکھتا اس کا حلق تک خشک کر گیا۔۔۔

علی کو دل سے تو وہ پہلے ہی ایکسپٹ کر چکی تھی مگر زبان سے اقرار کرنا اتنا آسان نہیں تھا

ہر بار چاہنے کے باوجود اسے اپنے دل کی بات ابھی تک کہہ نہیں پائی تھی کہ اس کا ساتھ اسے کتنی خوشی اور سکون دیتا ہے اس گھر سے دور اب وہ چاہ کر بھی جا نہیں سکتی

"جانے کا ارادہ نہیں ہے کیا؟۔"اسے ہنوز اپنی جگہ جمے دیکھ علی نے پھر سے سرگوشی کی تو وہ آندھی طوفان کی

طرح کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

زیان جیسے ہی اپنی منزل پر پہنچا وہاں ایک آدمی نے اس کا استقبال کیا جو ولید کا ہی آدمی تھا۔۔۔

سامان وغیرہ رکھنے کے بعد آرام کرنے کی بجائے وہ انہیں لیتا زمین دیکھنے چلا گیا جو بھی تھا اسے ہر حال میں کام جلد از جلد ختم کر کے واپس لوٹنا تھا اپنی زندگی کے پاس جو اسی کی منتظر تھی۔ اپنی زندگی کا ہر گزرتا پل وہ حریم کے ساتھ ہی گزارنا چاہتا تھا

****

"صاحب جی یہ ہے وہ زمین جی۔۔" اس آدمی کے اشارے پر زیان گاڑی روک کر باہر نکلا اور اچھی طرح زمین کا وزٹ کیا پھر کچھ سوچ کر واپسی کی راہ لی

"تمہارا نام کیا ہے ؟۔۔۔" گھر آتے پہلا خیال اسے آیا اس نے آدمی کا نام تو پوچھا ہی نہیں

غلام دین ہے جی۔۔

اچھا میں صرف دین کہوں تو چلے گا

جی صاحب جی جیسے آپ کی مرضی جی۔۔

ٹھیک ہے تو دین تم مجھے ان لوگوں کے نام اور پوری ڈیٹیل لا کر دو جو اس زمین پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں

جی صاحب جی رات تک ہو جائے گا آپ کا کام۔۔۔

"ٹھیک ہے جاؤ پھر۔۔۔"۔ زیان کے اشارے پر سر ہلاتا وہ باہر چلا گیا تو اس نے موبائل پر جلدی سے نمبر ڈائل کرتے کان سے لگایا

****

لگاتار دو دن کی بھاگ دوڑ کے بعد زیان اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکا تھا اس نے اپنی سورسز کا استعمال کر کے بہت

جلد مسئلہ حل کر لیا تھا اب ولید زمین کے ساتھ جو مرضی کرتا کوئی روک ٹوک نہیں تھی

اس وقت وہ بالکنی میں کھڑا شام کی ٹھنڈی ہوا سے لطف اندوز ہو رہا تھا گھر واپس اسے کل صبح ہی نکلنا تھا ولید نے اسے پہلے ہی رات کو وہاں سے نکلنے سے منع کیا تھا جس پر بہت مشکل اس نے اپنی آمادگی دی تھی

****

منہ کو نقاب سے ڈھانپے وہ بڑی ہوشیاری سے گھر کی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوا

دھیمی رفتار سے چلتا کسی کی نظروں میں آئے بغیر اندرونی دروازے سے ہوتا ہوا حال میں داخل ہو گیا جہاں گانے کی آواز آ رہی تھی۔۔۔

آواز کا تعاقب کرتے اس نے کچن کے اندر جھانکا ایک لڑکا سبزی کاٹتے ہوئے گانا بھی گا رہا تھا اب اسے سب کچھ بہت ہوشیاری سے کرنا تھا

آس پاس دیکھتے اس نے حال میں رکھا واس اٹھا کر ہلکے سے نیچے پھینکا جس سے ذرا سی آواز ہوئی خود ایک طرف ہو کر چھپ گیا

****

عمر کچن میں کھانا بنا رہا تھا جب اسے کچھ گرنے کی آواز آئی پہلا دھیان اس کا حریم کی طرف ہی گیا جلدی سے ہاتھ صاف کرتا باہر بھاگا مگر کسی نے زور سے اس کے سر کے پیچھے وار کیا اس سے پہلے وہ کچھ سمجھ پاتا اسے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا اگلے ہی لمحے وہ نیند کی آغوش میں تھا

"افسوس۔۔۔ افسوس کے تم اپنی بھائی کی بیوی کے لیے کچھ نہیں کر سکو گے ویسے میری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے یار یہ سب اس چڑیا کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ پرانا حساب نکلتا ہے اس سے میرا تم گھبرانا مت ہاں

۔۔۔"زمین پر پڑے عمر کے سر پر ہاتھ پھیرتا اوپر کی منزل کی طرف چلا گیا۔

قاسم بابا کو خود عمر نے ہی مارکیٹ بھیج دیا تھا چوکیدار تھا مگر گھر کے باہر اسے آواز دینے کے لیے بھی عمر کو وقت درکار تھا سب کچھ اتنا اچانک ہوا کہ وہ چاہنے کے باوجود کسی کو اپنی مدد کے لیے نا بلا سکا

****

"خیریت آپ آج اکیلی کیوں بیٹھی ہیں ؟" اپنا لیپ ٹاپ بیگ ایک طرف رکھتا گھر کے صحن میں بیٹھی ماں کے پاس بیٹھ گیا جو تیزی سے ہاتھ چلاتی مٹر نکال رہی تھی

بچی بیچاری گھر پر بور ہوتی رہتی ہے اس لی ئے میں نے ہی پڑوسیوں کے ہاں بھیج دیا ان کی بھی بیٹی ہے زارا کی ہم عمر ۔۔ ساتھ رہیں گی کچھ دیر تو دوستی بھی ہو جائے گی یوں زارا کا دل بھی لگا رہے گا

"کیا ضرورت تھی آپ کو بھیجنے کی آپ جانتی تو ہیں وہ الگ ماحول کی عادی ہے پاکستان زندگی میں پہلی بار آئی ہے وہ " نظریں جھکا کر بات کرتا وہ بیٹھا مٹر نکالنے لگا ساتھ ایک دو دانے نکال کر منہ میں بھی ڈال لیتا

کیوں وہ مرے لندن میں انسان نہیں رہتے ماحول کی بات کرتے ہو جب سے آئی ہے کمرے میں بند ہے غضب خدا کا کوئی ہوتی نا تمہارا سر پھاڑ کر کب کی میکے جا چکی ہوتی کوئی زیادہ وقت نہیں ہوا ہے شادی کو زیان کی شادی کے ایک دو دن بعد تم بھی خدا کے کرم سے بیوی والے ہو چکے تھے وہ ایک بچے کا باپ بھی بننے والا ہے تمہارے تیور ہی سیدھے نہیں ہو رہے

اب آپ یہ مت کہئیے گا مجھے جلدی سے دادی بنا دو بہت پرانا ڈائلوگ ہے یہ

"شرم لحاظ تو باقی رہی نہیں کیسے ماں سے بحث کر رہا ہے دادی تو تبھی بنوں گی نا جب تو بیوی کو بیوی مانے گا چل جا دفعہ ہو کپڑے بدل کر آ کھانا دیتی ہوں تجھے۔۔" بنے ہوئے مٹروں کی مٹھی بھرتے دیکھ علی کو تھپڑ لگا کر وہ پورا باؤل ہی اٹھا کر دوسری طرف رکھ چکی تھی جس پر وہ منہ بسور کر کھڑا ہو گیا یہاں تو دال گلنے سے رہی

"وہاں کہاں جا رہے ہو منہ اٹھا کر ؟؟" اس سے پہلے وہ گھر سے باہر نکلتا پیچھے سے آتی بلند صدا پر وہیں رک گیا

"اپنی بیوی کو لینے جا رہا ہوں آپ فکر مت کریں جلدی آ جاؤں گا" اپنی بات مکمل کرتا جھٹ سے گھر کے باہر نکل گیا پیچھے کلثوم تاسف سے سر ہلا کر مزید مٹر نکالنے لگی کیونکہ باول میں بچے مٹر سبزی کے لیٔے ناکافی تھے آدھے سے زیادہ ان کا ہونہار بیٹا بات کرتے کرتے ہضم کر چکا تھا

****

"کیا ضرورت ہے اس وقت تک کسی کے گھر رہنے کی گھڑی دیکھو تو وقت کا اندازہ بھی ہو" علی نے ایک نظر اپنے ساتھ چلتی زارا پر ڈالی جس نے نا بولنے کی قسم کھا رکھی تھی

تم سے بات کر رہا ہوں سنائی نہیں دے رہا کیا؟

"بہری نہیں ہوں میں ویسے بھی خود سے نہیں گئی تھی امی چھوڑ کر آئی تھی مجھے ۔۔۔۔اوچ ۔۔۔۔" بات کرتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی جب چلتے ہوئے اچانک سے اس کا پیر ہلکا سا مڑ گیا

"دیکھ کر نہیں چل سکتی اتنی بڑی بڑی آنکھیں دی ہیں اللہ نے ۔۔۔" ایک نظر اس کے پیر پر ڈالتا ہوا وہ سرد لہجے میں کہہ گیا

آپ کریلے کھاتے ہیں کیا؟

علی کے خود کو گھورنے پر وہ کمال بے نیازی سے اسے دیکھ کر گویا ہوئی

نہیں وہ ہر وقت ایسی جلی کٹی باتیں کرتے ہیں تو مجھے لگا شائد ۔۔۔۔

"ہاں ہاں میں ہی بیوقوف ہوں ایک تم ٹھہری سمجھدار ۔۔۔۔ افف ۔۔۔" اس سے پہلے مزید کوئی تیر چلاتا اگلے ہی پل وہ بس زمین بوس ہوتے ہوتے ہی رہ گیا

"دیکھ کر نہیں چل سکتی اتنی بڑی بڑی آنکھیں دی ہیں اللہ نے ۔۔۔" جیسے ہی علی سیدھا ہوا اس کے کانوں میں زارا کی آواز پڑی جو اسی کے انداز میں نقل اتار کر اب کھڑی ہنس رہی تھی

"تمہیں تو میں گھر چل کر سیدھا کرتا ہوں" اپنی ہنسی کو ضبط کرتے اس نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ زارا کو دیکھا پھر اس کا ہاتھ پکڑنے کو جیسے ہی اپنا ہاتھ بڑھایا زارا تیر کی سی تیزی سے آگے ہوئی

"میں تو پہلے ہی سیدھی ہوں ہاں آپ کی کمر میں بل تو نہیں آگیا کہیں" اس کا مذاق اڑاتی برق رفتاری سے گھر میں گھس گئی وہ بھی پیچھے ہنستا ہوا اندر داخل ہو چکا تھا جہاں اس کی ماں اب صحن میں بیٹھی نظر نہیں آرہی تھی

****

حریم زیان سے بات کر کے فارغ ہوئی تھی اس کا ارادہ عیشاء کی نماز پڑھنے کا تھا جب کوئی کمرے میں داخل ہو کر اسے گھسیٹتے ہوئے باہر لے جانے لگا ای اچانک آفت پر وہ ایک دم بوکھلا گئی تھی جیسے تھوڑے حواس بحال ہوئے اس نے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کی مگر سامنے موجود شخص اسے کسی حیوان سے کم نا لگ رہا تھا

"کون ہو تم؟۔۔۔" وہ اسے گھسیٹتا ہوا نیچے لے آیا اور زور سے دھکا دیا حریم لڑکھڑا تو گئی مگر گرنے سے خود کو بچا لیا اس وقت اسے خود سے زیادہ اپنے اندر پلنے والی نئی زندگی کی فکر تھی

"کون ہوں میں؟؟۔۔۔ ہاہاہا خود دیکھ لو اب میں اتنا بھی بے رحم نہیں کہ اپنا نام بتائے بغیر تمہیں دنیا سے رخصت کر دوں مرنے والے کو مارنے والے کا نام تو پتا ہونا ہی چاہیے نا۔۔" شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ نقاب ہٹا کر اس نے حریم کو اپنا چہرہ دکھایا جو گم سم سی کھڑی تھی اس کا چہرہ دیکھنے کے بعد ماضی کسی فلم کی طرح حریم کی آنکھوں کے سامنے آیا

"پہچانا مجھے۔۔۔" دو قدم آیا تو حریم جلدی سے پیچھے ہوئی

"عمر بھائی۔۔۔۔ قاسم بابا" خوف سے سب کو آوازیں دیتی وہ اپنے قدم پیچھے لے رہی تھی

"ہاہاہا ابھی سے ڈر گئی چڑیا تو ابھی تو میں نے تمہارے پر بھی نہیں کاٹے۔ کیا نام لیا ہاں قاسم بابا تو تمہارے وہ بڈھے

بابا گھر نہیں ہیں رہی بات عمر کی کہیں وہ یہ تو نہیں۔۔۔" آنکھوں سے اشارہ کرتے اس نے حریم کی توجہ اس کی طرف کی جہاں عمر فرش پر پڑا تھا

"دیکھو تو کیسے پڑا سو رہا ہے مگر افسوس اب یہ دس گھنٹے بعد ہی اٹھے گا تب تک میری چڑیا تمہارے پ ر میں بہت اچھے سے کاٹ دوں گا۔۔۔"

پاکٹ سے چاقو نکال کر اس کی دھار پر انگلی پھیرتا حریم کی بے بسی پر ہنس رہا تھا جب وہ بھاگ کر فرش پر پڑے عمر کی طرف لپکی

"عمر بھائی اٹھیں پلیز۔۔۔۔۔۔ آ۔۔۔ آپ کی بہن کو آپ کی ضرورت ہے پلیز اٹھیں نا۔۔۔ اٹھیں جلدی ورنہ زیان آپ کو بہت ڈانٹیں گے میں کہہ رہی ہوں آپ کو ان سے بچانے نہیں آؤں گی پلیز اٹھیں"

"چلو چڑیا وقت ہو گیا ہے اس سے زیادہ انتظار نہیں کر سکتا میں" حریم کو دروازے کی طرف جاتا دیکھ جلدی سے اس کی طرف آیا اور زور سے اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیا تو گردن میں اٹھتے درد سے حریم نے سسکی لی

"پلیز! مجھے چھوڑ دو۔۔ میں معافی مانگ لیتی ہوں تم سے تم۔۔۔۔۔ تم کہو تو پیر بھی پکڑ لوں گی مجھے کچھ مت کرنا میں ماں بننے والی ہوں۔۔"۔ آنسو بہاتی اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر گڑگڑانے لگی تو اس نے چاقو فرش پر پھینک دیا

۔۔۔

اوہ۔۔۔۔ معاف کرنا مجھے پتا نہیں تھا پتا نہیں میں کیا کرنے چلا تھا تم فکر مت کرو میں نہیں ماروں گا تمہیں

۔۔۔۔۔" حریم نے ایک دم حیرانی سے اسے دیکھا

بلکہ اسے ہی مار دیتا ہوں سنا تو ہو گا نا تم نے ماں باپ کے کیئے کی سزا بچوں کو ملتی ہے۔۔۔۔۔ ہے نا؟۔۔۔ الفاظ تھے کے سیسہ حریم تڑپ کر رہ گئی

نہیں ایسا کچھ نہیں کرو گے تم ذیشان ملک۔۔۔۔

"ایسا ہی کروں گا میں۔۔۔۔۔۔" حریم کو اتنی زور سے دبوچ چکا تھا جو خود کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی

"عمر۔۔۔اٹھو پلیز۔۔۔۔امی۔۔۔۔نہیں۔۔۔" حریم کا بازو اس کے ہاتھ میں تھا جو اسے فرش پر گھسیٹتا ہوا سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔۔۔

"نہیں نہیں پلیز خدا کا واسطہ مجھے کچھ مت کرو میں معافی مانگتی ہوں تم سے اپنے کیے کی اتنی بڑی سزا مت دو ۔۔۔۔۔" جیسے اسے اندازہ ہو اوہ کیا کرنے والا ہے پھر سے التجا کرنے لگی مگر سامنے شخص انسان تو کہیں سے نہیں لگ رہا تھا اس لیے حریم کی کسی بات کا اس پر رتی برابر اثر نا ہوا

"بائے بائے۔۔۔۔" مسکراہٹ اچھال کر وہ حریم کو اونچائی سے نیچے دھکا دے چکا تھا جو جلدی سے اس کا ہاتھ تھام گئی اس وقت صرف اس کے ہاتھ کے سہارے وہ سیڑھیوں پر جھولتی ہوئی کھڑی تھی اگر جو ذرا سا بھی خود کو ہلاتی تو۔۔۔۔۔۔

"ماننا پڑے گا بڑی ہمّت ہے تم میں۔ تمہارا روتا چہرہ یہ بھیگے گال بہت سکون بخش رہے ہیں مجھے۔ تمہارے بچے سے مجھے ہمدردی ہے سچ۔۔ مگر کیا کروں جو نشان تم نے میری گال پر چھوڑے تھے وہ ابھی تک یاد ہیں مجھے۔۔۔اس کا بدلہ تو تمہیں دینا ہی ہو گا نا" ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچ کر سکون سے حریم کو گرتے اور پھر چیختے ہوئے دیکھنے لگا

"زیان!۔۔۔۔۔۔" ایک چیخ جو ہوا میں بلند ہوتے اس کے منہ سے نکلی گھر کی در و دیوار ہلا گئی

چہرے پر دوبارہ نقاب چڑھا کر زیشان نے ایک نظر نیچے شفاف فرش پر پڑے خون میں لت پت وجود کو دیکھا پھر سکون سے سامنے کے دروازے سے باہر نکل گیا جہاں اس کا آدمی چوکیدار کو پہلے ہی بیہوش کر چکا تھا

"کہاں ہے تو؟" زیان کے کال اٹھاتے علی نے تیزی سے پوچھا

"خیر تو ہے میری جان ابھی تو دو دن ہی ہوئے ہیں۔۔۔"۔ڈرائیونگ کرتے زیان نے اس کی بات مذاق میں

اڑا دی

"گھر کب تک آئے گا۔۔۔؟" مشکل سے خود پر ضبط کے پہرے بیٹھائے اس نے زیان سے پوچھا ورنہ آنسو تھے ایک منٹ بھی رک نا رہے تھے

"راستے میں ہوں لیکن تو اتنا سیریس کیوں ہے۔۔؟؟۔" علی کے لہجے سے اسے اندازہ ہوا کوئی بات تو ہوئی ہے ورنہ علی اور سنجیدہ ناممکن سی بات تھی

"کتنی دیر تک پہنچے گا؟۔۔۔" نا جانے کیسے ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے رخسار پر بکھر گیا جسے جلد ہی وہ ہاتھ سے پونچھ چکا تھا

بس دو تین گھنٹے تک۔ تو رو کیوں رہا ہے علی مجھے پریشانی ہو رہی ہے پلیز بتا مجھے۔۔۔۔

تو ہسپتال آجا گھر جانے کی ضرورت نہیں۔۔۔

ہسپتال؟۔۔۔ علی بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے کون ہے وہاں؟؟

"تو آجا پھر بات کرتے ہیں۔۔"۔ کسی طرح بات ختم کرتے اس نے کال کاٹ دی جانتا تھا زیان اس خبر کو برداشت نہیں کر پائے گا اس لیے کچھ بتائے بغیر کال کاٹ کر کب سے رکے آنسو ایک ہی دفعہ بہا دئے بعد میں اسے زیان کو بھی تو سنمبھالنا تھا جو سب سے مشکل ترین کام تھا

وہ تو آفس میں تھا جب اسے کال کر کے بتایا گیا حریم ہسپتال میں ہے ہڑبڑی میں میٹنگ درمیان میں چھوڑ کر سیدھا وہی پہنچا تھا زارا اور کلثوم کو راستے میں کال کر کے جلد سے جلد ہسپتال پہنچنے کا کہہ دیا تھا

وہاں جا کر اسے ماہ جبین نے بتایا وہ حریم سے ملنے گئی تھی

جب باہر چوکیدار بیہوش پڑا تھا

جب وہ اندر گئی تو حریم سیڑھیوں کے پاس بیہوش پڑی تھی اور نبض بلکل ہلکی چل رہی تھی

ایک طرف عمر بیہوش پڑا تھا جس کے ساتھ ہی حریم کا دوپٹہ پڑا تھا انہیں اس حالت میں دیکھ کر ماہ جبین کے اوسطان خطا ہو گئے تھے پھر روتے بلکتے انہوں نے جلدی سے ولید کو کال کر کے بلایا اور خود ڈرائیور کی مدد سے حریم اور عمر کو گاڑی میں ڈال کر ہسپتال لے آئی

****

"زیان کہاں ہے تو؟۔۔۔"۔ایک گھنٹے بعد علی نے نے ہسپتال سے باہر جاتے زیان کو پریشانی میں دوبارہ کال کی

"پارکنگ میں ہوں دو منٹ صبر کر یار آ رہا ہوں۔۔۔۔۔"اسے عجلت میں جواب دیتے وہ کار پارک کرنے لگا یہ صرف زیان ہی جانتا تھا علی کی کال آتے اس نے جس تیز رفتاری سے ڈرائیونگ کی تھی دو گھنٹے کا سفر ایک گھنٹے میں طے کرتا اس کے بتائے پتے پر پہنچ چکا تھا

"کیا ہوا ہے کون ہے اندر؟۔۔۔"۔زیان نے علی کو دیکھتے کب سے اپنے دماغ میں چلتا سوال پوچھا

"چل اندر۔۔۔"بھاری ہوتی آواز سے نظریں جھکائے اس نے زیان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا جو اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں

"تو کچھ بتائے گا کب سے میرا دماغ خراب کر رکھا ہے تجھے پتا ہے کتنی تیز ڈرائیونگ کر آیا ہوں دو دفعہ ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا ہے اور آنکھیں کیوں لال ہیں ایسا کیا ہو گیا ہے جو تو رو رہا ہے مجھ سے بات کرتے وقت بھی تیری آواز سے میں نے محسوس کیا تھا تم نے میری بات کا جواب دینے کی بجائے کال کاٹ دی"

زیان نے اس کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا تو علی ایک دم اس کے گلے لگ کر بچوں کی طرح رونے لگا

"یار شیر کیا ہو گیا ہے بتا مجھے آنٹی کی طبیعت خراب ہے کیا؟۔۔

دیکھ تو فکر مت کر جلدی ٹھیک ہو جائیں گی میرے جان پہچان کے ڈاکٹر ہیں میں بات کرتا ہوں ان کا بیسٹ ٹریٹمنٹ ہو گا۔۔۔"ایک پل میں اس کا لہجہ نرم ہوا اپنے ہاتھوں سے علی کا آنسو سے تر چہرہ صاف کرتے وہ اسے تسلی دینے

لگا کلثوم کی طبیعت اکثر خراب رہتی تھی اسے لگا شائد اس لیے علی اس طرح رو رہا ہے

کچھ بھی کہنے کی ہمّت اس میں تھی نہیں اس لیے خاموشی سے زیان کا ہاتھ پکڑ کر ہسپتال کے اندر لے آیا اور آئی سی یو کے باہر ہی اس کا ہاتھ چھوڑ کر ایک طرف ہو گیا جہاں سب ہی موجود تھے مگر زیان کو حیرت کا جھٹکا تب لگا جب کلثوم سامنے بیٹھی تھی ایک نظر سب کی طرف دیکھ کر اس کے دل نے ہارٹ بیٹ مس کی

سب لوگ تو موجود تھے نہیں تھی تو صرف اس کی جان اس کی بیوی وہاں موجود نہیں تھی

اپنی سوچ کو جھٹلانے کے لیے ہمت کر کے دروازے پر لگے شیشے سے اندر جھانکا تو پیروں کے نیچے سے جیسے کسی نے زمین کھینچ لی ہو اس سے پہلے وہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہوتا علی نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔۔

" یہاں بیٹھ پلیز۔۔" وہ اسے پکڑ کر پاس پڑی کرسی پر بیٹھا چکا تھا پھر زارا کے ہاتھ سے پانی کی بوتل پکڑ کر اس کی طرف بڑھائی جو وہ ہاتھ مار کر کافی دور اچھال چکا تھا

" کسی نے مجھے کچھ بتایا کیوں نہیں۔۔ یہ سب ہوا کیسے میں اسے صحیح سلامت چھوڑ کر گیا تھا میرے آنے تک اس حال میں کیسے پہنچ گئی وہ۔۔؟"۔ زیان پاگلوں کی طرح چیخ رہا تھا

کل دادی حریم کو ہسپتال لے کر آئی تھی ہم میں سے کسی کو کچھ پتا نہیں کیا ہوا تھا عمر اور چوکیدار بیہوش پڑے تھے چوکیدار کو ہوش آ گیا تھا عمر منٹلی سٹیبل نہیں ہے میں گیا تھا اس سے وجہ دریافت کرنے مگر وہ کچھ بتانے کی حالت میں نہیں ہے بار بار رونے لگتا ہے اس کی حالت کے پیش نظر ڈاکٹر نے نشے کا انجکشن دیا ہے۔۔

" میرا۔۔۔ میرا بچہ۔۔۔؟؟" کرب سے آنکھیں میچتے اس نے علی سے پوچھا اس صورت کئی آنسو اس کی آنکھوں کی سرحد پار کرتے چہرے پر جابجا بکھر گئے

کچھ کہنے کی کسی کی ہمت نا ہوئی تو علی کی جھکی نظریں اسے ٹوٹ کر رونے پر مجبور کر گئی اپنے یار کو خود سے نظریں نا ملاتا دیکھ وہ جان گیا تھا اس کے دیکھے گئے خواب ریزہ ریزہ ہو چکے ہیں۔ آئی سی یو کے باہر پڑے بینچ پر بیٹھے چہرہ

ہاتھوں میں چھپائے وہ رویا تھا اور دل کھول کر رویا تھا زندگی نے آج اس سے ایک جھٹکے میں سب سے بڑی خوشی چھین لی تھی جبکہ زیان کو یوں بکھرتا دیکھ وہاں موجود ہر فرد حتی کہ راہ سے گزرنے والوں کا بھی اپنے آنسوؤں پر جبر کرنا مشکل ہو گیا تھا

****

اگلے دو گھنٹے مزید صبر کی آزمائش سے گزرتے ڈاکٹر نے انہیں اطلاع دی عمر کو ہوش آگیا ہے مگر وہ چاہیں تو پولیس کے بیان لینے کے بعد اس سے مل سکتے ہیں

زیان نے ڈاکٹر سے حریم کی طبیعت کا پوچھا اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتے ماہ نور نے اشارے سے انہیں منع کر دیا جو اسے تسلی کے دو الفاظ بولتے واپس چلے گئے

کافی انتظار کے بعد پولیس والوں کو اندر جانے دیا گیا مگر عمر نے انہیں کچھ بھی نہیں بتایا جیسے ہی اس سے کچھ پوچھتے وہ سر پر ہاتھ رکھ کر دھاڑیں مارنے لگتا زیان انسپکٹر سے بات کر کے ڈاکٹر سے بات کرنے چلا گیا جہاں اس کے بار بار ریکویسٹ کرنے پر ڈاکٹر نے اسے اکیلے اندر جانے کی اجازت دی تھی

"ٹھیک ہے پھر آپ اندر چلے جائیں یہ ڈیوائس لگا لیں اس سے جو کچھ وہ بولیں گے ریکارڈ ہو جائے گا ہمیں بیان مل جائے گا۔۔۔" چھوٹی سی ڈیوائس نکال کر انسپکٹر نے اس کی آستین کی اندرونی طرف لگا دی۔ جیسے ہی ڈیوائس لگی زیان خود کو پر سکون کرتا اندر چلا گیا

****

"عمر میں ہوں زیان"۔ اس کے قریب جاتے زیان نے اس کی آنکھوں پر رکھا ہاتھ ہٹانا چاہا جو اس نے جھٹک دیا خاموشی سے بہتے آنسو اب آواز کے ساتھ بہنے لگے

تم تو بہادر ہو یار اور بہادر لوگ اس طرح روتے تو نہیں۔۔۔

"نہیں ہوں میں بہادر سنا آپ نے نہیں ہوں میں کمزور ہوں بہت کمزور"۔ کروٹ بدل کر بلک بلک کر روتا زیان کی آنکھیں پھر سے نم کر گیا

"کس نے کہا تم کمزور ہو ہاں یہاں دیکھو میری طرف"۔ عمر کا رخ اپنی جانب کرتا وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا بچوں کی طرح اسے سہلا رہا تھا

میں جاننا چاہتا ہوں سب کچھ عمر تم مجھے تفصیل سے بتاؤ گے ابھی اسی وقت کے کیا ہوا تھا

"مجھے بات نہیں کرنی کسی سے جائیں یہاں سے۔"اشتعال میں آکر اس نے زیان کا ہاتھ جھٹکا

"عمر پلیز علیزے اس وقت کس حال میں جانتے ہو تم۔۔۔ تم جانتے ہو مجھ پر کیا گزر رہی ہے وہ میرے سامنے ہے مگر مجھ سے بات نہیں کر رہی اسے تکلیف میں دیکھ کر میری روح فنا ہونے کو ہے تمہیں پتا ہے عمر میرا بچہ جسے میں اپنے ہاتھوں میں اٹھانے کا خواب سجا چکا تھا وہ خواب ٹوٹ چکا ہے پلیز مجھے بتا دو"زیان نے لال ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا جو اٹھ کر اس کے گلے لگ گیا

"مجھے معاف کر دیں بھائی میں کچھ نہیں کر سکا مجھے معاف کر دیں۔۔ میں نے بہت کوشش کی کی خود کو چھڑوانے کی مگر موقع ہی نہیں ملا جو ذمہ داری آپ مجھے سونپ کر گئے تھے میں وہ پوری ہی نہیں کر سکا"۔۔اس کے آنسو سے زیان کی شرٹ نم ہو چکی تھی

پھر کچھ ہی دیر میں آہستہ آہستہ عمر جو جانتا تھا وہ سب کچھ زیان کو بتا چکا تو اسے آرام کرنے کا کہہ وہ خود اٹھ کر وہاں سے باہر چلا گیا

****

"ماہ پلیز تم اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی پریشان کر رہی ہو اگر اب تمہاری آنکھوں سے آنسو نکلے تو یاد رکھنا ابھی اسی وقت گھر چھوڑ کر آؤں گا تمہیں۔۔۔"۔ ولید نے سختی سے اس کے چہرے سے آنسو صاف کرتے جھڑک دیا

وہ لوگ جب سے ہسپتال آئے تھے ایک دو منٹ کے وقفے کے بعد ماہ نور پھر سے رونا شروع ہو جاتی جس سے ولید سچ میں پریشان ہو چکا تھا

"مبارک ہو آپ لوگوں کو پیشنٹ کو ہوش آ چکا ہے اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔۔"۔ ایک نرس نے آکر انہیں خوشخبری سنائی جس پر سب نے ہی خدا کا شکر ادا کیا مگر زیان ایک لمحہ ضائع کیے بغیر جھٹ سے آئی سی یو میں داخل ہو چکا تھا

****

"شش۔۔۔۔ رونا نہیں بلکل بھی میں اپنی بیوی کا ہنستا مسکراتا چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں تم اس طرح آنسو بہاؤ گی میرا بھی دل کرے گا یقین مانو میں روتے ہوئے بلکل اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔"

زیان جب سے روم میں آیا تھا اسے چپ کروانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا

"مجھے معاف کر دیں ہمارا بچہ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے بہت کوشش کی مگر۔۔۔۔"زیان کا ہاتھ تھامے وہ روتے ہوئے اسے اپنے دل کا حال سنا رہی تھی

"جانتا ہوں تم نے کوشش کی ہو گی مجھے اس بات کی خوشی ہے تم میری آنکھوں کے سامنے ہو رہی بات ہمارے بے بی کی تو وہ اللہ نے چاہا پھر سے تمہاری گود بھر دے گا"اس کی بات سن کر روتی ہوئی حریم کے چہرے پر تاریک سایہ آکر گزر گیا۔ کیا کہہ رہا تھا وہ اللہ اس کی گود بھر دے گا مگر جب اسے ہوش آیا تب نرس نے اسے بتایا تھا اب وہ زندگی بھر ماں نہیں بن سکتی کیا زیان کو سچ میں کچھ نہیں پتا یا وہ اس کا دل رکھنے کے لیے یہ سب کہہ رہا تھا

"لیکن اب ہم کبھی۔۔۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ کہتی اچانک ماہ بھی وہیں آ گئی

زیان بیٹا علیزے کو آرام کرنے دو اب بس کرو ابھی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے نا۔۔

جانتا ہوں آپ کیوں مجھے یہاں سے بھیجنا چاہتی ہیں امی مگر اس سچ سے آگاہ ہوں میں آپ کو ڈاکٹر کو اشارہ کرتے

دیکھ لیا تھا میں نے۔ آپ کو اطلاع کرتا چلوں ڈاکٹر سے میری پہلے ہی ملاقات ہو چکی ہے وہ مجھے بتا چکے ہیں سب

"کیا بتا دیا ہے ؟۔"۔ نظریں چراتے ماہ نے اس سے پوچھا

"یہی کے علیزے کبھی ماں نہیں بن سکتی۔ سچ کہہ رہا ہوں نا میں یہی بات تھی جو آپ سب مجھ سے چھپانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن میں نا امید نہیں ہوں خدا نے چاہا تو ہم پیرنٹس ضرور بنیں گے تمہیں بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جب تک میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔"حریم کے ہاتھ پر دباؤ دیتا سکون سے بیٹھا تھا خدا پر اتنا پختہ یقین شائد ہی حریم نے کسی کی آنکھوں میں دیکھا ہو گا جتنا وہ اس وقت سامنے بیٹھے اپنے شوہر کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

"میں اپنی بیوی سے اکیلے میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں"زیان کا اشارہ ماہ کی طرف تھا جو سر ہلا کر فوراً سے وہاں سے باہر نکل گئی

تم بتاؤ مجھے کون تھا وہ ؟

شادی سے پہلے میں جس اسکول میں ٹیچنگ کی جاب کرتی تھی وہاں کے پرنسپل ملک اکرام کا بیٹا زیشان ملک۔۔۔

وجہ کیا تھی کیوں وہ تمہاری جان لینا چاہتا تھا؟

وہ۔۔۔وہ۔۔۔

ڈرنے کی ضرورت نہیں حریم مجھے بھروسہ ہے تم پر بس سچ جاننا چاہتا ہوں میں

مجھے پیسوں کی ضرورت تھی ان دنوں سکول کا کام وہی سنمبھال رہا تھا میں ایڈوانس کی بات کرنے گئی تھی تب وہ میرے ساتھ بدتمیزی کر رہا تھا جب اس نے میری چادر سر سے کھینچی تو غصے میں میرا ہاتھ اٹھ گیا جاب بھی اسی دن میں نے چھوڑ دی تھی

"ہمم۔۔۔اب تم آرام کرو ٹھیک ہے میں باہر ہی ہوں پریشان مت ہونا"زیان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے

تھوڑا سا جھک کر ماتھے پر بوسہ دیا جب حریم نے آنکھیں بند کر لی تو وہ آرام سے بنا آواز کے اٹھ کر باہر چلا گیا

****

"زیان کہا ہو تم ایسے کیسے کسی کو بنا بتائے تم غائب ہو گئے ہو۔۔۔" علی نے پریشانی سے کال کرتے اس سے پوچھا

کبھی کبھی تو مجھے میری دوسری بیوی لگتا ہے جب دیکھو ایک سوال کہاں ہوں میں۔۔۔۔ خیر میں ایک گھنٹے تک آ جاؤں گا تم سنمبھال لینا تب تک۔۔۔۔

بکواس مت کرو مجھے بتاؤ تم ہو کہاں اس وقت ؟

"میں نے کہا نا ایک گھنٹے تک آ جاؤں گا کوئی خاص بات ہو تو کال کر دینا میری فکر مت کرو ٹھیک ہوں میں ۔۔۔۔" زیان کے لہجے کی سختی علی اچھے سے محسوس کر چکا تھا جانتا تھا اپنی بات پر اٹل رہے گا اس لیے مزید کچھ پوچھے بغیر وہ موبائل بند کرتا ماہ جبین کے پاس بیٹھ گیا

****

کلب میں ہر طرف رنگ برنگی روشنی پھیلی ہوئی تھی امیر باپ کی بگڑی اولادیں وہاں نشے میں چور پڑیں تھی کچھ لوگ تیز بجتے میوزک پر ڈانس کرنے میں مصروف تھے تو کچھ بیٹھ کر لڑکیوں کو تاڑنے میں مصروف تھے تبھی ایک آدمی اندر داخل ہوا جس کے چہرے پر نقاب تھا اس وقت صرف اس کی آنکھیں دکھائی دے رہی تھی جو بڑی بے تابی سے اپنا شکار ڈھونڈنے میں مصروف تھی

دیکھتے دیکھتے اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی جسے وہ تلاش رہا تھا وہ ایک کونے میں بیٹھا کسی لڑکی کے ساتھ مصروف تھا اسے دیکھ کر ایک لمحے کے لیے اسے کراہیت محسوس ہوئی مگر جلد ہی کراہیت انتقام کی آگ میں بدل گئی۔۔۔

"اے سویٹی یو آر سو بیوٹیفل

بٹ شی واز مور بیوٹیفل دن یو

آئی وش اف۔۔۔"۔باقی کی باتیں کہنے کا موقع دئے بغیر وہ کالر سے گھسیٹ کر اسے ڈانس فلور پر لے آیا وہاں موجود لوگ دونوں کو الجھتا دیکھ خاموشی سے ایک طرف ہو گئے پورے کلب میں ہو کا عالَم تھا مانو کوئی زی روح یہاں موجود ہی نہیں ہے

"واٹ دا ہیل۔۔کون ہو تم جانتے ہو میں کون ہوں؟"اپنی بے عزتی پر وہ تلملا کر رہ گیا

"اچھے سے جانتا ہوں کس باپ کا گندا خون ہو تم۔۔۔"اس کا بس چلتا تو اسے جان سے مار دیتا

تمیز سے بات کرو سمجھے وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرنے لگا مگر سامنے کھڑے شخص نے اس کی وہی انگلی پکڑ کر اتنی زور سے مروڑ دی کہ پورے قلب میں اس کی چیخیں گونجنے لگی

"ادھر آؤ تم دونوں۔۔"۔۔پاس کھڑے دو ویٹر کو اس آدمی نے اپنے پاس بلایا تو بچارے ڈرتے ہوئے تھوڑا سا آگے آئے

"میری بات کان کھول کر سن لو جب تک میں یہاں ہوں نا کوئی اندر آئے گا نا باہر جائے گا قلب کے دروازے بند کر دو اس کے لیے تمہارے پاس بس پانچ منٹ ہیں ورنہ اگلی باری تمہاری ہو گی"

اس کی دھاڑ سن کر ایک ویٹر سر ہلاتا بھاگا اور جا کر دروازہ بند کر دیا دوسرے کو میوزک اون کرنے کا اشارہ کرتا اس حیوان کو دیکھنے لگا دماغ میں چلتی باتیں اور درد سے مرجھائے چہرے جیسے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے لہرائے ایک دم آپے سے باہر ہوتے اس نے یکے بعد دیگرے ڈانس فلور پر پڑے وجود پر لاتوں اور گھونسوں کی برسات کر دی

"اٹھ۔۔۔تیری زندگی تیرے لیے اتنی تکلیف دہ بنا دوں گا موت مانگے گا تو میرا وعدہ رہا آج کے بعد کچھ کرنے کے لائق ہی نہیں رہے گا۔۔۔اسے تڑپا کر تو نے سوچ کیسے لیا تو زندہ رہے گا ہاں۔۔۔"اس وقت اس پر جنون سوار تھا جسے دیکھ کر وہاں کھڑے لوگوں کو کسی پاگل کا اندیشہ ہوتا تھا

"میں نے کچھ نہیں کیا جانے دو مجھے میں تو تمہیں جانتا بھی نہیں ہوں۔۔۔" وہ جو ادھ موا فرش پر پڑا تھا اپنی صفائی دینے لگا

"تم نے جان لی ہے میرے بچے کی تمہارے وجہ سے کچھ دیر پہلے تک میری بیوی اس حالت میں زندگی اور موت سے لڑ رہی تھی تم کہہ رہے ہو کچھ نہیں کیا تم نے۔۔۔"۔ایک جھٹکے سے اس کے بالوں کو پکڑ کر اس نے کھینچا تو وہ چیخ کر رہ گیا مگر اس آواز کو بھی قلب میں چلتے میوزک نے دبا دیا سب لوگ ڈرے سہمے ایک طرف کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے کسی میں بھی اتنی ہمّت نا تھی اسے کچھ کہہ سکے

وہ۔۔ حریم۔۔؟

ہاں وہی۔۔۔۔۔بیوی ہے وہ میری۔۔

"مجھے۔۔۔۔۔مجھے معاف کر دو میں اس سے معافی مانگ لوں گا غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔"۔اس کے پیروں کو پکڑ تا گڑگڑا رہا تھا جب زیان نے اس کا ہاتھ اپنی ٹانگ سے ہٹا کر ایک جھٹکے میں توڑ ڈالا

آآآآآآآ۔۔۔بچاؤ مجھے کوئی۔یہ مار ڈالے گا مجھے۔پلیز ہیلپ می سم بڈی

"چیخ جتنا چیخ سکتا ہے۔آج تجھے بتاؤں گا درد کیا ہوتا ہے۔۔"

اگلے ہی لمحے اس کا سر اٹھا کر اس نے پوری شدت سے فرش پر مارا تو دھیمی روشنی میں بھی خون کے رنگ سے لال ہوتا فرش صاف دکھائی دے رہا تھا

"اٹھ" پاس پڑے میز سے ایک گلاس جس میں مشروب تھا اٹھا کر پورا اس کے چہرے پر پلٹ چکا تھا جب وہ ہانپتا ہوا خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگا

"چل آج تجھے بتاتا ہوں میں کیا چیز ہوں تو نے مجھ سے پنگا لے کر بہت غلط کیا تیرا باپ جس کے دم پر تو پھدکتا پھرتا ہے میرے پیروں میں گڑگڑا کر معافی مانگنے پر مجبور ہو جائے گا" بائیں طرف سیڑھیوں پر نظر پڑتے وہ

اسے فرش پر گھسیٹتا ہوا اوپر تک لے گیا جہاں زیشان کو آج واقعی اپنی موت نظر آرہی تھی ایک ہاتھ تو پہلے ہی ٹوٹ چکا تھا دوسرے ہاتھ سے اس نے زیان کی ٹانگ پکڑ کر خود کو گرنے سے روکنا چاہا مگر زیان نے دوسرے ہاتھ کو پکڑ کر کہنی سے جھٹکا دے کر اسے خود سے الگ کیا اور پوری طاقت سے نیچے دھکا دے دیا

"جو درد تم مجھے دے چکے ہو اس کے آگے یہ کچھ بھی نہیں فکر مت کرو یہ تمہاری پہلی خوراک تھی ایسی چھوٹی چھوٹی خوراکیں تمہیں دینے آتا رہوں گا میں سی یو سون۔۔۔"

اس کے بے جان سے وجود کو ایک طرف پھینک کر ٹھوکر مارتا وہ جلدی سے دروازہ کھلوا کر قلب سے باہر نکل گیا ساتھ ویٹر کو ہدایت بھی دی اسے جلد سے جلد ہسپتال پہنچا دے

****

"امی کھانا لگا دوں آپ کے لیے"۔۔زارا نے کلثوم کے کمرے میں آتے ان سے پوچھا جو نفی میں سر ہلا گئی

دل نہیں کر رہا بعد میں کھالوں گی میں تم کھالو بچے۔۔۔

نہیں امی میرا ابھی دل نہیں کر رہا۔۔

اللہ رحم کرے میری بچی پر۔ چھوٹی سی عمر میں بہت دکھ دیکھے ہیں اس وقت خدا نے اسے بڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے زیان چپ بیٹھنے والوں میں بلکل نہیں ہے پتا نہیں آگے کیا کیا دیکھنا پڑے گا اب۔ اللہ میرے بچوں کو اس آزمائش سے جلد نکال دے آمین

"آمین۔۔۔۔"زارا بھی ان کے ساتھ جگہ بناتی بیڈ پر بیٹھ گئی

یہاں کہاں بیٹھ رہی ہو؟

"تو اور کدھر جاؤں میں۔۔"۔زارا حیران ہوتی انہیں دیکھنے لگی

علی آنے والا ہے میری بات ہوئی ہے اس سے بس پہنچتا ہی ہو گا زیان اور وہ بلکل بھائیوں کی طرح ہیں جتنا دکھ

زیان کا ہے اتنا ہی علی کا بھی ہے اس وقت اسے تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے بہت دکھی ہے میرا بچہ بس اوپر سے سخت بنتا ہے دل بلکل موم جیسا ہے۔ چلو جاؤ شاباش کھانا بھی پوچھ لینا اس سے جانتی ہوں کل سے کچھ نہیں کھایا ہو گا۔۔۔

"جی ٹھیک ہے۔۔"۔ایک نظر انہیں دیکھتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی

****

"آ گئے آپ؟۔۔۔۔" علی کے گھر آتے زارا نے اس سے پوچھا جس پر خاموشی ہی رہی

"بھابی کو ہوش آیا؟۔۔"۔اسے خاموش دیکھ کر دوبارہ سے پوچھنے لگی

"ہاں تبھی میں یہاں ہوں۔۔۔"کمرے میں داخل ہوتے ایک لفظی جواب دے کر وہ اپنے کپڑے نکالتا واشروم میں بند ہو گیا پیچھے زارا بھی کچن میں کھانا گرم کرنے کی غرض سے کمرے سے نکل گئی جانتی تھی اس نے کل سے کچھ کھایا پیا نہیں تھا

" کھانا کھالیں آکر۔۔۔"۔اسے واشروم سے باہر آتا دیکھ اس نے کھانے کی ٹرے بیڈ پر ہی رکھ دی

بھوک نہیں ہے مجھے امی نے کھالیا؟۔۔

نہیں میں لے کر گئی تھی انہوں نے منع کر دیا۔

"اچھا مجھے دو کھانا میں کھلا کر آتا ہوں۔"۔بیڈ سے کھانے کی ٹرے اٹھا کر ماں کے کمرے میں چلا گیا پیچھے وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتی آنکھیں موند گئی

"زری۔۔"۔ علی جب کمرے میں آیا تو اس کی بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ گئی تھی اس لیے اس نے کندھے سے ہلا کر اسے آواز دی جو آنکھیں کھولتے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

جاؤ کھانا لے کر آؤ۔۔۔

لیکن آپ نے تو کہا تھا بھوک نہیں پھر ؟۔۔

"گھر میں کھانا ختم ہو گیا ہے کیا؟"اس کے سوال پر اس نے ایک نظر علی کو دیکھا پھر خجل سی ہو کر کھانا لینے چلی گئی

ابھی وہ موبائل پر ہی مصروف تھا زیان نے ہی اسے کچھ دیر کے لیے گھر بھیجا تھا تاکہ فریش ہو جائے مگر اس حال میں علی زیان کو اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتا تھا اس وقت بھی اسے جلد سے جلد ہسپتال پہنچنا تھا لیکن وہ زارا کو کھانا کھلا کر ہی جانا چاہتا تھا جانتا تھا اس نے بھی کچھ نہیں کھایا

کھاؤ بیٹھ کر ٹرے اپنے سامنے رکھتے اس نے زارا کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا

مجھے بھوک نہیں ہے تم کھالو

"میں پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں چپ چاپ بیٹھ کر کھانا کھاؤ"

کہتے ساتھ ہی وہ عمل بھی کر چکا تھا خود ہی زارا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے بیٹھا چکا تھا

"لو کھاؤ۔۔۔"نوالہ توڑ کر اس نے خود ہی اس کے منہ کے آگے کر دیا تو ناچار اس نے منہ کھول دیا

"آپ بھی کھائیں پھر۔۔"۔ضدی انداز میں زارا نے بھی نوالہ بنا کر اس کی بڑھایا

"تم کھاؤ لو پلیز زری مجھے ہسپتال بھی جانا ہے۔۔۔"علی نے اس کا ہاتھ پیچھے کرتے نوالہ اسی کے منہ میں ڈال دیا

میں بھی چلوں گی۔۔

نہیں تمہیں اور امی کو میں صبح لے چلوں گا فلحال تم یہ ختم کرو جلدی سے۔۔

"آپ کھائیں گے تو میں کھاؤں گی۔۔"اس وقت کسی بچے کی طرح ضد کرتی علی کو مسکرانے پر مجبور کر گئی

"بہت ڈھیٹ ہو تم۔۔۔"سیدھا ہوتا اس کے ساتھ کھانا کھانے لگا

"آپ سے کم ہی ہوں۔۔۔"وہ بھی منہ بنا کر جواب دے گئی

کیا کہا؟۔۔

"میں نے کہا آپ سے کام ہے مجھے۔۔"اس کے گھورنے پر جلدی سے بات بدل گئی

"اچھا۔۔"اس کے منہ کی طرف جاتا ہاتھ پکڑ کر نوالہ اپنے منہ میں ڈال چکا تھا ساتھ ہی اس کی انگلی پر ہلکا سا کاٹ بھی دیا

"آآآآ"۔۔۔زارا نے اسے گھورتے انگلی سہلائی جو سرخ ہو چکی تھی لیکن اگلے ہی لمحے علی نے قہقہ لگاتے اسے باہوں کے حصار میں لیا

****

ولید ماہ اور ماہ جبین کو لے کر زیان کے کہنے پر ہی حویلی جا چکا تھا عمر کو بھی زیان نے حویلی جانے کا حکم دے دیا تھا اس وقت ہسپتال میں حریم کے ساتھ زیان اور علی موجود تھے

"دیکھو میری بہن خدا کے لیے جلدی کھاؤ تمہارا وہ جلاد شوہر آتا ہی ہو گا تم کیوں مجھے مروانے پر تلی ہوئی ہو"۔۔۔علی نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے جس وہ ہلکا مسکرا دی

ایک ہفتے سے لگاتار ہسپتال کا کھانا کھاتے وہ بری طرح اکتا چکی تھی زیان تو اس کی بات کو نظر انداز کر جاتا تھا مگر علی کو جب اس نے باہر کا کھانا کھانے کی منتیں کی تو وہ انکار نا کر سکا اس لیے سب سے چوری گھر سے کھانا بنوا کر اس کے لیے لے آیا تھا اب بار بار وہ کمرے سے باہر تک کا چکر لگا رہا تھا کہیں زیان نا آجائے جبکہ حریم آرام سے کھانے کا مزہ لے رہی تھی

"آگیا آگیا چھپاؤ اسے جلدی سے۔۔"۔راہداری سے زیان کو اپنی طرف آتا دیکھ وہ جلدی سے اندر آتا اس کے ہاتھ سے کھانے کا ڈبہ کھینچ کر اسے چھپانے کے لیے جگہ تلاش کرنے لگا

"یہاں چھپا دیں۔۔"۔میز پر پڑا واس اٹھا کر حریم نے اسے اشارہ کیا تو ایک پل کو حیرت سے اس کی آنکھیں کھل گیں کیا شاندار جگہ تھی کھانا چھپانے کی جو اس کی بہن نے بتائی تھی مگر سوچنے کا وقت کہاں تھا اس لیے جلدی

سے ڈبے میں پڑا کھانا وہ واس میں ڈال کر اوپر سے پھول سجا چکا تھا جبکہ خالی ڈبہ وہ ڈسٹ بن میں پھینک کر ہاتھ جھاڑ کر جھٹ سے ایک طرف ہو گیا

"کیا ہو رہا ہے ؟۔۔۔۔" زیان نے کمرے میں آتے حریم کو مسکرا کر دیکھا جس پر وہ نفی میں سر ہلا گئی

کچھ نہیں تم دونوں باتیں کرو میں ذرا اس واس کے پھول تبدیل کر کے آتا ہوں کیسے گندے پھول ہیں ایسے میری بہن جلدی ٹھیک کیسے ہو گی اچھے پھول ہونے چاہیے جن کی خوشبو سے انسان ترو تازہ محسوس کرے

نالج تو اچھا تھا لیکن تم کیوں بدلو گے میں نرس سے کہہ دیتا ہوں وہ کر دے گی تم بیٹھ جاؤ

نرس۔۔۔ہاں۔۔۔نرس بھی کر سکتی ہے مگر میں خود کرنا چاہتا ہوں تم دونوں باتیں کرو میں آتا ہوں

"تمہاری طبیعت کیسی ہے اب ؟" حریم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے زیان اس کی طرف متوجہ ہوا

"ٹھیک ہوں میں ہم گھر کب جائیں گے ؟" زیان سے سوال کرتے اس نے ایک نظر علی کو دیکھا جو واس ہاتھ میں پکڑے کمرے سے باہر نکل رہا تھا

ایک دو دن اور بس۔۔۔

میں گھر جانا چاہتی ہوں

"اچھا ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں ڈاکٹر سے اب تم آرام کرو میں علی کو بھی دیکھ لوں مجھے لگتا اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے" اسے سونے کی تاکید کرتا وہ خود بھی کمرے سے باہر نکل گیا

* * * * * * * * * * * * *

"کیا ہو رہا ہے ؟۔۔۔" ریسپشن پر زیان کو کھڑا دیکھ علی بھی اس کے پاس آ گیا واس ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا لیکن پھول تبدیل ہو چکے تھے

ڈاکٹر سے بات کر چکا ہوں میں علیزے کو اجازت مل گئی ہے گھر جانے کی اس لیئے بل کلیر کر رہا ہوں

"اوہ۔۔۔اب ان کا کیا ہو گا؟" پھولوں کو دیکھ کر اس نے ایک اداس نظر سے زیان کو دیکھا

یہ اپنی بیوی کو دے دینا جا کر اور مہربانی فرما کر میری بیوی سے دور رہو جب تک وہ پوری طرح ٹھیک نہیں ہو جاتی

"کیا مطلب؟۔۔۔"۔ علی نے الجھن بھری نظروں سے زیان کو دیکھا

"تجھے میں بچہ لگتا ہوں ایڈیٹ۔ کس خوشی میں کھانا لے کر آیا تھا باہر سے جب ڈاکٹر نے سختی سے منع کر رکھا تھا"

ہاتھ میں پکڑے بل ایک کاؤنٹر پر رکھتا وہ سیدھا اپنی بات کی طرف آیا جس سن کر علی ہکا بکا رہ گیا

باہر سے تھوڑی لایا تھا امی سے بنوا کر لایا تھا ڈاکٹر کی بات کو سیریس نہیں لیتے جان بوجھ کر مریضوں کو ایسا کھانا دیتے ہیں تا کہ جلدی ٹھیک نا ہوں اور ان کا کاروبار چلتا رہے

واہ۔۔۔ایک تم ٹھہرے بہن کے ہمدرد۔ ہے نا ذلیل آدمی

"سیم ٹو یو۔۔۔"۔ واس نرس کو پکڑا کر وہ بھی دوبدو جواب دے رہا تھا

"اچھا پتا کیسے چلا تجھے؟" زیان کے قدم سے قدم ملاتے اس نے سوال کیا

"کمرے میں کھانے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی جو چیخ چیخ کر بتا رہی تھی تیرا کارنامہ اور کھانے کے بعد اپنی بہن کے ہاتھ دھلوانہ بھول گیا تو میں نے خوشبو محسوس کی تھی" زیان کی اگلی بات پر علی نے اچھنبے سے اسے دیکھا

"کوئی انسانوں والے کام بھی کر لیا کر۔۔۔۔" ایک نظر اسے سنجیدگی سے دیکھتا وہ مشورے سے نواز چکا تھا

"بے شرم۔۔"۔ زیان نے اسے دیکھتے ایک اور خطاب دیا جو اس نے خوشی خوشی قبول بھی کر لیا

****

زیان کے حریم کو حویلی لے جانے تک علی اس کے ساتھ ہی رہا تھا

اس کا ارادہ تو گھر جانے کا تھا مگر آفس میں ضروری کام تھا زیان نے جانے سے انکار کر دیا تھا وہ تو اسے بھی روک چکا تھا مگر علی خود ہی چلا گیا تھا

کافی دنوں کا پڑا کام نپٹاتے اسے دوپہر سے شام ہو گئی تھی

ابھی بھی وہ فائلوں میں سر دئیے بیٹھا تھا جب زیان نے کال پر اسے سختی سے گھر جانے کا کہا تب جا کر وہ گھر کی طرف روانہ ہوا

تھکاوٹ سے اس کا برا حال تھا گھر جا کر اس کا ارادہ آرام کرنے کا تھا مگر جیسے ہی گھر پہنچا سامنے ہی زارا دنیا جہاں سے غافل صحن میں بیٹھی تھی

کافی دیر کھڑے ہو کر اسے نہارنے کے بعد علی نے اسے مخاطب کیا

"کمرے میں چلو۔۔۔۔" اس کی آواز پر زارا نے چونک کر پیچھے دیکھا جہاں علی کھڑا تھا

"آپ گھر کیسے آ گئے ہسپتال میں زیان بھائی اکیلے نہیں ہو جائیں گے "اس کی بات کو نظر انداز کرتی اپنی ہی شروع ہو چکی تھی

زیان کی فکر مت کرو وہ اپنی بیوی کے ساتھ ہے اور مجھے اپنی بیوی کے پاس آنے کے لیے کسی کی اجازت نہیں چاہیے۔۔

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔

"جو بھی کہا تھا بعد میں کلئیر کر لیں گے ابھی تو میرا تمہاری تعریف کرنے کا دل ہے۔"۔اس کی طرف آتے اسے باہوں میں اٹھا کر کمرے میں لے گیا

پھر زارا کی ایک بھی سننے بغیر اس کے دل کی ہر دھڑکن کو اپنے نام کر گیا

****

حریم کو حویلی لے جانے کا آئیڈیا زیان کو علی نے دیا تھا اس کا ماننا تھا اگر حریم سب کے ساتھ رہے گی تو جلدی ہی اپنے غم سے باہر نکل آئے گی مگر یہ خیال ہی رہا باقی سب واپس اپنی روٹین پر آ چکے تھے سوائے حریم کے جو سارا

دن کمرے میں رہتی تھی

کبھی ماہ اسے باہر لے بھی جاتی تو گم سم سی ایک جگہ بیٹھی رہتی اس کی حالت کے پیش نظر زیان بھی اس سے سختی سے بات نہیں کرتا تھا اسے لگا کچھ دنوں تک ٹھیک ہو جائے گی مگر ہر بدلتے لمحے کے ساتھ اب اسے چڑ سی ہونے لگی تھی وہ اسے پہلے کی طرح دیکھنا چاہتا تھا چاہتا تھا اس کی بیوی اس سے لڑے بات کرے فرمائش کرے ایک وہ تھی جسے پرواہ ہی نہیں تھی زیان کب آتا ہے کب جاتا ہے البتہ اس کے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتی تھی رات کو بھی جب زیان کمرے میں آتا وہ سو رہی ہوتی تھی لیکن ایک دو بار آدھی رات کو اس کی آنکھ کھلی تو وہ کمرے میں نہیں ہوتی تھی

جب خود اٹھ کر دیکھنے جاتا تو باہر بیٹھ کر اکیلی رو رہی ہوتی تھی یہی بات اس کیلئے انتہائی تکلیف دہ تھی

****

"اس طرح اچانک فیصلہ لینے کی کوئی خاص وجہ ؟" ماہ جبین اس وقت زیان کے فیصلے سے بلکل خوش نہیں لگ رہی تھی

او کم آن یار اب کیا میں اپنی بیوی کو اپنی مرضی سے اپنے ساتھ بھی نہیں رکھ سکتا۔۔۔

"میں نے کب کہا ایسا زیان۔ میں بس اتنا کہہ رہی ہوں تم اسے لے کر نا جاؤ یہ بھی تم دونوں کا گھر ہے یہاں بھی رہ سکتے ہو"

ماہ جبین نے ناراضگی سے اسے دیکھا

ایک مہینہ ہونے کو ہو آپ نے دیکھا وہ ابھی تک نارمل نہیں ہوئی مجھے میری پہلی والی علیزے چاہیے اس لیے میں اسے اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں

"وہاں اکیلے پڑے پڑے وہ نارمل ہو جائے گی کیا؟" ماہ جبین کی باتیں سن کر زیان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے انہیں

سمجھائے مگر علیزے کی حالت کے پیش نظر ایک فیصلہ اسے ہر حال میں لینا تھا جو وہ پہلے ہی لے چکا تھا

"ہاں وہ نارمل ہو جائے گی اور بہت جلد۔ بس ہم آج ہی یہاں سے جائیں گے۔۔" اپنا فیصلہ سناتا وہ کمرے کی طرف چلا گیا تاکہ پیکنگ مکمل کر سکے

"علیزے باہر نکلو پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس ورنہ تم جانتی ہو مجھے روکنا ناممکن ہے بعد میں مجھ سے شکوہ نا کرنا"

تیزی سے موبائل پر انگلیاں چلاتے اس نے پیغام لکھا پھر سینڈ کا بٹن پریس کر دیا جیسے ہی میسج سینڈ ہوا موبائل سامنے پڑے میز پر رکھ کر انتظار کرنے لگا

جیسا اس نے سوچا تھا ویسا ہی ہوا اگلے تین منٹ میں وہ اپنے کمرے سے باہر اس کے سامنے تھی گلابی شلوار قمیض ساتھ سفید دوپٹہ لئے گھبرائی ہوئی سی سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی

بیٹھو۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں کا۔۔ کام

بیٹھو گی تو بتاؤں گا نا یار گھبرا کیوں رہی ہو تمہارا اپنا گھر ہے بلکہ سامنے بیٹھا شخص بھی پورا کا پورا آپ کا ہے۔ بیٹھو اب

"وہ۔۔۔" اس سے پہلے وہ کچھ کہتی زیان نے تیزی سے اس کی بات کاٹی

"اچھا چلو چہل قدمی کرتے ہیں اکٹھے۔۔" بغیر اس کی مرضی جانے وہ اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ لے آیا

"مجھے چلنا آتا ہے ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔"۔ جب سے ہسپتال سے آئی تھی اسی طرح برتاؤ کر رہی تھی جو زیان سے برداشت کرنا ناممکن تھا

"نہیں چھوڑ رہا میں ہاں اگر تم خاموشی سے میری بات مانو گی تو پکا چھوڑ دوں گا ورنہ پورا دن اسی طرح تمہیں مجھے جھیلنا پڑے گا چوائس تمہاری ہے" اس کی دھمکی پر مرتے کیا نا کرتے حریم نے اپنا ہاتھ کھینچنے کی جدوجہد ترک کر دی تھی اور خاموشی سے اس سے ایک قدم پیچھے چلنے لگی کیوں کے اس کا ہاتھ ابھی تک زیان کے ہاتھ میں تھا

"کچھ بتاؤ اپنے بارے میں ؟"

زیان کی آواز سن کر ایک دم سے اس کے قدم تھم سے گئے تھے اب وہ سوالیہ نظروں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی

"ہاں میں سب کچھ جانتا ہوں تمہارے بارے میں لیکن کچھ ایسا تو گا ہی جو مجھے ناپتا ہو۔۔" حریم کی آنکھوں میں اڈتے سوال جان کر زیان نے خود ہی جواب دے دیا

"آپ نے کہا تھا آپ محبّت کرتے ہیں مجھ سے ؟" حریم نے اپنی خاموشی کو توڑتے ہوئے اچھنبے سے اسے دیکھا

"خود سے زیادہ۔۔"۔اس کا ہاتھ تھامے دوبارہ نرم گھاس پر چلنے لگا

"اگر اتنی ہی محبّت ہے تو مجھ سے یہ سوال پوچھنے کی ضرورت کیوں پڑ گئی آپ کو؟" تلخی سے سوال کرتی وہ اسے ٹھٹکنے پر مجبور کر گئی

"جن سے محبّت ہوتی ہے نا ان سے کچھ پوچھنا نہیں پڑتا۔ آپ کا دل خود ہی محبوب کے دل کی بات جان لیتا ہے

"ایک بار پھر سے زیان کو جواب دیتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی

"بہت خوب مجھے نہیں پتا تھا تم اتنی گہری باتیں کرتی ہو

مگر میری محبّت پر شک کرنا غلط ہے میں تمہیں تم سے بھی زیادہ جانتا ہوں۔۔۔"زیان نے جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ بھی کسی ڈور کی طرح اس کی جانب کھینچی چلی آئی۔۔

ز۔۔زیا۔۔۔ن

"ششش۔۔۔۔"حریم کو قریب سے محسوس کرتے وہ اس کے چہرے کے ہر بدلتے رنگ کو دیکھنے میں محو تھا جھکی پلکیں لرزتے ہونٹ زیان کو بھکنے پر مجبور کر رہے تھے

کچھ پل اسے نہارنے کے بعد جب زیان اپنے دل کی بات ٹال نا سکا تو وہ جھکا تھا مگر اس سے پہلے وہ اپنی خواہش پر

عمل کرتا فائر کی آواز پر حریم چیختی ہوئی زیان کے گریبان کو سختی سے تھام گئی

"علیزے کمرے میں جاؤ۔۔۔"زیان نے اس کے ہاتھوں سے اپنا گریبان آزاد کرواتے سخت لہجے میں کہا مگر وہ۔۔۔

"کچھ نہیں ہے ڈرو مت چلو تم۔۔۔"اسے اس طرح ڈرتا دیکھ اس بار زیان نے لہجے کو نرم رکھتے اسے سمجھایا

"چلو۔۔۔"وہ خود ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر تک لے گیا جیسے حریم کمرے میں داخل ہوئی اس نے دروازہ باہر سے بند کر دیا

****

"عمر!۔۔"۔زیان کی زوردار آواز پر پانی پیتے قاسم بابا کا گلاس ہاتھ سے نیچے گر گیا

"یا اللہ خیر۔۔۔"خالی گلاس زمین سے اٹھا کر اوپر میز پر رکھتے انہوں نے سرونٹ کوارٹر سے باہر دوڑ لگائی

"جی۔۔جی بھائی۔"عمر ڈرتا ہوا زیان کے پاس آیا

کس نے فائر کیا تھا؟

وہ۔۔وہ بھائی وہ۔۔

"آگے بولو گے یا میں مدد کروں تمہاری۔۔۔"زیان بول کم دھاڑ زیادہ رہا تھا

مگر۔۔ہوا کیا ہے۔۔بھائی؟

"عمر جتنا پوچھا ہے اس کا جواب دو"اس کے دوبارہ منہ کھولنے سے پہلے ہی زیان نے اسے باور کروایا تھا جیسے۔

"جی وہ گارڈ گن۔۔۔گن چیک کر رہا تھا میں نے ہی کہا تھا اسے کر لو۔۔"مرتے کیا نا کرتے اس نے سچ اگل ہی دیا

۔جب سے حادثہ ہوا تھا زیان نے گھر پر گارڈ ارینج کر لیے تھے عمر کو بھی حویلی سے وہ خود ہی اپنے ساتھ لے آیا تھا

پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس مجھے وہ نظر نا آئے ورنہ تم یہاں نظر نہیں آؤ گے

"جی۔۔جی بھائی مگر وہ۔۔وہ اس کی جگہ کوئی اور گارڈ ارینج کروانا پڑے گا۔۔۔"

ٹھیک ہے اور جب تک دوسرا گارڈ نہیں آتا تم اس کی جگہ کام کرو گے

"میں؟؟"۔روہانسی آواز میں اس نے ایک نظر اٹھا کر زیان کو دیکھا

کوئی مسئلہ ہے؟

نہیں تو۔۔کوئی مسئلہ نہیں

گڈ جاؤ اب۔۔۔

"جی۔۔"۔تھوک نگلتے وہ سرپٹ واپس دوڑا تھا پھر اگلے پانچ منٹ میں ویسا ہی ہوا جیسا زیان نے اسے کہا تھا تپتی دھوپ میں گن سنمبھالے وہ گیٹ کے سامنے تھا

"ہاہاہا۔۔یہ کیا ہوا ہے بھائی؟تمہاری حالت کیسے بدل گئی بیٹھے بیٹھائے" قاسم بابا نے اسے گیٹ کے باہر دیکھا تو ہنستا ہوئے وہی آ گئے زیان کے غصے کا تو پہلے ہی دوسرے نوکروں سے پوچھ چکے تھے

"چھوٹی سی غلطی ہو گئی تھی بس۔۔"۔منہ لٹکائے اس نے قاسم بابا کو دیکھا

عرض کریں؟۔

نیا گارڈ پوچھنے آیا تھا مجھ سے گن ٹیسٹ کا اسے لگ رہا تھا کوئی پروبلم تھی گن میں شائد۔اس لیئے میں نے بھی ہاں کر دی پتا نہیں کیا ہوا بھائی نے اسے نوکری سے نکال دیا اور۔۔۔

ارے بیوقوف تجھے آدھے گھنٹے پہلے میں نے کیا کہا تھا؟

یہی کہ بھائی نے کہا ہے وہ بھابی کے ساتھ ہیں انہیں ڈسٹرب نا کریں۔مگر میں تو اس طرف گیا ہی نہیں۔۔۔

"بلکل درست ہوا ہے تمہارے ساتھ بھگتو اب۔ڈسٹرب نا کرنے کا کہا تھا تم نے گولی چلوا دی علیزے بیٹی ڈر گئی ہو گی بیوقوف جانتے تو ہو تم۔۔" قاسم بابا کی بات پر ایک دم سے عمر کا چہرہ اتر گیا

"کچھ بھی کہو ایک بات تو سچ ہے۔۔۔" اپنی ہنسی کو دباتے قاسم بابا نے اس کے موڈ کو ٹھیک کرنے کے لیے کہا جو افسردہ سا بیٹھا تھا

"ارے پوچھو تو سہی۔۔۔" عمر کو خاموش دیکھ کر انہوں نے خود ہی اسے پوچھنے کو بولا

ہاں ہاں بتائیں کیا؟

یہی کے تم لگ بہت پیارے رہے ہو اس وردی میں کہو تو تمہاری نوکری پکی نا کروا دوں؟

"ہاں ویسے۔۔۔"

ہیں۔۔؟

ہاہاہا۔۔۔ ہنستے ہوئے قاسم بابا نے ہاں میں سر ہلایا تو وہ منہ بسور کر بیٹھ گیا

****

"ذیشان اب تم پوری طرح ٹھیک ہو، بیٹا باہر جایا کرو گھومو پھرو اس طرح گھر پر کیوں بیٹھے ہو پورا ایک مہینہ تم ہوسپٹل میں رہے اب بھی ہفتہ ہو ہونے کو آیا ہے تمہیں ہسپتال سے واپس گھر آئے تم نے یہی روٹین اپنالی ہے" ۔۔۔ملک اکرام نے اپنے بیٹے کے اترے چہرے کو دیکھا جو کبھی ایک جگہ بیٹھتا ہی نہیں تھا ایک ہفتے سے گھر سے باہر قدم نا نکالا تھا

"بس ڈیڈ دل نہیں ہے میرا۔۔۔" ریموٹ سے چینل تبدیل کرتے اس نے اپنے باپ سے نظریں چرائیں

مجھے بیوقوف مت بناؤ کوئی بات تو ہوئی ہے جو تم مجھے بتا نہیں رہے پولیس کو بھی تم نے غلط بیان دیا کہ تم نے اس شخص کا چہرہ نہیں دیکھا جبکہ میں جانتا ہوں تم اسے اچھی طرح جانتے ہو

ایسی تو کوئی بات نہیں آپ خوامخواہ پریشان ہو رہے ہیں

دیکھو اگر تم کسی غلط چکر میں پھنس گئے ہو نا تو ابھی بھی وقت ہے سنبھال لو خود کو اگر کوئی بڑی پرابلم ہے تو مجھ

سے شیئر کرو ہو سکتا ہے تمہاری مدد کر سکوں

نو ڈیڈ ایسا کچھ نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہے ہیں

ٹھیک ہے پھر تم آرام کرو مجھے شہر سے باہر جانا ہے کام کے سلسلے میں۔۔۔

"اوکے ڈیڈ۔۔۔" کھڑا ہو کر باپ کے گلے لگا جیسے ہی ان کی کار گھر سے باہر نکلی وہ موبائل پر انگلیاں چلاتا کمرے میں بند ہو گیا

****

"زارا یہ کیا حرکت ہے بیٹا اپنے باپ کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جاتا ہے وہ دوسری دفعہ تم سے ملنے آئے ہیں ماضی میں جو کچھ بھی ہوا وہ سب غلط فہمی تھی یہ بات وہ اچھی طرح جان چکے ہیں" دونوں گھر میں اکیلی تھی جب اچانک سے کمال زارا سے ملنے وہاں آ گیا مگر زارا نے ان سے بات تک کرنا گوارا نہیں کیا اور سیدھا اپنے کمرے میں آ کر بیٹھ گئی

زارا کے اس طرح اٹھ کر جانے پر کلثوم نے اپنی طرف سے لاکھ بہانے بنائے مگر وہ اس کے والد تھے جانتے تھے اپنی بیٹی کو خود سے بدگمان کر چکے ہیں

"یہ آپ کہہ رہی ہیں امی آپ جانتی ہیں انہوں نے کیا کیا میرے ساتھ۔ ساری زندگی مجھ پر محبّت لٹا کر ایک جھٹکے سے اعتبار کی زمین کھینچ لی مجھ پر رتی برابر بھروسہ نہیں کیا۔ کیا غلطی تھی میری آخر بے گناہ ہوتے ہوئے بھی میں نے اپنے کردار کی صفائی دی مگر انہوں نے سننا تک گوارا نہیں کیا۔۔" سر گھٹنوں پر ٹکائے زمین پر بیٹھی وہ بری طرح سسک رہی تھی

جانتی ہوں تمہارے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے مگر ایک بات کا جواب دو ماں باپ ساری زندگی اولاد کی بڑی چھوٹی غلطیاں خوشی خوشی معاف کر سکتے ہیں تو کیا اولاد کا فرض نہیں بنتا اگر والدین سے بھولے بھٹکے غلطی ہو بھی جائے

توکھلے دل سے انہیں معاف کر سکیں ایک بیٹی کا باپ ہونا کتنا مشکل ہوتا ہے تم شائد اندازہ بھی نہیں لگا سکتی ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا پڑتا ہے کہیں عزت پر آنچ نا آجائے ساری ساری رات اپنی بیٹی کے مستقبل کا سوچتے جس باپ کو نیند نہیں آئی ہو گی آج اس سے ایک غلطی ہو بھی گئی تو بیٹی اس کا چہرہ تک نہیں دیکھنا چاہتی غلطیاں تو تم نے بھی کی ہوں گی کیا انہوں نے کہا وہ تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتے۔

باتیں تلخ ضرور ہیں مگر غور کرو تو سچائی بھی یہی ہے آگے تمہاری مرضی۔۔"ایک نظر کمرے میں داخل ہوتے علی پر ڈال کر وہ خاموشی سے باہر چلی گئی

"ہر بار سب مجھے ہی کیوں برا سمجھتے ہیں کسی کو میری پرواہ نہیں ہے سب کو لگتا ہیں میں غلط ہوں جو میرے ساتھ ہوا اس کا کیا؟۔۔"آنکھوں سے آنسو صاف کرتی ہچکیاں لے رہی تھی جب علی خود کو پرسکون کرتا خود بھی زمین پر بیٹھ گیا پھر نرمی سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر آنسو چننے لگا

ہم کون ہوتے ہیں تمہیں اچھا برا کہنے والے ہاں اچھائی اور برائی کا فرق بتا سکتے ہیں رہی بات تمہارے دکھ کی تو سب ہی اسے محسوس کر سکتے ہیں جنہیں تم عزیز ہو۔امی یا کوئی اور تمہیں غلط نہیں کہہ رہا زری۔

تو ان سب باتوں کا کیا مطلب تھا؟

مطلب بہت آسان ہے تم اپنی زندگی میں خوش ہو میں بھی تمہارے ساتھ خوش ہوں لیکن انکل کا ہر گزرتا پل پچھتاوے میں گزرتا ہو گا جب انہیں پتا چلا انہوں نے تمہارے ساتھ ناانصافی کی ہے تم سے زیادہ انہیں تکلیف ہوئی گی وہ باپ ہیں تمہارے۔تمہاری ماں کے بعد انہوں نے تمہیں اکیلے پالا ہے اگر وہ چاہتے اپنی زندگی دوبارہ نئے سرے سے شروع کر سکتے تھے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ تمہیں ہی اپنی زندگی کا مقصد بنایا اب تم بتاؤ ایسے میں اگر ایک بھول ہو بھی گئی تمہارا فرض نہیں بنتا آگے بڑھ کر انہیں گلے لگاؤ ویسے بھی غلطیاں تو انسانوں سے ہی ہوتی ہیں

مگر۔۔۔۔

"شش۔۔۔ تم سوچو تب تک میں فریش ہو کر آتا ہوں اوکے "اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا کچھ وقت کے لیئے اکیلا چھوڑ کر واشروم میں بند ہو گیا

پیچھے وہ ساری باتیں ایک ایک کر کے یاد کرنے لگی زارا آنکھیں بند کیے اسی حالت میں بیٹھی تھی جب علی واشروم سے باہر آیا۔ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر بال سنوارتے ہوئے بھی اس کی نظریں مسلسل زارا پر ٹکی تھی جو بنا حرکت ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی تھی

"کیا سوچا تم نے؟۔۔۔ "اس کے پاس بیٹھتے علی نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

"وہ۔۔۔۔ وہ مجھ۔۔۔ سے۔۔۔ ناراض تو نہیں۔۔۔ ہوئے ہوں گے نا" الٹے ہاتھ سے اپنا آنسو سے تر چہرہ صاف کرتی وہ علی سے پوچھ رہی تھی جو جانتا تھا اس کا اشارہ اپنی اونچی آواز کی طرف تھا جو یقیناً باہر بیٹھے لوگ آسانی سے سن چکے تھے

ہوئے ہوں گے تو تم منا لینا آخر بیٹی ہو ان کی ویسے بھی وہ بے تاب ہیں کب سے اپنی بیٹی کو سینے سے لگانے کے لیئے۔ چلو اٹھو۔ نا شکری عورت ہو تم ویسے اتنا اچھا شوہر ملا اور تم دیکھو کیسے آنسو بہا رہی ہو۔اس بات پر تو تمہیں تو شکریہ ادا کرنا چاہیے میرے سسر کا جا کر۔ میرے جیسا ہمدم بھی قسمت والوں کو ملتا ہے جبکہ باقی لڑکیاں تو ایڑیاں رگڑتی رہ جاتی ہیں

"تم جیسا خوش فہم انسان بھی میں نے آج تک نہیں دیکھا" اپنا حلیہ درست کرتی وہ اپنے ازلی موڈ میں واپس آچکی تھی

"جیسا بھی ہوں تمہارا ہی ہوں "اس کی آنکھوں میں دیکھتا شوخ ہوا پھر نرمی سے اس کی کلائی اپنے ہاتھ میں تھام گیا

ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے دونوں ہی مسکرا دئیے پھر ایک ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے جہاں کمال ان کا منتظر تھا

"زری ہو سکے تو مجھے معاف کر دو بیٹا میں بہت شرمندہ ہوں" علی اور کلثوم کی موجودگی میں کمال نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے جو اس نے جھٹ سے تھام کر نیچے کیے اور نفی میں سر ہلایا

"معافی تو مجھے مانگنی چاہیے ڈیڈ آئی ایم رئیلی سوری۔" باپ کے سینے سے لگی ان کا لمس اپنے سر پر محسوس کر رہی تھی یہی چیز تو اسے بے چین کیے رکھتی تھی یہی سکون حاصل کرنے کے لیئے وہ رات کے پہر کتنی کتنی دیر ہوا تنہائی میں بیٹھ کر گزار دیتی تھی مگر آج کمال کے ہاتھ کا لمس اپنے سر پر محسوس کرتی اس کے دل کو مانو قرار آ گیا تھا چہرے کی رونق پہلے سے ہزار گنا بڑھ گئی تھی جسے دیکھ کر علی اور کلثوم دونوں مسکرا دئیے

ویسے تو میں نے آپ کو معاف کر دیا ہے مگر ہلکی ہلکی ابھی بھی ناراض ہوں

"ہاہاہاہا۔۔۔ میرا بیٹا ہلکا ہلکا بھی کیوں ناراض ہے ذرا سنیں تو؟۔۔" اسے اپنے حصار میں لیئے وہ بیٹی سے لاڈ کرتے کھلکھلا اٹھے تھے

"آپ نے مجھے ایک بار بھی کال نہیں کی میرا پتا بھی نہیں کیا۔۔"

ان کے سینے پر سر رکھے انہیں ان کی کوتاہیاں گنوا رہی تھی جس پر وہ مسکرا کر اس کا ماتھا چوم گئے

"غلط مانا تم مجھ سے ناراض تھی تعلق بھی تم نے مجھ سے توڑے تھے میں نے نہیں۔ ہر ہفتے تمہارے شوہر سے تمہارا حال دریافت کرتا رہا ہوں ایک دو دفعہ تمہاری آواز اور صورت بھی دیکھ اور سن چکا ہوں اس لیئے آج تمہارے سامنے اس طرح بیٹھا ہوں" کمال کے انکشاف سے وہ جھٹکے سے ان کے سینے سے سر اٹھاتی اب ان کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی

آپ نے کب دیکھا مجھے اور آواز کب سنی میں نے تو بات بھی نہیں کی آپ سے ؟۔۔۔

"یہ تم اپنے مجازی خدا سے پوچھنا بہر حال بہت ہی اچھا داماد ثابت ہوا ہے اور یقین سے کہہ سکتا ہوں اچھا شوہر بھی ہو گا" کمال کی بات پر اس نے آنکھیں گھما کر سامنے بیٹھے علی کو دیکھا جس نے سب سے نظریں بچا کر اسے آنکھ ماری اپنے باپ کے سامنے اس کی حرکت پر زارا کا بڑا سا منہ کھل گیا مگر وہ پھر بھی باز نا آیا اسے منہ بند کرنے کے لیئے ہاتھ سے اشارے کر رہا تھا جسے نظر انداز کرتی وہ پھر سے باپ سے لاڈ کرنے لگی

****

"مجھے آپ سے بات کرنی تھی" بہت ہمت کر کے وہ سٹڈی تک آئی تھی

"کہو۔۔۔" ہاتھ میں پکڑی فائل بند کرتے زیان نے حریم کو اندر آنے کا اشارہ کیا مگر وہ وہی کھڑی رہی

"وہ مجھے۔۔۔۔۔"

"وہ مجھے گھر جانا تھا"

"تم اپنے گھر میں ہی ہو علیزے"

زیان نے اسے باور کروایا

"نہیں میرا مطلب تھا کہ۔۔۔۔۔۔"

"کہ۔"۔زیان چلتا ہوا اس کے قریب آگیا

"بولو۔۔۔"

"کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔" اس سے پہلے حریم واپس جاتی زیان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کرسی پر بیٹھا دیا جہاں کچھ دیر پہلے وہ خود بیٹھا تھا

"اپنی بات پوری کرو علیزے۔۔۔۔۔" کرسی کے دائیں بائیں اپنے ہاتھ جماتا وہ مزید اس پر جھکا تو حریم نے اپنے

خشک ہوتے لبوں کو زبان سے تر کیا

"میں۔۔۔۔ میں بس امی سے ملنے جانا چاہتی تھی"

ہمم۔۔۔۔ لیکن تمہیں یہاں آئے مشکل سے ہفتہ ہوا ہے اب تم کہہ رہی ہو پھر سے تمہیں جانا ہے

یہ گھر تمہارا ہے اپنا دل یہاں لگاؤ جتنا وقت ہماری شادی کو ہو چکا ہے اب تم تمہیں میچور ہو جانا چاہیے تھا میں دیکھ رہا ہوں جب سے تن ہسپتال سے آئی ہو عجیب حرکتیں کر رہی ہو کوئی بات ہے تو بتاؤ مجھے۔۔۔

"ایسی۔۔۔۔ کوئی بات نہیں" آواز ایسی تھی جیسے گلے میں کچھ اٹک گیا ہو

"اچھا پھر کچھ دنوں بعد میں خود تمہیں لے جاؤں گا ٹھیک ہے" حریم کا ہاتھ پکڑ کر زیان نے اس پر اپنے لب رکھ دئے پھر مسکرا کر اسے دیکھا جو جھٹ سے نظریں چراتی وہاں سے جانے کے پر تول رہی تھی

"چلو میں تمہیں بچپن کی بات بتاتا ہوں" اسے ریلیکس کرنے کی غرض سے زیان اس کا ہاتھ تھامے کمرے میں آ گیا

خود تو کچھ بھی اسے یاد نہیں تھا مگر ماہ جبین نے جو باتیں اسے بتائی وہ علیزے کو سنانے لگا

"ویسے تمھیں کچھ یاد ہے؟۔۔۔"زیان کا اشارہ ماہ جبین کی باتوں کی طرف تھا کچھ دن پہلے ہی وہ بیٹھی زیان کے قصے سب کو سنا رہی تھی

نن۔۔ نہیں تو مجھے کیسے پتا ہو گا

"اچھا۔۔۔۔ ایک دفعہ میں کمرے میں کھیل رہا تھا عمر نے مجھ سے کہا اسے بھوک لگی ہے"

زیان سنا رہا تھا علیزے خاموشی سے سن رہی تھی

"پھر ہم دونوں کچن میں گئے عمر نے مجھے کہا بھائی ہم آملیٹ بناتے ہیں میں بیچارہ معصوم اس کی باتوں میں آ گیا اس کے کھانے کے چکر میں تھوڑا سا آئل زمین پر گر گیا اور امی نے مجھے بہت مارا تھا اور عمر خود بچ کر بابا کے پاس بھاگ

گیا تھا"

"جھوٹ۔۔ایسا کچھ نہیں تھا

آپ کو اپنی وجہ سے مار پڑی تھی کوئی آپ معصوم نہیں تھے اور کیا کہہ رہے تھے آپ عمر نے آپ کو آملیٹ بنانے کا کہا تھا

آپ نے خود ہی کہا تھا عمر مجھے کھانا بنانا آتا ہے چلو میں تمہیں بنا کر دیتا ہوں اور آپ جناب شیلف پر چڑھ گئے تھے اور یاد ہو تو تھوڑا سا آئل نہیں پورا آئل کا کین آپ نے خالی کر دیا تھا سارا گیس بھی کھلا چھوڑ دیا

تائی امی کو گیس کی سمیل آئی تب وہ کچن میں آئیں تھی عمر بھاگا نہیں تھا تایا ابو کو بلا کر لایا تھا شائد آپ کو یاد نہیں بعد میں کس نے بچایا تھا آپ کو؟" وہ جو کب سے منہ سی کر بیٹھی تھی زیان کے سفید جھوٹ پر جذبات میں بہہ کر بولتی چلی گئی آخر کو عمر کو اس نے اپنا بھائی بھی تو مانا تھا پھر کیسے برداشت کر لیتی اپنے بھائی پر لگا الزام

"تو چور پکڑا گیا۔۔"

"مطلب؟۔۔۔۔" حریم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"ہاہاہا مجھ سے لڑنے کے چکر میں تم سارا سچ خود ہی اگل چکی ہو جانم کب سے ہمیں بیوقوف بنا رہی تھی تمہیں کچھ یاد نہیں۔بڑی ہی میسنی ہو تم تو۔اب کیا کہو گی؟" اس کے اس طرح استنسفار کرنے پر وہ چونک کر زیان کو دیکھنے لگی۔

سچ ہی تو کہہ رہا تھا وہ خود ہی اپنا بھانڈا پھوڑ چکی تھی اب سچ بولنے کے علاوہ کوئی چارہ بھی تو نا تھا

"ہاں تو میں بھی وہاں موجود تھی آپ نے بتایا تو یاد آ گیا اب اتنا بھی کمزور دماغ نہیں ہے میرا۔خبردار آج کے بعد ان عجیب ناموں سے مجھے پکارا تو کوئی میسنی ویسنی نہیں ہوں میں"

"یہ تو پلس پوائنٹ ہوا پھر اگر تمہاری یاداشت کمزور نہیں ہے تو۔۔۔۔۔" معنی خیز جملہ کہتے وہ اپنے اور حریم کے درمیان کا فاصلہ مٹا گیا تو حریم کو اپنے اردگرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی سنائی دی

"آپ میر امذاق اڑا رہے ہیں ؟؟" خفا سی ہو کر اس سے کچھ فاصلے پر ہو گئی

"میری اتنی جرات کہاں مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے ویسے ہماری

فرسٹ ویڈنگ نائٹ تو ضرور یاد ہو گی تمہیں ؟"

"مجھے نیند آرہی ہے آپ کو بھی کام کرنا تھا وہ کریں جا کر۔۔۔۔"

زیان کو خود سے دور کرتے جلدی سے کہنے لگی

"کام تو ہوتا ہی رہے گا ابھی میری بیوی کا وقت ہے تو اسے ہی دوں گا نا" خمار آلود لہجے میں کہتا اسے اپنی باہوں میں بھر کر خود سے قریب کر گیا اور نرمی سے اس پر اپنی محبّت کی بارش برسانے لگا جب اگلے ہی پل اسے زبردست قسم کا شاک لگا اور وہ جھٹ سے حریم کو اپنی پناہوں سے آزاد کرتا اس سے فاصلے پر ہو گیا کیونکہ اس کی زندگی اس کی جان بری طرح رو رہی تھی

"تم رو رہی ہو۔۔؟؟ صرف اس لیئے میں تمہارے قریب آیا ورنہ کچھ دیر پہلے تک ایسے کوئی آثار مجھے دکھائی نہیں دیئے۔ کتنے دنوں سے میں اپنے ساتھ برداشت کر رہا ہوں تمہارا رویہ۔ مجھے لگا تمہیں وقت کی ضرورت ہے اس لیئے میں نے تمہاری طرف کوئی پیش قدمی نہیں کی اب مجھے لگ رہا ہے تم میری محبّت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو۔ آج ہر حال میں مجھے وجہ جاننی ہے بتاؤ مجھے کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں ؟؟ کیا میں تمہیں پسند نہیں رہا اب یا میری قربت تمہیں تکلیف دیتی ہے اگر ایسی بات ہے تو آج کے بعد کبھی تمہیں قریب نہیں آؤں گا تم اچھی طرح جانتی ہو میں زبردستی کا قائل نہیں۔ جواب دو مجھے حریم"۔۔۔۔ سختی سے اس کا بازو دبوچے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جہاں سے ابھی تک رم جھم جاری تھی حریم کو دیکھ دیکھ کر زیان کا غصہ مزید بڑھ رہا تھا آخر کیا کمی کر دی تھی اس نے ؟؟۔ محبّت، عزت، پیار، دوستی، آرام و آسائش ہر چیز تو وہ حریم کی جھولی میں ڈال چکا تھا بدلے میں اپنے لیئے اسے صرف محبّت چاہیے تھی جس سے حریم کا کترانا وہ

برداشت نہیں کر پا رہا تھا

"میں کبھی ماں نہیں بن سکتی زیان۔۔" سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتے وہ ہلکا سا منمنائی تھی

تو یہ غم میرا ابھی ہے تم اکیلی اس سب سے نہیں گزر رہی علیزے۔ تمہیں کیا لگتا ہے اگر میں تمہاری طرح آنسو نہیں بہاتا تو کیا مجھے تکلیف نہیں ہوتی۔ کیا مجھے درد نہیں ہوتا مستقبل کے سجائے خوابوں کے ٹکرے ٹکرے ہوتے دیکھ کر۔

تم میں اور مجھ میں فرق صرف اتنا ہے تم اپنا غم رو رو کر دکھاتی ہو میں ایسا نہیں کر سکتا مجھے اللہ پر پورا بھروسہ ہے شائد تم اس ذات کے در کا دروازہ بھول چکی ہو

میں پوچھتا ہوں بس اتنا یقین تھا تمہیں خدا پر ذرا سی آزمائش کیا آئی تمہارا بھروسہ اٹھ گیا اور اب تم اپنے ساتھ ہوئے حادثے کی سزا خود کے ساتھ ساتھ اپنے سے جڑے رشتوں کو بھی دو گی

"ایسا نہیں ہے۔۔۔۔" حریم اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر زور سے چلائی

"پھر کون سا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے تمہارے اوپر صاف صاف بتاؤ گی مجھے یا میں پاگل لگ رہا ہوں تمہیں؟" زیان نے سختی سے حریم کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر جھٹک دیا

"آپ۔۔ آپ مجھے چھوڑ دیں گے مجھے پتا ہے آج نہیں تو کل آپ بچوں کی خواہش میں دوسری شادی کر لیں گے" کب سے دل میں پل رہا اس کا ڈر زباں پر آ ہی گیا مگر سامنے بیٹھے زیان کو صدمے سے دوچار کر گیا

"تم۔۔۔۔ تم کیا بکواس کر رہی ہو ہوش میں ہو دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تمہارا؟ فضول بیٹھ کر پتا نہیں کیا کیا سوچتی رہتی ہو سارا دن۔ کیا میں نے ایسا کچھ کہا تم سے؟؟۔۔

جواب دو میری بات کا میں نے کہا تم سے مجھے بچہ چاہیے تم نہیں دے سکتی تو میں دوسری شادی کر لوں گا؟؟" بول کم چیخ زیادہ رہا تھا اس کا یہ انداز دیکھ کر حریم بھی سہم گئی تھی

"نہیں مگر میں نے دیکھا ہے ایسا ہی ہوتا ہے ہمارے محلے میں بھی آدمی نے دوسری شادی کر لی تھی" سوں سوں کرتی ڈری سہمی سی اپنے دل کا حال بتا رہی تھی زیان کا دل کیا اسے دو لگا دے

"پاگل ہو تم میرا دل کر رہا ہے ایک لگا کر تمہارا دماغ ٹھیک کر دوں۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا سمجھی تم اپنے دماغ میں میری بات اچھی طرح بیٹھا لو میری زندگی میں ایک ہی لڑکی ہے اور رہے گی اور وہ تم ہو

علیزے زیان شاہ چاہے تم ماں بنو یا نا بنو۔۔۔"

ہاتھ کی انگلی سے دوبار اس کے ماتھے پر ٹیپ کرتے اسے نے سختی سے کہا مگر لہجہ پہلے سے نرم تھا

"پکا؟۔۔۔۔" حریم نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا

"ابھی بھی گنجائش ہے؟" زیان نے افسوس سے اسے دیکھا تھوڑی سی دیر میں اس کی حالت قابل رحم ہو چکی تھی جو وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا

پھر اس کے سر ہلانے پر زیان نے بنا جھجھک اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا اور وعدہ کیا چاہے جو ہو حریم کے علاوہ اپنی زندگی میں کسی کو جگہ نہیں دے گا۔

"اب خوش؟" قدرے نرمی سے مسکراتے ہوئے زیان نے اس سے پوچھا تو وہ بھی اثبات میں سر ہلاتی ہنستے ہوئے اس کے گلے لگ گئی یہی خوشی زیان کو اپنے دل میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی

دلوں سے کب نکلتے ہیں

محبت جن سے ہو جائے

بھول جانا، بھُلا دینا

فقط ایک وھم ہوتا ہے

****

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ لوگ میرا یقین کریں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔" پچھلے ایک گھنٹے سے وہ لگاتار اپنے سامنے کھڑے لوگوں سے بحث کر رہا تھا جو اس کی بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھے

"دیکھیں سر ہم جو کہہ رہے ہیں بے بنیاد تو بلکل نہیں ہے سب کچھ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے آپ چاہیں تو خود دیکھ لیں اور ہمارے پاس آپ کے ادارے کے خلاف ٹھوس ثبوت ہیں اس لیے آپ کو یہ سکول بند کرنا ہو گا یہ گورنمنٹ کے آرڈر ہیں ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔" سول کپڑوں میں موجود ایک آدمی نے سکول کے باہر تالا لگاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا

ملک اکرام جو کام کے سلسلے میں باہر جا رہا تھا اسے گھر سے نکلتے ہی کال آئی تھی جلد از جلد سکول پہنچے پہلے تو وہ پریشان ہو گیا پھر اپنا جانے کا ارادہ منسوخ کرتا ہوا وہ فورا مطلوبہ جگہ پر پہنچا جہاں پہلے ہی کچھ پولیس آفیسرز اور آدمی موجود تھے جبکہ اسکول کے باہر اچھی خاصی بھیڑ جمع ہو رکھی تھی جہاں ہر کوئی اپنی ہی باتیں کر رہا تھا

"آپ کو مجھے پہلے انفارم کرنا چاہیے تھا یہ کہاں کا قانون ہے منہ اٹھاتے آپ میرے سکول کو سیل کرنے پہنچ گئے ۔۔" صورت حال کو ہاتھ سے نکلتا دیکھ اس نے پتا پھینکا اور پوری امید بھی تھی کے یہ کام کرے گا

"کیا آپ اتنے بے خبر ہیں ایک مہینے پہلے آئے آرڈر کے بارے میں آپ کو پتا بھی نہیں ؟۔۔"۔ سامنے کھڑے آفیسرز نے جیسے اس کا مذاق اڑایا تھا

"کون سا آرڈر مجھے کوئی نوٹس نہیں ملا۔۔۔" اب کی بار اس کے ماتھے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے نمودار ہوئے

"حولدار عدالتی نوٹس دکھاؤ ان صاحب کو۔۔۔" اس شخص کے آواز دینے پر ایک پولیس والا آگے آکر اس کے ہاتھ میں کاغذ کا ٹکڑا تھما گیا جو اس نے بے جان ہاتھوں سے کھول کر پڑھا

جیسے جیسے تحریں اس کی نظر سے گزر رہی تھی اسے لگا برسوں کی کمائی گئی عزت جیسے خاک میں مل گئی ہو

"دیکھ لیا۔۔۔" سامنے کھڑے پولیس والے نے ہنس کر اس سے کاغذ واپس پکڑ لیا

"کس نے کی کمپلین ؟" آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی معلوم ہوئی تھی

ایک ٹیچر جس کا نام بتانے کی ہمیں اجازت نہیں اور چوکیدار کے علاوہ سکول کے کچھ بچوں کا بھی بیان لیا گیا ہے

۔ویسے ہمدردی ہے مجھے آپ کے ساتھ مگر آپ کے بیٹے نے غلط آدمی سے پنگا لے لیا ہے خیر ہمارا کام ہو گیا اکرام صاحب۔۔۔" آفیسر نے اس کا کندھا تھپتھپا کر افسوس سے سر ہلایا پھر اپنے ساتھیوں کو لیتا وہاں سے چلا گیا پیچھے وہ مردہ قدم گھسیٹ کر گاڑی تک آیا باہر کھڑے لوگوں کی گالیاں اور تانے سنتے ہوئے ڈرائیور کو گھر کی طرف چلنے کا حکم دیا خود آنکھیں موند کر سر سیٹ پر ٹکا لیا آج سب ختم ہو گیا تھا اس کی عزت اس کا رتبہ اس کی شہرت سب ۔۔۔۔

****

"اس وقت کہاں جا رہیں ہیں آپ ؟"رات کے وقت زیان کو کمرے سے نکلتا دیکھ وہ جو سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی اٹھ کر بیٹھ گئی

"تم سوئی نہیں ابھی۔۔۔"۔زیان نے افسردہ لہجے میں اپنی بیوی کو دیکھا جو آج پوری تھانیدارنی بنی ہوئی تھی

آپ بتائیں گے کہاں جا رہے تھے ؟

کام تھا مجھے بس وہی کرنے جا رہوں ہوں

"ایسا کیا کام ہے جو پوری دنیا کے سونے کے بعد آپ کو کرنا ہے دن کم پڑ گیا تھا کام ختم کرنے کے لیے جو راتوں کو بھی کام نکل آتے ہیں "مشکوک نظروں سے اس نے زیان کو دیکھا

"تم شک کر رہی ہو مجھ پر ؟" دروازے میں کھڑا اسے گھورتے ہوئے اپنی سوچ کی تصدیق چاہ رہا تھا

"آپ کو ابھی بھی شک ہے ؟" حریم نے اسی کے انداز میں کہتے زیان کی سوچ پر تصدیق کی مہر لگی

"تمہیں کیا لگتا ہے میں سیر سپاٹے کرنے جا رہا ہوں یا کوئی اور بیوی ہے میری جو رات کو میرا انتظار کر رہی ہو گی"

زیان نے بیزاری سے اسے کہا

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا"

"ہاں تم نے کہاں کچھ کہا ہے ساری غلطی ہی میری ہے اب اجازت دو تو سو جاؤں۔۔" ہاتھ سے گھڑی نکال کر اس نے صوفے پر ہی اچھال دی خود غصے سے آ کر بیڈ پر لیٹ گیا

"ہنہ۔۔ کہہ تو ایسے رہے ہیں جیسے میں نے منع کیا ہو جانا ہے تو جائیں میری بلا سے۔۔۔" اسے اگنور کرتی خود بھی کروٹ بدل کر لیٹ گئی لیکن آنکھیں کھلی ہی تھیں۔۔

"اب کہاں جا رہے ہیں؟۔۔"۔۔زیان کے کروٹ بدلنے پر فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی

"خدا کا خوف کرو یار میسج کر رہا تھا علی کو، یہ کیا نئی بیماری لگ گئی ہے تمہیں" اب کی بار وہ جھنجھلا کر اٹھ بیٹھا

"سوری مجھے لگا وہ۔۔۔۔"

"تمہیں تو میں بتاتا ہوں۔۔۔" اس کی کلائی کو تھامتے ایک جھٹکے سے وہ اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا حملہ اتنا اچانک تھا حریم کو سنبھلنے کا موقع تک نا ملا وہ کسی کانچ کی گڑیا کی طرح زیان کے اوپر گری تھی

"مجھے۔۔وہ۔۔" گھبراہٹ میں لب دانتوں تلے دبائے وہ نظریں جھکانے پر مجبور ہو گئی

"نیند آ رہی ہو گی اب تمہیں؟"

"ہاں وہی نیند آ رہی ہے مجھے۔۔۔" اس کی بات کی تصدیق کرتی چونکی تو تب جب زیان نے قہقہ لگا کر اس کے لبوں کو اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے آزاد کرواتے نرمی سے انہیں چھو لیا اس کے اس عمل سے حریم کی جان پر بن آئی شادی کو کافی وقت ہونے کے باوجود آج بھی جب زیان اس کے قریب ہوتا وہ گھبرا جاتی تھی

"پلیز۔۔۔" کانپتی انگلیوں سے زیان کے کندھے پر زور دیتے اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر وہ اس کی کمر پر اپنی

گرفت مضبوط کرتا خود سے اور قریب کر گیا پھر حریم کی کوئی بھی مزاحمت کی پرواہ کیے بغیر اسے خود میں سمیٹتے رفتہ رفتہ اپنی محبّت کی بارش میں بگھونے لگا

بلیک پینٹ بلیک شرٹ کے اوپر ہوڈی پہنے اس نے احتیاطی طور پر چہرے پر ہی ماسک لگایا تھا دیکھنے والے کو صرف اس کی آنکھیں ہی دکھائی دیتی تھی

کچھ بھی تھا اسے اس کام کو تو ہر حال میں انجام دینا ہی تھا وہ یہ کام کبھی نا کرتا اگر سوال اس کی زندگی میں موجود انتہائی اہم رشتوں کا نا ہوتا جیب سے موبائل نکالتے اس نے جلدی سے میسج کیا

"پہنچ گیا۔۔" جس کے دو سیکنڈ بعد ہی جواب آیا

"کام ہر حال میں ہو جانا چاہیے ورنہ تمہاری موت میرے ہاتھوں طے ہے" میسج کو پڑھتے اس نے اگلے شخص کو موٹی سی گالی دی پھر موبائل پاور اوف کر کے اندرونی جیب میں رکھ لیا۔۔۔

ایک گہرا سانس لیتا وہ سامنے موجود دیوار پھلانگ گیا

****

"اے کون ہو تم ؟۔۔" سامنے موجود شخص کو گھر میں گھستا دیکھ ذیشان تیزی سے باہر آیا

"یہ جان کر تم کیا کرو گے ؟" ہاتھ سینے پر باندھے پر سکون انداز میں کھڑا الٹا اس سے سوال کر رہا تھا

گھر میں کیسے آئے ہو تم کیا چاہیے تمہیں ؟۔۔۔۔

"اچھا سوال ہے ویسے۔۔۔ سنو گھر میں تو میں دیوار پھلانگ کر آیا ہوں رہی بات کیا چاہیے۔۔۔۔۔ تو تم" کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے داڑھی کھجا کر انگلی سے ذیشان کی طرف اشارہ کیا پر اپنے اس عمل سے وہ ذیشان کو مزید پریشان کر گیا

"نا نا نا۔۔۔۔ بچے آواز نہیں او کے۔۔۔" اس سے پہلے کے ذیشان دروازے کے باہر کھڑے گارڈز کو آواز دیتا وہ

جھٹ سے اس کا منہ بند کرتا اندر کی جانب گھسیٹنے لگا۔۔۔

"ک۔۔ک۔۔۔کس نے بھیجا ہے تمہیں یہاں؟۔"۔زمین پر پڑے زیشان نے صوفے کے سہارے اٹھنے کی کوشش کرتے سامنے کھڑے آدمی سے پوچھا جو اب کمرے کا دروازہ بند کر رہا تھا

"کیا تمہیں پتا نہیں؟۔۔۔"

ایک دفعہ پھر سے وہ سوال کرتا اس کی طرف آیا اور اس کے ہاتھ پیر چلانے کی پرواہ کیے بغیر جیب سے کپڑا نکال کر اس کا منہ میں ٹھوس دیا ساتھ ہی اس کے ہاتھ اور پیر بھی ایک رسی سے باندھ چکا تھا جس کا انتظام وہ پہلے ہی کر کے آیا تھا

ذیشان کی آنکھوں میں ناچتے وحشت کے تارے دیکھ کر سکون سے اس کے ساتھ بیٹھا اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جو غوغو کی آواز نکال کر کسی کو بلانے کی کوشش کر رہا تھا

"دیکھو اگر تم میرے ساتھ تعاون کرو گے تو درد کم ہو گا ورنہ ایک بار پہلے بھی اس درد کا مزہ تو چکھ ہی چکے ہو ۔۔"۔اس کی بات پر ذیشان کی آنکھوں میں خوف کے کالے بادل چھا گئے تو کیا یہ وہی تھا؟زور زور سے نفی میں سر ہلاتے وہ گھسیٹتا ہوا اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگا اگلے ہی پل پاس بیٹھے شخص نے اسے ٹانگ سے کھینچ کر واپس اپنی طرف گھسیٹ لیا

"ڈرنے کی ضرورت نہیں میرے یار وہ میں نہیں ہوں ہاں مجھے بھیجا اس نے ہی ہے۔۔۔"

مسکراتے ہوئے اس کی معلومات میں اضافہ کرتا وہ اٹھ کر اس کے کمرے کا جائزہ لینے لگا تب اسے ایک طرف پڑا بیٹ نظر آیا

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔"بیٹ کو ہاتھ میں لیتے وہ واپس ذیشان کی طرف آیا پہلا بیٹ زور سے اس کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر رسید کیا وہ جو صوفے کے سہارے زمین پر بیٹھا تھا درد سے دوہرا ہو کر زمین پر سر ٹکا گیا یقیناً اس کی جڑی ہوئی ہڈی

دوبارہ ٹوٹ چکی تھی

"اوپس سوری۔" اب کی بار اس نے جھک کر ذیشان کو بالوں سے پکڑ کر سیدھا کیا بے جو پسینے سے شرابور ہو کر مسلسل کانپ رہا تھا مگر سامنے والے کو پرواہ کہاں تھی بے تحاشا تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کرتے وہ اس کا پورا چہرہ لال کر چکا تھا یہاں تک کے اس کی انگلیوں کے نشان تک چہرے پر چھپ چکے تھے

دو چار کک پیٹ میں مارنے کے بعد اس کا دل نہیں بھرا تو دوبارہ بیٹ پکڑے اس کی اچھے سے دھلائی کر چکا تھا آخر میں اسے زمین پر چھوڑ کر سکون سے سگریٹ سلگا کر اس کے نزدیک بیٹھ گیا سب سے پہلے اس نے اس کے ہاتھ جلائے پھر شرٹ کو ایک ہاتھ سے کھینچ کر اس کے جسم سے الگ کیا اور وقفے وقفے سے اس کی پیٹھ پر بے تحاشا نشان بنا کر اسے ایک طرح لڑھکاتا وہاں سے باہر نکل گیا ساتھ موبائل کو آن کرتے میسج بھی کر دیا

"مشن سکسیس فل" جس پہ سامنے والے نے کسسنگ ایموجی بھیج کر جیسے اپنا فرض ادا کیا

****

نئی صبح کے سورج کے ساتھ ہی زیان نے مدھم سی آنکھیں کھولی جہاں کا سارا منظر ہی دھندلا تھا مزید آنکھوں کو مسلتے ہوئے اس نے برابر میں دیکھا تو حریم کا خوبصورت چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے تھا جسے دیکھ کر وہ اپنی جگہ جم سا گیا کافی دیر ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے وہ مسلسل ایک ہی کام کر رہا تھا وہ تھا حریم کو نہارنا۔۔۔

اس کی آنکھوں کی تپش مسلسل اپنے چہرے پر محسوس کرتی وہ کسمسا کر اٹھی

حریم کو جاگتا دیکھ زیان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی

اس سے پہلے وہ کوئی اور شرارت کرتا حریم نے شرما کر جلدی سے اپنا چہرہ چادر میں چھپالیا

یار یہ کیا بات ہوئی میں کب سے انتظار میں بیٹھا ہوں تمہاری نیند ٹوٹے اور میں اپنی قربت کا اثر تمہاری ان خوبصورت آنکھوں میں دیکھوں تم ہو کے مجھ سے ہی چھپ رہی ہو

زیان پلیز تنگ مت کریں مجھے جائیں یہاں سے ورنہ میں نہیں اٹھنے والی

"میں کیوں جاؤں شرم تمہیں آرہی ہے تم جاؤ۔۔"اب کی بار اس نے جان کر حریم کو چھیڑا

"زیان میں رو دوں گی اب اگر آپ نے میری بات نامانی۔۔۔"حریم نے دھمکی دی جو کام کر بھی گئی

"تم میرے پیار کا کچھ زیادہ ہی ناجائز فائدہ اٹھانے لگی ہو آج کل۔۔"ملامتی نظروں سے اسے دیکھتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا

تو حریم نے سکون کا سانس لیا جلدی سے اٹھ کر الماری سے کپڑے نکالنے بھاگی۔اس سے پہلے وہ واشروم جاتی ٹھاہ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھل کر بند ہوا ساتھ حریم کی جان بھی ہوا ہو گئی۔وہ بھلا زیان ہی کیا جو کسی کی بات مان مان لے۔۔

****

"آپ کہاں سے آرہے ہیں؟"جیسے ہی علی گھر میں داخل ہوا زارا نے اس کا استقبال کیا

"نماز پڑھنے گیا تھا۔"سفید شلوار قمیض پہنے اچھے سے تیار ہوا اس وقت وہ زارا کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہا تھا کچھ دیر قبل ہی کمرے میں وہ سو رہی تھی جب اس کا ہاتھ نیند کی حالت میں بیڈ کی دوسری جانب گیا تبھی اسے محسوس ہوا علی بیڈ پر ہے ہی نہیں بہت مشکل سے اٹھ کر بیٹھتے اس نے کمرے میں دیکھا مگر وہ وہاں نہیں تھا

پریشانی کے عالم میں اس نے واشروم چیک کیا جو خالی پڑا اس کا منہ چڑا رہا تھا اس لیے وہ کمرے سے نکل کر باہر آ گئی

"مجھے معلوم ہی نہیں ہوا آپ کب جاگے پھر تیار ہو کر نماز پڑھنے بھی چلے گئے مجھے جگا دیا ہوتا۔"پانی کی طرف اس کی نظریں محسوس کرتے وہ خود آگے بڑھ کر جگ سے اس کے لیے گلاس میں پانی ڈالنے لگی

بنا کوئی جواب دئے اس نے زارا کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لے کر ایک ہی سانس میں حلق میں اتارا پھر خالی گلاس پاس پڑی میز پر رکھ دیا

طبیعت تو ٹھیک ہے؟

تم کیوں پوچھ رہی ہو؟

"تو کیا پڑوسن کو بتاؤ گے میں نہیں پوچھوں گی تو۔۔"۔ بنا اس کا لحاظ کیے تڑاخ سے جواب دے گئی

"اس میں برائی بھی کوئی نہیں ہے" قمیض کی آستین فولڈ کرتا وہ سنجیدہ ہی نظر آ رہا تھا

"کیا مطلب ہے تمہاری بات کا ہاں، میں تمہاری بیوی ہوں تم کہہ رہے ہو پرائی عورتوں سے بات کرنے میں کوئی برائی نہیں۔۔"۔ ماتھے پر بل ڈالے دونوں ہاتھ کمر پر جمائے اس کے سامنے کھڑی قہر آلود نظروں سے دیکھ رہی تھی

"تم نے خود تو مجھے دوسری شادی کی اجازت دی تھی اب میں کہہ رہا ہوں تو کیا پرابلم ہے دیکھو بہت اچھی لڑکی ہے وہ تمہارے ساتھ لڑائی بھی نہیں کرے گی تمہیں میں دوسرے گھر میں شفٹ کر دوں گا

"تم جھوٹ بول رہے ہو مجھ سے؟" وہ بے یقینی سے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

نہیں بس میں تمھیں وہم میں نہیں رکھنا چاہتا تھا اس لیے بتا دیا تم یہاں نہیں رہو گی اب

"میں کہاں جاؤں گی پھر؟" بے بسی سے اس نے علی سے پوچھا

کہا تو ہے دوسرے گھر میں شفٹ کروا دوں گا تمہیں یہاں وہ آئے گی میرا کمرہ بھی اس کا ہو گا اس لیے تمہیں بتا رہا ہوں بعد میں کوئی بہانہ نہیں چاہیے مجھے

"بھاڑ میں گئی وہ لڑکی بھاڑ میں جاؤ تم۔ یہی سب کرنا تھا تو مجھے بھروسہ کیوں دلایا کیوں میرے قریب آئے ہاں جواب دو مجھے میری زندگی کیوں برباد کر دی تم نے۔۔۔"۔ چہرے سے آنسو بہہ بہہ کر ٹھوڑی سے نیچے جاتے اس کے دوپٹے میں جذب ہو رہے تھے سامنے کھڑا شخص بس خاموشی سے اس کے چہرے کو تک رہا تھا

"تمہیں کیا فرق پڑتا ہے یہ سب دکھاوا کس لیے کر رہی ہو ہاں خود تم نے کہا تھا مجھے اب جب میرے دل میں کوئی

بس چکی ہے میں انکار نہیں کر سکتا اس بات سے۔ تم فکر مت کرو تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا میں۔ تم چاہو تو ہم ایک ساتھ بھی تو رہ سکتے ہیں آرام سے۔" علی کے الفاظ تیر کی طرح زارا کے دل کے آر پار ہو رہے تھے کیسے وہ اس کی جگہ کسی اور کو دینے کی بات کر رہا تھا وہ بھی اتنے آرام سے، کیسے وہ اس کے جذبات سے کھیل سکتا تھا

"تم دھوکے باز آدمی میں ہی بیوقوف تھی جو تمہاری باتوں میں آگئی میری ایک بات اچھی طرح سن لو اگر تمہاری زندگی میں کوئی دوسری عورت آئی تو میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں رہوں گی سمجھے کسی اور کو اپنی زندگی میں لانے سے پہلے تمہیں مجھے چھوڑنا ہو گا میں اپنا شوہر کسی کے ساتھ بانٹ نہیں سکتی۔

"میں اسے زبان دے چکا ہوں۔" علی نے اٹل فیصلہ اسے سنایا

"میں تمہیں جان سے مار دوں گی" علی کا گریبان اس کے ہاتھ میں تھا اس وقت سرخ ہوتی آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ اس کے بلکل قریب کھڑی تھی

"ہمت ہے؟" اس کے سوال پر ایک پل کو زارا کو لگا وہ مسکرایا ہے

"تم۔۔۔۔ تم سمجھتے کیوں نہیں ہو پاگل آدمی میں پیار کرتی ہوں تم سے کیسے کسی اور کو تمہاری زندگی میں برداشت کر سکتی ہوں پلیز ایسا مت کرو میرے ساتھ میں جیتے جی مر جاؤں گی۔۔۔" اپنا سر اس کے سینے سے لگائے وہ روتی ہوئی اپنی محبّت کا اظہار کر گئی تو سامنے والے کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی آخر کو وہ کامیاب ہوا تھا

تیرے کاندھے پہ سر رکھ کر

میرے ہمدم صدیاں گزار دوں

اِک تُو ہی تو ہے حاصلِ زندگی

اِک تیری خوشی کے لیے جاناں

جہاں تیرے قدموں پہ وار دوں

میں آخری سانس بھی ہار دوں

"اچھا رونا تو بند کرو۔" اپنی ہنسی چھپا کر اس نے زارا کو خود سے الگ کیا پھر پیار سے اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو اپنے لبوں سے چننے لگا

"سوری۔" زارا کو اس کے لب اپنے کان کی لو پر محسوس ہوئے تو اس نے جھٹ سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اب کھل کر ہنس رہا تھا

"ہاہاہاہا۔۔۔ ایک نمبر کی جیلسی عورت ثابت ہوئی ہو تم تو میں تو تمہارے منہ سے اظہار محبّت کروانا چاہتا تھا مجھے کیا پتا تھا یہاں تم میری محبّت میں سمندر بہانے لگ جاؤ گی۔" ہنستا ہوا اس کے آنسو پر طنز کر گیا

"یو۔۔۔ تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ اتنا گندا مذاق کرنے کی۔" پاس پڑا پانی کا جگ اٹھا کر اس نے علی کی طرف اچھال دیا جو جلدی سے اپنی جگہ سے ہٹ گیا مگر دایاں بازو پورا گیلا ہو چکا تھا

یہ کیا۔۔ کیا تم نے؟

"اچھا کیا ہے تم اسی لائق ہو۔" اسے دوبدو جواب دیتی کمرے کی طرف بھاگی تھی جانتی تھی اس کی خیر نہیں اب۔ اس سے پہلے دروازہ بند کرتی علی نے اپنا پیر آگے کر دیا پھر ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا جس سے زارا گرتی گرتی بچی تھی

"مجھ سے بچ کر جانا نا ممکن ہے فضول کوشش کر رہی ہو تم۔" آگے کی طرف بڑھتا اسے آگاہ کرنے لگا جو خود کے نکلنے کے لیے کوئی راستہ تلاش کر رہی تھی

"دیکھو ایک مذاق تم نے کیا ایک میں نے بس حساب برابر اب ہٹو آگے سے مجھے ناشتہ بنانا ہے امی اٹھ جائیں گی "خود کو مضبوط کرتی اسے کہنے لگی جبکہ علی کے تیور دیکھ کر اس کے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی

"ٹھیک ہے جاؤ معاف کیا تم بھی کیا یاد کرو گی کس سے پالا پڑا تھا۔" ڈریسنگ ٹیبل کے سہارے کھڑا ہو کر اس نے

زارا کو راستہ دیا جو گہری سوچ میں ڈوب گئی

نہیں جانا کیا؟۔۔۔

"ہاں۔۔۔ ہاں جاتی ہوں۔" نظریں دروازے پر جمائے سرپٹ اس نے دوڑ لگائی مگر درمیان میں ہی قید کر لی گئی

"تم۔۔۔ تم دھوکے باز آدمی یہی امید تھی تم سے۔" اس کے سینے سے لگی بری طرح قید ہو چکی تھی علی کے دونوں ہاتھ اس کی کمر کے گرد بندھے تھے اب وہ مسلسل خود کو چھوڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

"آزادی کسی صورت نہیں ملے گی میرے دل کی لوٹیری اس لیے خود کو تھکانا بند کرو اب۔" زارا کے کان میں سرگوشی کرتا وہ اپنے لب اس کے گال پر رکھ چکا تھا

اپنی گال پر اس کے لب محسوس ہوتے اس کی خود کو چھڑوانے کی کوششوں کو ایک دم بریک لگا

"شاباش۔۔۔۔۔۔ شوہر کی فرمانبردار بیوی جنّت میں جاتی ہے۔۔۔" دوسری بار سرگوشی کرتے علی نے پھر سے اپنی حرکت دوہرائی تو زارا کا چہرہ ایک دم سرخ ہوا ایسا لگ رہا تھا سارا خون نچڑ کر اس کے چہرے پر آ گیا ہے

ناشتہ۔۔۔۔ بنانا ہے۔۔۔ دیر ہو جائے۔۔ گی۔۔۔

"ناشتہ امی بنا لیں گی۔ یہاں تم میرے مستقبل کے بچوں کی فکر کرو کہیں انہیں آنے میں دیر نا ہو جائے۔۔" وہ شوخ ہوتا پھر سے اس پر جھکا اور اس کی سانسوں کا توازن بگاڑ گیا اس کے بعد وہ رکا نہیں بلکہ اپنی محبّت کی شدتوں سے اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا

اک بات کہو! اگر سنتے ہو

تم ہم کو اچھے لگتے ہو"

کچھ چنچل سے

کچھ چپ چپ سے

کچھ پاگل پاگل دکھتے ہو"

ہیں چاہنے والے اور بہت

پر تم میں ہے اک بات الگ

تم اپنے اپنے سے لگتے ہو"

یہ بات بات پہ کھو جانا

کچھ کہتے کہتے رک جانا

یہ کس الجھن میں رہتے ہو"

کیا بات ہے

ہم سے کہہ ڈالو

کیوں خفا خفا سے رہتے ہو"

اک بات کہو! اگر سنتے ہو

تم ہم کو اچھے لگتے ہو"

"مجھے آپ سے کچھ پوچھنا تھا؟" شام کے کھانا کھاتے وقت تینوں ہی وہاں موجود تھے تب زارا نے علی سے کہا کلثوم نے تو نوٹس ہی نہیں لیا لیکن علی کی توجہ اسی کی جانب ہو گئی ایک اس کا آپ کہنا دوسرا اماں کی موجودگی میں اس کا کچھ کہنا کسی خطرے سے کم تو نا تھا

"پوچھو ایسی کیا بات ہے؟۔" چائے کا کپ ہاتھ میں لیتے اس نے اپنی خطرناک بیوی کو دیکھا

آپ سگریٹ پیتے ہیں کیا؟

"اوہ۔۔۔۔اوہ۔۔۔۔اہ۔۔۔۔" جیسے ہی زارا کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی اسے زور کا ٹھسکا لگا چائے کا کپ

ہاتھ سے گرتے گرتے رہ گیا اب وہ بری طرح بیٹھا کھانس رہا تھا پانی کی طرف ہاتھ بڑھاتے اسے مزید حیرت کا جھٹکا لگا جب اس کی ماں نے پانی کا جگ وہاں سے اٹھا کر اسے خونخوار نظروں سے گھورا

اوہ۔۔۔۔۔۔اوہ۔۔۔۔۔امی۔۔۔۔آپ دونوں مارنا چاہتی ہیں کیا مجھے۔۔اوہ۔۔۔

بہو کیا کہہ رہی ہے جواب دو اس کا؟

آپ کی بہو کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔اوہ۔۔۔۔اوہ۔۔میں نے آج تک نہیں پی سگریٹ چاہے اوہ۔۔۔۔تو زیان سے پوچھ لیں سارا دن میرے ساتھ ہوتا ہے۔۔اوہ۔۔۔

"یہی بہتر ہے تمہارے لیے ورنہ ایسی مار لگاؤں گی سارا دم خم نکل جائے گا۔" پانی کا گلاس علی کی طرف بڑھاتے انہوں نے اچھے سے اسے جھاڑ پلا دی جس پر زارا کو اپنی ہنسی روکنی مشکل ہو گئی۔۔۔

"تمھیں ایسا کیوں لگا؟۔" کلثوم نے سیدھا زارا کو مخاطب کیا

"ان کے کپڑوں سے صبح سمیل آئی تھی مجھے امی اس لیے" اس کے اتنے سچ بولنے پر علی نے اپنا ماتھا پیٹ لیا ظالم لوگوں نہیں پیتا میں صبح نماز پڑھنے گیا تھا وہاں مسجد کے باہر آدمی بات کر رہے تھے میں بھی رک کر سننے لگا انہی میں سے ایک پی رہا تھا دھوئیں کی وجہ سے سمیل آ رہی ہو گی۔۔۔

"ہاں تو اتنا چیخ کیوں رہے ہو آرام سے بات کرو۔" اپنی ماں کے تیور دیکھ کر وہ جان گیا تھا یہاں اس کی دال نہیں گلنے والی

"ہو گیا میرا۔۔۔۔" ایک نظر سامنے بیٹھی زارا پر ڈال کر وہ کھانے کی میز سے ہی اٹھ گیا پیچھے وہ بھی جان کے باہر ہی بیٹھی رہی جانتی تھی کمرے میں گئی تو اس کی شامت پکی تھی

****

ایک دفعہ پھر سے اسی پریشانی کی حالت میں وہ ہسپتال میں موجود تھا آج دوسری بار اس کا بیٹا اس حالت میں ان کی

آنکھوں کے سامنے پڑا تڑپ رہا تھا جو ایک باپ کے لیئے انتہائی تکلیف دہ تھا اسکول بند ہونے کے بعد وہ کچھ دیر اکیلے رہنے کی غرض سے گھر نہیں گیا تھا صبح جلدی گھر پہنچ کر ان کا ارادہ سب سے پہلے زیشان سے بات کرنے کا تھا مگر ساری سوچیں دھری کی دھری رہ گئی کیونکہ ذیشان تو بولنے کے قابل بھی نا رہا تھا

ڈاکٹر کیسا ہے میرا بیٹا؟۔۔وارڈ سے باہر نکلتے ایک ڈاکٹر سے پوچھا

دیکھیں بہت گہرے زخم ہیں ابھی تو اس کے پچھلے زخموں کے نشان بھی نہیں بھرے آپ دوبارہ اسے اس حالت میں لے آئے ہیں میں کچھ نہیں کر سکتا اب۔

زندگی کو کوئی خطرہ نہیں مگر یہ سب بند نہیں ہوا تو یقیناً آپ کا بیٹا منٹلی سٹیبل نہیں رہے گا اس کے دل میں کسی کا ڈر بیٹھ گیا ہے بہت ہی بری طرح سے مارا گیا ہے اسے بہتر یہی ہے آپ کا جو بھی معاملہ ہے اسے حل کر لیں اب اجازت دیں مجھے۔۔

ڈاکٹر کے جاتے وہ پاس پڑے بینچ پر ڈھے سا گیا بیٹھے بیٹھائے نا جانے کیا آفت ان کے گلے پڑ گئی تھی اور اندازہ تو انہیں بھی ہو چکا تھا اب یہ آفت ان کی جلد جان نہیں چھوڑنے والی

****

"واہ کیا بن رہا ہے آج خوشبو تو بہت اچھی ہے۔" کچن کے باہر سے آواز لگاتا وہ دروازے میں کھڑا ہو گیا جہاں حریم ماہ نور اور زارا اکٹھے کچھ بنا رہی تھی

"جو بھی ہے بہت جلد پتا چل جائے گا ابھی آپ جائیں یہاں سے۔۔" حریم نے مسکراتے ہوئے اسے وہی سے ٹا ٹا بائے بائے کر دیا تو زیان اسے آنکھیں دکھاتا واپس جانے کی بجائے اندر ہی آ گیا

"زیان کیا کر رہے ہیں آپ؟۔۔" کھانے کی ڈشز کو جھوٹا کرتے دیکھ حریم نے چمچ اس کے ہاتھ پر مارا تو زیان کی

چیخ نکل گئی جس پر زارا اور ماہ نور نے ہنستے ہوئے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا

"مار کیوں رہی ہو ظالم۔۔ سموسہ ہی کھا رہا ہوں"

آپ جائیں یہاں سے باہر علی بھائی اکیلے بیٹھے ہیں

تمہارا بھائی اتنا پیبا نہیں ہے جتنا تم اسے سمجھتی ہو اپنی بیوی کے ساتھ مصروف ہے میں کباب میں ہڈی بنتا اچھا لگوں گا کیا؟

زری ہمارے ساتھ ہے کیا ہو گیا ہے آپ کو جھوٹ بھی بولنے لگے ہیں اب آپ؟

"توبہ ہے تمہیں کبھی عقل نہیں آنی یہ جو اس نے اتنا بڑا پلو اوڑھ رکھا ہے یہ دیکھو یہ ہو رہا ہے۔۔۔"خود ہی آگے جا کر اس نے پھرتی سے زارا کے ہاتھ سے موبائل لے کر حریم کی آنکھوں کے سامنے لہرایا جس پر زارا خفت سے سرخ پڑ گئی اب

ہنسنے کی باری حریم کی تھی

اس سے پہلے وہ مزید کوئی پول کھولتا ماہ نے اسے کان سے پکڑ کر کچن سے باہر نکال دیا اور

ان دونوں کو بھی جلدی ہاتھ چلانے کا حکم دیا

****

حریم اور زیان کا تو پہلے ہی پلان تھا حویلی جانے کا مگر علی اور زارا نے وہاں آ کر انہیں سرپرائز دیا تھا سب لوگ ہی وہاں موجود تھے تو ماہ جبین نے فاطمہ اور ولید کو بھی بلوا لیا تھا سبھی لوگ ایک ساتھ خوشیاں بانٹ رہے تھے ان خوشیوں کی چہچہاہٹ سے مانو حویلی میں رونق سی آ گئی تھی خواتین مزیدار کھانے سرو کر رہی تھی وہیں زیان اور علی مل کر سب کے ساتھ چھیڑ چھاڑ میں مصروف تھے

"شاہ جی باہر کوئی آپ سے ملنے آیا ہے جی۔۔"۔اس وقت سب بیٹھ کر لڈو کھیل رہے تھے جب نوکر بھاگتا ہوا اندر

آیا اور ولید کو پیغام دیا

اس وقت ۔۔۔ اچھا ہے کون؟

پتا نہیں شاہ جی پہلے تو کبھی نہیں دیکھا

"اچھا ٹھیک ہے بیٹھک میں بیٹھا دو انہیں چائے پانی پوچھو میں آتا ہوں" اگلا حکم ملتے ملازم سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا تو سب کی نظریں ولید پر تھی

"میں چلوں ساتھ؟۔۔" زیان نے ولید کو پیشکش کی تو وہ اسے وہی رہنے کا کہہ کر خود حویلی کے بیرونی طرف آ گیا جہاں غیر مردوں سے ملنے کے لیے خاص بیٹھک بنوائی گئی تھی

****

"السلام علیکم ۔۔۔۔" ملک اکرام اس وقت نظریں جھکائے بیٹھا تھا جب ایک آدمی سفید شلوار کے ساتھ کندھوں پر بڑی سی چادر اوڑھے شان سے چلتا ہوا اندر داخل ہوا اور سلام میں پہل کی

"وعلیکم اسلام ۔۔" سلام کا جواب دیتا وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو چکا تھا

"بیٹھیں ۔" ولید نے پیچھے رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا

"شکریہ ۔" ملک اکرام سکون سے اپنی جگہ بیٹھ گیا تو سامنے بیٹھے شخص نے بات کا آغاز کیا

میرا نام ولید شاہ ہے آپ مجھ سے ملنا چاہتے تھے؟

جی میرا نام ملک اکرام ہے مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی اس لیے بغیر اجازت لیے آ گیا پریشانی کے لیے معذرت چاہتا ہوں

کوئی بات نہیں ملک صاحب کیا بات ہے؟

"جی وہ سمجھ نہیں آ رہا کیا کہوں مگر سوال میرے بیٹے کی زندگی کا ہے اس لیے آپ کے در پر آنے کے لیے

مجبور ہو گیا تھا

دراصل بات یہ ہے میں ایک چھوٹے سے پرائیویٹ اسکول کا پرنسپل بھی رہ چکا ہوں بہت سی زمینیں اور پیسہ ہے مگر اپنے بیٹے کی زندگی کے لیئے سب ناکافی ہے اس لیئے میں آپ سے اپنے بیٹے کی زندگی کی بھیک مانگتا ہوں آپ چاہیں تو میرے بیٹے کو بچا سکتے ہیں میں مانتا ہوں میرے بیٹے نے بہت گھٹیا کام کیا مگر میں سمجھاوں گا اسے آپ اس کی زندگی بخش دیں خدارا اس پر رحم کریں ۔۔"اس وقت وہ بے بس باپ ولید کے سامنے ہاتھ جوڑے بیٹھا تھا جبکہ ولید خاموشی سے اس کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

مجھے لگتا ہے ملک صاحب آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں تو آپ کے بیٹے کو جانتا تک نہیں رہی بات اس کی زندگی کی تو ہماری طرف سے ایسا کچھ نہیں ہوا کہ آپ ہم سے یوں اس کی زندگی کی بھیک مانگے زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے اب آپ جائیں اور میرا مشورہ ہے پولیس سے بات کریں شائد آپ کی مدد ہو جائے

میں پولیس سٹیشن سے ہی آ رہا ہوں وہ لوگ میری بات سننے کو تیار نہیں ان کا کہنا ہے کوئی ثبوت نہیں ہے ساری چھان بین کے بعد مجھے پتا چلا ہے میرا اسکول بند ہونے کے پیچھے بھی آپ کی طرف سے شکایت ہوئی تھی میں یہ نہیں کہہ رہا آپ نے ایسا کیوں کیا جو ہوا وہ غلط تھا اس کی سزا سمجھ کر میں نے حقیقت تسلیم کر لی مگر میرے بیٹے کی جان بخش دیں مجھے اور کچھ نہیں چاہیے

"کس کا نام سامنے آیا ہے ؟۔۔۔"کچھ سوچ کر ولید نے اس سے سوال کیا

"زیان شاہ۔۔"جواب سنتے ولید نے ہاتھ کی مٹھی بنا کر اپنے اندر اٹھتا اشتعال دبایا

میں کیسے مان لوں آپ کی بات اگر آپ جھوٹے ہوئے تو ؟

آپ چاہیں تو خود چھان بین کر لیں۔

"ٹھیک ہے آپ جائیں آپ کے بیٹے کو ہماری طرف سے مزید کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی مگر تب تک جب تک آپ

ہماری فیملی سے دور رہیں گے " ولید چاہتا تو اسی وقت زیان سے پوچھ گچھ کر سکتا تھا مگر وہ ایک شاہ تھا دوسروں کے سامنے اپنوں کی گردن جھکانہ ان کے خاندان کی روایت ہی نہیں تھی دوسری بات وہ اچھے سے جان چکے تھے غلطی دوسری طرف سے ہوئی ہے جن کی انہیں سزا ملی ہے

****

" تم نے میری چھوٹ کا ناجائز فائدہ اٹھالیا ہے زیان۔۔۔ "۔اس وقت سب لوگ خاموشی سے ایک طرف کھڑے تھے حال میں رکھے ایک صوفے پر ولید بیٹھا تھا جبکہ سامنے پڑے ایک صوفے پر وہ دونوں مجرموں کی طرح سر جھکائے بیٹھے تھے

" میں معذرت خواہ ہوں بابا میری وجہ s سے آپ کو تکلیف پہنچی۔ "۔زیان نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا

تمہاری معذرت کا میں اچار ڈالوں، اب میں سمجھا تم نے پولیس سٹیشن سے کمپلین کیوں واپس لے لی تھی اس لیے کہ تم خود اسے سزا دو تمہیں کس نے کہا قانون کو اپنے ہاتھ میں لو

میں کوئی وضاحت نہیں دوں گا میں نے جو کیا درست تھا موقع ملا تو آگے بھی کروں گا تب تک کروں گا جب تک وہ خود موت کو گلے نا لگا لے

تو کیا ایسا کرنے سے تمہارا مرا ہوا بچہ واپس آجائے گا تمہاری عقل میں بھوسہ بھر گیا ہے زیان کچھ کرنے سے پہلے سوچ تو لیا کرو اس سب کے لیے قانون موجود ہے پھر کیوں کیا تم نے یہ سب ؟

" میں کسی قانون کو نہیں مانتا۔ اپنے ساتھ ہوئی زیادتی کے لیے قانون بھی میرا ہوگا سزا بھی میری ہوگی زیان شاہ کے گھر کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھے تو اس کی آنکھیں نکال دوں گا پھر اس نے میری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے میری جھولی میں آنے والی خوشیوں سے مجھے سدا لے لیے محروم کر دیا گھبرائیے مت مرنے نہیں دوں گا لیکن اسے تڑپنا ہوگا ہر پل ہر دن۔۔۔ "زیان کی آنکھوں میں اتنا اشتعال اور نفرت دیکھ کر ولید کو ٹھنڈا ہونا پڑا اور نہ وہ

جانتے تھے زیان کو سمجھانا ناممکن سی بات تھی

میں مانتا ہوں جو ہوا غلط ہوا اس کی سزا انہیں مل چکی ہے وہ برباد ہو چکے ہیں جتنی سزا تم دے چکے کافی تھی آج کے بعد ایسا کچھ نہیں کرو گے تم اپنے آنے والی زندگی ک بارے میں سوچو۔اس طرح کسی سے دشمنی پال لینے سے کسی کا اچھا نہیں ہوا آج تک۔ تم خود اپنے گھر کی خوشیاں برباد کر رہے ہو میں نے زبان دی ہے انہیں آج کے بعد تمہاری طرف سے انہیں تکلیف نہیں پہنچے گی۔۔۔۔

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے میں آپ کی بات مان لوں گا؟"

دونوں باپ بیٹے اس وقت آمنے سامنے بیٹھے تھے کوئی اپنی بات سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا

"تم کیا تماشا دیکھ رہے ہو بیٹھ کر اپنی عقل نہیں ہے کیا کوئی تمہیں کچھ کہہ دے تو اٹھ کر اس کے پیچھے لگ جاتے ہو بڑا شوق ہے تمہیں ہیرو بننے کا ہاں ذرا شرم نام کی چیز ہے بھی تمہارے اندر تمہیں کچھ ہو جاتا تو تمہاری بیوی اور ماں کا کیا ہوتا تمہاری ماں کا تو تمہارے سوا کوئی دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں۔ایک ساتھ رہ رہ کر دونوں ہی عقل سے پیدل ہو گئے ہو" زیان کو اپنی بات پر ڈٹا دیکھ ولید کا غصہ علی پر نکل رہا تھا مگر پھر بھی دونوں کو نا سمجھتا دیکھ اس کا غصہ کسی صورت کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا غصہ تو باقیوں کو بھی آیا تھا مگر اس وقت دونوں کو سمجھانا زیادہ ضروری تھا

"کیسا فضول دن ہے آج کا اس سے اچھا تو کام پر چلے جاتے" زیان نے علی کے کان میں سرگوشی کی تو اتنی سنجیدہ صورت حال میں بھی وہ ہنسنے پر مجبور ہو گیا

"زیان پلیز آپ مان جائیں نا تایا ابو کی بات صحیح تو کہہ رہے ہیں آپ نے تو کہا تھا آپ کو اللہ پر یقین ہے اور یہ ہماری آزمائش تھی پھر کیوں آپ کسی کی جان لینا چاہتے ہیں اللہ درگزر کرنے والوں کو بھی پسند کرتا ہے بدلہ لینے سے کچھ نہیں ہو گا" حریم کی آنکھوں میں موجود التجا زیان دیکھ کر بھی انجان بن گیا

علیزے مانا کے میں تم سے محبّت کرتا ہوں مگر اس بار تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گا

پلیز مان جائیں میری خاطر۔۔

" ایک بار اور تم نے اس آدمی کی طرف داری کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھی تم۔۔۔" وارن کرتا وہ نظریں پھیر گیا تو ناچار رنج سے حریم کی آنکھیں بھر گئیں یہ وقت کمزور پڑنے کا نا تھا اس لیے اپنے آنسو پیتی وہ فاطمہ کا ہاتھ تھام گئی

" چلیں امی میری یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے ان کی زندگی ان کا بدلہ سب انہیں مبارک ہو میری کوئی جگہ ہی نہیں ہے تو یہاں رہنے کا کیا فائدہ۔۔"۔ جان کر تھوڑی اونچی آواز میں کہا کہ پیچھے بیٹھے شخص کو آسانی سے سنائی دے جائے

" ایسا کچھ نہیں ہے علیزے بس میں اسے معاف نہیں کر سکتا کسی صورت نہیں۔۔" زیان کی آواز پر اس نے اپنے بڑھتے قدم روکے تھے مگر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا

" میرے لیے بھی نہیں کریں گے ؟ "

کوئی جواب نا آنے پر حریم نے ہی دوبارہ اسے مخاطب کیا

" ٹھیک ہے پھر جب آپ کو اپنی اور میری دونوں کی زندگی برباد کر کے سکون مل جائے گا تب بات کریں گے فلحال میں اپنی میکے جا رہی ہوں "

" علیزے نہیں۔۔" حریم کی پیٹھ زیان کی طرف تھی جب اس نے سرد لہجے میں اسے روکا

" ہاں۔۔" وہ بھی علیزے زیان شاہ تھی پیچھے کیوں ہٹتی

نہیں تم کہیں نہیں جاؤ گی

میں جاؤں گی ضرور جاؤں گی

" خبردار اگر ایک قدم بھی باہر نکالا ٹانگیں توڑ کر رکھ دوں گا تمہاری " اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ اس کی طرف آیا تھا

"توڑ کر تو دکھائے آئے بڑے۔"۔اس کی دھمکی کو ہوا میں اڑاتی باہر کی طرف قدم بڑھانے لگی جب زیان نے تیر کی سی تیزی سے جا کر پیچھے سے اسے پکڑا مگر ہاتھ میں صرف اس کے گھنے بالوں کی چٹیا ہی آئی اس سے پہلے اس کی حرکت پر آگ بگولہ ہوتا ولید کچھ کہتا ماہ جبین نے اشارے سے کسی کو بھی کچھ کہنے سے روک دیا

"چھوڑیں میرے بال کیا کر رہے ہیں؟"سب کو خود پر ہنستا دیکھ حریم کا دل چاہا زیان کا سر پھاڑ دے

"اب بتاؤ جاؤ گی مجھے چھوڑ کر۔۔۔"اس کے بالوں کی چٹیا کو ہاتھ پر بل دے کر اس نے ہلکا سا اپنی طرف جھٹکا تو حریم کراہ کر دو قدم پیچھے ہوئی جس سے دونوں کے درمیان کا فاصلہ کم ہو گیا

ہاں جاؤں گی۔۔۔

"بہت ہی ڈھیٹ ہو تم۔۔"اپنے ہاتھوں سے اس کے بال آزاد کرتا وہ اسے کندھوں سے تھام گیا

"آپ سے کم۔۔۔"حریم نے بنا لحاظ اسے جواب دیا تو زیان کی آنکھیں باہر کو نکل آئیں

"آپ کو میری قسم ہے پلیز سب کچھ بھول جائیں"اس کا ہاتھ پکڑ کر حریم نے اپنے سر پر رکھا جو جھٹ سے زیان نے ہٹا کر اسے گھورا

"ٹھیک ہے میں وعدہ کرتا ہوں آج کے بعد میری طرف سے اسے کوئی پریشانی نہیں ہو گی معاف کیا میں نے اسے ۔۔۔۔"زیان نے اپنے گھٹنے ٹیک دئے تو سب نے سکون کا سانس لیا

"تمہیں بڑی ہنسی آ رہی ہے"زارا کو ایک طرف کھڑا ہنستے دیکھ علی اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا

"کتنے پیارے ہیں نا دونوں بچوں کی طرح لڑتے ہیں۔۔۔"اس کی نظریں ابھی تک حریم پر تھی جو باقی سب سے باتیں کرنے میں مشغول ہو چکی تھی

"وہ بچوں کی طرح لڑتے ہیں ہمارے بچوں کا تو کوئی اتا پتا ہی نہیں ہے"زارا کے کان میں سرگوشی کرتا اس کی کلائی تھام کر ایک کمرے میں لے آیا

"کیا کر رہے ہیں آپ کیا سوچیں گے سب ؟۔۔۔" اسے اپنی طرف آتا دیکھ وہ ایک ایک قدم پیچھے لے رہی تھی

"کچھ نہیں سوچیں گے سب تم مجھ پر دھیان دو۔۔" علی نے شوخ ہوتے اس کی کلائی تھامنی چاہی جو جھٹ سے ایک طرف ہوئی مگر علی کارپٹ سے الجھ کر واشروم کے کھولتے دروازے سے اندر دھڑام سے گر گیا مگر زارا کمرے کے کھلے دروازے سے باہر بھاگ گئی

"ہاہاہاہاہا۔۔۔کب سدھرے گا تو؟"

زیان تولیے سے ہاتھ صاف کرتا اس کے چہرے پر پھینک چکا تھا

"تیری ہی کمی تھی بس۔"وہ

بدمزاج سا چہرے سے تولیہ ہٹا کر جھٹ سے سیدھا ہوا تو زیان سے ہنسی روکنا مشکل ہو گیا

" چلیں اب زینو سرکار جی۔۔۔" علی نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر راستہ دیا تو وہ ہنستا ہوا اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل گیا

****

)ڈیڑھ سال بعد(

ہسپتال کے باہر کوریڈار میں کب سے یہاں سے وہاں چکر لگاتا باقی سب کو بھی ہنسنے پر مجبور کر رہا تھا

"امی اتنی دیر کیوں ہو رہی ہے سب ٹھیک تو ہو گا نا؟" پریشانی کے عالم میں اس نے وہاں بیٹھی کلثوم سے سوال کیا جس کے جواب میں ماہ نور نے اسے جھاڑ کر رکھ دیا

"علی کیا بچپنا ہے سکون سے بیٹھ جاؤ خود بھی پریشان ہو رہے ہو ہمیں بھی کر رہے ہو۔۔۔"

"امی سمجھا کریں بیچارہ پہلی بار باپ بن رہا ہے" زیان نے ہنستے ہوئے اس کا ریکارڈ لگایا جس پر سبھی نے قہقہ لگایا

اللہ اللہ کرتے انتظار کا وقت ختم ہوا نرس نے آکر انہیں بچوں کی آمد کی خوشخبری دی پھر کیا تھا ہسپتال میں ہی زیان اور علی نے خوشی میں رقص کرتے شور ڈال دیا علی تو باری باری سب سے مبارک باد لیتا جھٹ سے اندر گھس گیا جہاں زارا ابھی تک بے ہوشی کی حالت میں تھی۔۔

کچھ دیر اس کے پاس بیٹھنے کے بعد اس نے دور سے ہی بچوں کا چہرہ دیکھا

جی ہاں علی کو ٹوئینز ہوئے تھے جو دونوں ہی لڑکے تھے

"سر میں دوں آپ کو اٹھا کر؟۔۔۔" نرس نے سوچا شائد وہ بچے کو اٹھانے میں جھجھک رہا ہے ایسا اکثر ہوتا رہتا تھا اس لیے وہ خود ہی آگے آکر اس سے پوچھنے لگی

"نہیں ابھی نہیں" علی نے مسکراتے ہوئے اسے انکار کر دیا تو حیران ہوتی واپس چلی گئی شائد زندگی میں پہلی بار وہ ایسا شخص دیکھ رہی تھی جو بچوں کو پہلی بار اٹھانے میں دیر کر رہا تھا

ایک بھرپور نظر زارا پر ڈال کر وہاں سے باہر چلا گیا ساتھ نرس کو ہدایت دے گیا جب اسے ہوش آئے تو پہلے اسے بتایا جائے جس پر وہ سر ہلا کر رہ گئی

باقی سب نے باری باری بچوں کو گود میں اٹھا کر پیار دیا ماہ جبین اور کلثوم نے بچوں کا صدقہ تک دے دیا مگر علی باہر پڑے بینچ پر بیٹھا سوچ میں ڈوبا تھا کیا وہ جو کرنے کا سوچ رہا تھا وہ ٹھیک تھا

ابھی وہ مزید سوچتا اسے پیغام ملا زارا کو ہوش آ چکا ہے

****

"آپ نے بچوں کو گود میں کیوں نہیں لیا؟" جیسے ہی زارا کے پاس گیا پہلا سوال یہی کیا گیا

"میں تمہارے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔" علی نے اس کے پاس بیٹھ کر اپنے ہاتھوں میں اس کا ہاتھ قید کیا

"اب تو میں ہوش میں آگئی ہوں جائیں لے کر آئیں۔" زارا نے پالنے میں جھولتے دونوں بچوں کی طرف اشارہ کیا
ابھی نہیں پہلے مجھے تم سے بات کرنی ہے
میں سن رہی ہوں۔۔۔۔
"میں تم سے کچھ مانگوں تو مجھے دو گی آج؟؟" اس کے سنجیدہ تاثرات دیکھ کر زارا کو بھی سنجیدہ ہونے پڑا
"میرا سب کچھ تمہارا ہی ہے جو چاہیے لے لو۔" ایک لمحے کی دیر کیے بنا جواب آیا تھا
جانتا ہوں مگر بات تمہارے دل کے ٹکڑے کی ہے جو میں مانگنا چاہتا ہوں اس کے لیے تمہیں اپنا دل بڑا کرنا ہو گا کہو میری خواہش کا احترام کرو گی؟
ایسی کون سی چیز ہے جس کا تمہیں ڈر ہے تم مانگو گے میں نہیں دوں گی؟
علی نے جھک کر اس کا ماتھا چوما پھر جو بات اس کو کہی زارا سن ہو کر رہ گئی سچ میں اس کے لیے اسے اپنا دل بڑا کرنے کی ضرورت تھی

****

"کیا ہم اندر آجائیں" زیان اور حریم نے باہر سے آواز لگائی تو زارا اور علی نے اپنے بہتے آنسو جلدی سے پونچھ ڈالے تھے
"آجاؤ" علی نے آواز لگائی تو دونوں ہنستے ہوئے اندر داخل ہوئے پیچھے باقی سب بھی تھے جو اجازت ملتے اندر آ چکے تھے
"ہم نے منے کے ممی پاپا کو ڈسٹرب تو نہیں کیا۔۔۔" زیان نے بچے کو گود میں لیتے علی سے مذاق کیا جس پر وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلا گیا
"علی دیکھ اس کی شکل بلکل مجھ سے ملتی ہے نہیں؟۔۔۔" زیان غور سے بچے کے نقوش کو دیکھتا پیش گوئی کرنے

لگا جس پر ماہ نے اسے چپت لگائی

ابھی چھوٹا ہے یہ بہت۔ کچھ پتا نہیں چلے گا کس پر گیا ہے

علی تم کیوں ایسے بیٹھے ہو لو اسے گود میں" دوسرا بچہ اٹھا کر ماہ نور نے علی کی گود میں دیا تو ایک انجانا سا سکون اسے اپنے اندر اترتا ہوا محسوس ہوا

"یہ لے یہ بھی اپنے باپ کی گود میں آنے کو بے چین ہے پریکٹس کر لے دونوں کو ایک ساتھ اٹھانے کی" زیان نے دوسرا بچہ بھی علی کی گود میں دینا چاہا تو وہ ایک قدم پیچھے ہو گیا جس پر سبھی اس کا منہ دیکھنے لگے

"علی کیا ہوا ہے بیٹا؟۔۔"۔ کلثوم نے آگے آکر اس کے کندھے پر دباؤ ڈالا

وہ پہلے سے ہی اپنے باپ کی گود میں ہے امی

"مطلب؟۔۔۔"زیان نے چونک کر اسے دیکھا

"مطلب آج سے یہ تیرا ہوا تم اس کے باپ ہو اور حریم اس کی ماں ہے یہ فیصلہ میں نے زارا سے پوچھ کر لیا ہے مجھے یقین ہے امی کو بھی اس پر اعتراض نہیں ہو گا" علی نے ماں کی طرف دیکھا تو انہوں نے نم آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا

"مجھے خوشی ہے تمہارے فیصلے پر اس بھی زیادہ مجھے فخر ہے تم دونوں پر۔۔۔" علی کا ماتھا چوم کر انہوں نے زارا کے بھی سر پر پیار دیا

"مگر کسی بچے کو اس طرح اس کی ماں سے جدا کرنا ٹھیک نہیں ہمیں خوشی ہے آپ نے ہمارے بارے میں سوچا مگر ۔۔۔۔۔" حریم کی بات درمیان میں ہی رہ گئی جب زارا نے اس کی بات کاٹی

"ماں سے جدا کون کر رہا ہے بلکہ اسے ہم سے بھی بہتر والدین مل جائیں گے اپنی قسمت پر رشک ہو گا اسے ہم سے زیادہ چاہنے والے والدین ملے ہیں، ہم نے دل سے یہ فیصلہ لیا ہے آپ دونوں کو اسے قبول کرنا ہو گا"

"منہ تو بند کر لے بچہ کیا سوچے گا اس کا باپ بونگا سا ہے۔۔۔"۔زیان کی آنکھوں میں دیکھتے علی نے آنکھ دبائی تو وہ آنکھوں میں آنسو لیے اس کے گلے لگ گیا

"بس کر بچے کی جان لے گا کیا؟۔۔۔"علی نے اسے خود سے دور کرتے شرارت کی تو سب ہی نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا دئے

"خود ہی لے کر کھڑے رہو گے کیا بچے کی ماں کا بھی خیال کر لو"ولید کہاں پیچھے رہنے والا تھا

اس کی آواز پر زیان ایک ہاتھ سے چہرہ صاف کرتا حریم کی طرف آیا اور بچہ کانپتے ہاتھوں سے اس کی گود میں دیا جو خوشی اور آنسو ایک ساتھ ظاہر کر رہی تھی

ماہ جبین نے آگے آکر علی اور زارا کو ڈھیر سارا پیار دیا پھر باری باری دونوں بچوں کا صدقہ نکال کر نرس کو پکڑا دیا جو وارڈ سے باہر نکل گئی

"بہت بہت مبارک ہو منے کی دادی جی۔۔۔"ولید نے جھک کر ماہ نور کے کان میں سرگوشی کی تو وہ ہنستی ہوئی اسے دیکھنے لگی

"آپ کو بھی مبارک ہو منے کے دادا جی۔۔۔"دونوں کو اس طرح سرگوشیاں کرتے وہاں موجود باقی سب بھی مسکرا دئے جبکہ حریم اور زیان روتے ہوئے بچے کو چپ کروانے میں ہلکان ہو رہے تھے

"شکریہ۔۔۔"علی نے اپنا بچہ زارا کی گود میں دے کر اس کے ماتھے پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑا تو وہ مسکرا کر اس کے کندھے پر سر رکھ گئی

میرے ہمدم میرے مہرباں

تیرا ساتھ عطائے رب ہے

کہ تو ہی جینے کا سبب ہے

میرے مہرباں

میرے ہاتھ میں

جو ہاتھ تو نے دیا ہے

تو یقین رکھنا

زندگی کے اس سفر میں

میں تیرے ساتھ ساتھ ہوں

ہر موڑ ہر ڈگر پہ

میں تیرے ساتھ ساتھ ہوں

میرے ہمدم!!!

میں کانٹا بھی نہ

تجھے چبھنے دوں گا

تیری پلکوں کے سبھی آنسو

اپنی پلکوں پہ لوں گا

تجھکو ہمکنار رکھوں گا

سدا خوشیوں سے

تیرے قریب کوئی غم بھی

نہ آنے دوں گا

میرے ہمدم میرے مہرباں

تھاما ہے جو تونے ہاتھ میرا

تو یقین رکھنا۔۔۔۔

کہ تیرا مان کبھی نہ توڑوں گا

خود ٹوٹ بھی جاوں !

تیرا ہاتھ کبھی نہ چھوڑوں گا

رب نے جو لکھ دیا تجھے میرے نام

میں تا عمر اسی نام سے نام جوڑوں گا

میرے ہمدم میرے مہرباں

میرے ہاتھ میں جو تو نے

ہاتھ دیا ہے

تو یقین رکھنا۔۔۔۔۔

****

آزمائشیں تو اللہ کی طرف سے آتی ہی رہتی ہیں اللہ کے بندوں کا کام صرف ثابت قدم رہنا ہوتا ہے کبھی بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے ایک وہ ایک در اپنے بندے پر بند کرتا ہے تو دوسرا کھول بھی دیتا ہے ضرورت ہوتی ہی تو صرف صبر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تو صرف اس پاک ذات پر بھروسہ رکھنے کی اللہ عزوجل ہمیں بھی اپنے ایمان پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے

(آمین)

رب سے جب بھی مانگو

تو رب کو ہی مانگو

جب رب تمہارا ہو گا

تو سب تمہارا ہو گا

****

ختم شد